



القرآن

تو ان سے فرما دو آواز ہم جانا میں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی امور تمہیں اور تمہاری امور تمہیں دو دلائی جانیں اور تمہاری جانیں رکھ کر یا صلہ کریں تو تمہارا اجر اللہ کی رحمت کا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۹۲)



قادیانی و جہاں کے خلاف نیرہ آٹھ سو اقال کے مجاہد
اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ کے معرکہ الآوارہ سائل کی تحصیل۔

قادیانیوں

کومباھلے کا ٹھلا ٹھلا

چیلنج

علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر عطاری

مؤلف

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی خدمت دینی کو اپنے پیارے ”پاپا“ کے نام کرتا ہوں جن کی شفقتوں کے باعث آج نجانے کتنے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب ہوئی کتنے گمراہوں کو راہدایت ملی جن کی تعلیم و ترویج نے نجانے مجھ جیسے کتنوں کو خوابِ غفلت سے جگا کر کچھ پڑھنے لکھنے کے قابل بنایا آپ اس تالیف میں جو بھی خوبی ملاحظہ فرمائیں اس کو میرے ”پاپا“ کی طرف منسوب کر دیں اور جہاں غلطی، کوتاہی پائیں اس کو میری کم علمی اور کم عقلی پر محمول کریں۔

محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری غفرلہ

پیش لفظ

پاکستان میں قانون توہین رسالت کی منسوخی کیلئے دنیا بھر کے عیسائی، یہودی اور پاکستان میں موجود ان کے لیجنٹ بہت شور شرابہ کر رہے ہیں۔^۱

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قانون توہین رسالت ہے کیا؟

مملکت اسلامیہ پاکستان کے آئین کے دفعہ 295c کے تحت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص کی ممانعت کی گئی ہے اور کسی بھی توہین رسالت کے مرتکب مجرم کو جرم ثابت ہونے پر سزائے موت دی جائے گی یہ قانون کسی بھی مذہب کے خلاف امتیازی سلوک رکھنے کیلئے نہیں بنایا گیا اس کی زد میں وہی آئے گا جو تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی ایک نبی و رسول کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہو خواہ وہ مسلمان کہلاتا ہو یا عیسائی یہودی ہو یا بت پرست ہر باشعور منصف مزاج آدمی اس قانون کی اہمیت ضرورت اور افادیت کو سمجھ سکتا ہے اسی قانون کی موجودگی میں کسی بھی فرد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو توہین رسالت کے الزام میں از خود قتل کر دے بلکہ اس قانون کے تحت لازم یہ ہے کہ ایسے طرم کے خلاف City Court میں کیس دائر کیا جائے اور کورٹ یہ فیصلہ کرے کہ یہ واقعی مجرم ہے یا نہیں اگر جرم ثابت ہو جائے اور فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے تو اس کو High Court اور پھر Supreme Court جانے کا حق حاصل ہے۔

محترم قارئین! اسلام دین فطرت ہے فطرت انسانی اس بات کو پسند نہیں کرتی جس کو ہم پسند کریں جس کی ہم عزت کریں جس سے ہم محبت کریں اس کی کوئی توہین و تنقیص کرے الحمد للہ کیونکہ تمام مسلمان تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں اس لئے وہ کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے دشمنان توہین رسالت فطرت انسانی کے خلاف باتیں بنانا بند کر دیں۔

کیا دشمنان قانون توہین رسالت آزادی اظہار کے اتنے ہی قائل ہیں کہ

جس کے جوہی میں آئے کہتا پھرے؟ جس کا جو دل چاہے کرتا پھرے؟

اگر ان کا جواب ہاں میں ہے تو ہر شخص آزاد ہے جس کا جوہی چاہے کرتا پھرے اور جو شخص جو بات صحیح سمجھتا ہے وہ کہنے کا حق رکھتا ہے تو پھر ہمارے ان سے چند سوال ہیں جن کے جواب وہ (دشمنان قانون توہین رسالت) نہ دے پائیں گے۔

^۱ ۱۷/ ستمبر ۲۰۰۹ء روزنامہ ایکسپریس کراچی ملاحظہ فرمائیں۔ حکومت پنجاب کے ایک صوبائی ذمہ دار کا بیان: ”توہین رسالت کا قانون ختم ہونا چاہئے“۔ دوسرے دن کا بیان: ”میں فتوؤں سے نہیں ڈرتا چاہے، کچھ ہو جائے قانون توہین رسالت ختم ہو کر رہے گا“۔

- کیا پاکستان کا قومی پرچم آپ کیلئے اہم نہیں؟ کیا اس کی توہین کی جاسکتی ہے؟
- کیا چیف جسٹس کی توہین کی جاسکتی ہے؟ ان کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے؟
- کیا ملک کے وزیر اعظم اور صدر کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے؟
- کیا اس ملک میں ہتک عزت کا قانون موجود نہیں؟
- کیا پاکستانی حکمران، امریکی صدر بلکہ کسی معمولی امریکی سفیر کی توہین (مثلاً جوتا مارنا) برداشت کر لیں گے؟

اگر برداشت نہیں کر سکتے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا انبیاء علیہم السلام کی شان امریکہ کے صدر سے بھی کم ہے (معاذ اللہ) جو آپ یہ برداشت کر نہیں سکتے مگر توہین رسالت برداشت کرنے کیلئے تیار نظر آتے ہیں اگر پھر بھی ڈھٹائی کے ساتھ یہ مطالبہ جاری رہا کہ ”قانون توہین رسالت“ ختم کر دیا جائے تو ہم بھی یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ مندرجہ بالا باتوں کے بارے میں سوچا جائے اور مندرجہ بالا تمام امتیازی قوانین ختم کئے جائیں پھر بعد میں ہم سے بات کی جائے مگر آپ یہ قوانین ہر گز ختم نہ کر سکیں گے تو پھر آپ یہ بھی سن لیں کہ آپ قانون توہین رسالت بھی ختم نہ کر سکیں گے ہم ہر قسم کے مصائب برداشت کر سکتے ہیں مگر انبیاء علیہم السلام کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے۔

ہم تمام عیسائیوں اور یہودیوں سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ پاکستان میں ”قانون توہین رسالت“ کیوں ختم کروانا چاہتے ہیں جبکہ برطانیہ میں 1860ء سے ایک قانون کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے توہین رسالت کا قانون موجود ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ (دشمنان قانون رسالت) اپنے ناجائز بچے، اپنی اولاد کیلئے فکر مند ہیں وہ قادیانیوں کیلئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں عیسائی اگر اتنے بے غیرت بنتے ہیں تو ان کی مرضی کہ مرزا قادیانی کے اس قول جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (معاذ اللہ) کنجری کی اولاد قرار دیا۔ سن کر بھی صرف اور صرف اسلام دشمنی میں مرزائیوں کی ہر طرح مدد کرتے رہے کہ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو بیوقوف بنا کر ان کے ایمان کو تباہ و برباد کر دیں۔

لیکن واللہ باللہ باللہ مسلمان غیرت مند ہیں وہ ان عیسائیوں کی طرح جنہوں نے اسلام دشمنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و ناموس کی پرواہ نہ کی مگر مسلمان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی نبی کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے پاکستان بھر کے کروڑوں مسلمان قانون توہین رسالت کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے لیکن اس قانون کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔

چنانچہ فقیر کی زیر نظر کتاب بنام ”قادیانیوں کو مبالغہ کا کھلا کھلا چیلنج“ اسی کاوش کا ایک حصہ ہے تاکہ سادہ لوح مسلمان اس کتاب کو اور اس میں شامل کئے گئے قادیانیوں کے مکرو فریب سے بھرپور چیلنج کو پڑھ کر ان کی مکاری سے آگاہی حاصل کریں اور پوری شد و مد کے ساتھ ناصرف ان کے چیلنج کا منہ توڑ جواب دیں بلکہ قانون توہین رسالت کی حمایت میں علمائے اہلسنت کا بھرپور ساتھ دیں۔

مرزا کے چند کفریات و گستاخانہ کلمات ایک نظر میں

دعویٰ خدائی:-

رایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت انقی ہو (آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۶۴)

میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

اللہ عزوجل کا بیٹا ہونے کا دعویٰ:-

مرزا لکھتا ہے کہ اس سے اللہ عزوجل نے فرمایا:-

انت بمنزلة ولدی (حقیقۃ الوحی، صفحہ ۸۶)

تم میرے بیٹے کی جگہ ہو۔

بشارت کیا گیا رسول ہونے کا دعویٰ:-

آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (خطبہ الہامات، صفحہ ۶۷۳)

میں جس احمد کی بشارت دی گئی وہ ”احمد“ مرزا قادیانی ہے۔

نبی ہونے کا دعویٰ:-

میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ (توضیح مرام، صفحہ ۹)

رسول ہونے کا دعویٰ:-

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، مطبوعہ ریاض ہند، صفحہ ۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔۔۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء، صفحہ ۱۷)

نبیوں کی شان میں گستاخی:-

(الف) میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ (اشتہاد معیاد الحق)

(ب) ایک زمانے میں چار سونبیوں کی پیٹنگ کوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے۔ (ازالہ اوہام، ریاض الہند، صفحہ ۲۳۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارکہ میں بے ادبی و گستاخی

- یہود (عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہیں کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ (اعجاز احمدی، صفحہ ۱۳)
- کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے ہیں۔ (اعجاز احمدی، صفحہ ۲۴)
- ان کی اکثر پیٹنگوں یا غلطی سے پڑ ہیں۔ (اعجاز احمدی، صفحہ ۲۴)
- کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ (رسالہ ضمیمہ انجام آتھم، صفحہ ۷۷)
- آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی آپ بھی ایسوں کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (رسالہ ضمیمہ انجام آتھم، صفحہ ۷۷)
- آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ (رسالہ ضمیمہ انجام آتھم، صفحہ ۷۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

➤ کامل مہدی (ہدایت دینے والے) نہ موسیٰ تھانہ عیسیٰ۔ (اربعین نمبر ۲، صفحہ ۱۳)

خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی

➤ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ، صفحہ ۱۱)

مولائے کائنات مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

➤ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب اپنی نئی خلافت لو ایک زندہ علی۔ (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ، صفحہ ۱۱)

عام مسلمانوں کی شان میں گستاخیاں اور بد زبانیاں

➤ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کیتوں سے بڑھ گئیں۔ (نجم الہدیٰ، صفحہ ۱۰)

➤ کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لائے ہیں۔ (آئینہ کمالات، صفحہ ۵۳)

➤ کذاب خبیث بچھو کی طرح نیش زن اے گولڑہ کی سر زمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی۔ (زول المسیح، صفحہ ۵۵)

محترم قارئین! آپ نے ابھی ایک جھوٹے دُجال کی گستاخیاں و بد زبانیاں ملاحظہ کیں۔ آئیے اب اس کے چیلوں کا جھوٹ اور مکر و فریب پر مبنی ایک چیلنج پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں جو انہوں نے مسلمانانِ اسلام کو دیا۔ آپ اسے پڑھئے اور ان فریبیوں کی دروغ گوئی ملاحظہ کیجئے۔

جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاندین اور مکذبین کو مباہلے کا کھلا کھلا چیلنج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جب سے حکومتِ پاکستان نے جماعتِ احمدیہ کا یہ بنیادی مذہبی اور انسانی حق غصب کیا ہے کہ وہ اپنے دعاوی اور ایمان کے مطابق اسلام کو اپنا مذہب قرار دے، اس وقت سے حکومتِ پاکستان کی سرپرستی میں مسلسل جماعتِ احمدیہ کے خلاف نہایت جھوٹے اور شرانگیز پراپیگنڈہ کی ایک عالمگیر مہم جاری ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے احمدیت کو قادیانیت اور مرزائیت کے فرضی ناموں سے پکارا جا رہا ہے۔ اسی طرح ایک فرضی مذہب بنا کر جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جو ہر گز جماعتِ احمدیہ کا مذہب نہیں۔

کذب اور افتراء کی اس نہایت شرانگیز عالمی مہم میں صدرِ پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کا ہاتھ بٹانے میں علماء کے بعض مخصوص طبقات نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ اسی طرح مختلف سطح پر حکومت کے نمائندگان اور کل پُرزوں کے علاوہ نام نہاد شریعت کورٹ کے جج صاحبان بھی اس مہم میں واضح طور پر ملوث ہو چکے ہیں۔ کذب و افتراء کی اس عالمی مہم کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اول، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات کو ہر قسم کے ناپاک حملوں کا نشانہ بنانا آپ کے تمام دعاوی کی تکذیب کرنا، آپ کو مفتری اور خدا پر جھوٹ بولنے والا، دجال اور فریبی قرار دینا اور آپ کی طرف ایسے فرضی عقائد منسوب کرنا جو ہر گز آپ کے عقائد نہیں تھے۔

دوسرا پہلو، آپ کی قائم کردہ جماعت پر سراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شرانگیز پراپیگنڈہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلسل جماعتِ احمدیہ کی طرف ایسے عقیدے منسوب کئے جا رہے ہیں جو ہر گز جماعتِ احمدیہ کے عقیدے نہیں۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ اور امام جماعتِ احمدیہ کو سراسر ظلم اور تعدی کی راہ سے بعض نہایت سنگین جرائم کا مرتکب قرار دے کر پاکستان اور بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔

یہ جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے اور سراسر یکطرفہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہونے میں نہیں آ رہا جماعت احمدیہ نے ہر لحاظ سے صبر کا نمونہ دکھایا اور محض اللہ ان یکطرفہ مظالم کو مسلسل حوصلے سے برداشت کیا اور جہاں تک ظالموں کو سمجھانے کا تعلق ہے ہر پُر امن ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے معاندین و مکذبین کے آئمہ کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی اور ایسی حرکتوں کے عواقب سے متنبہ کیا اور خوب کھلے لفظوں میں باخبر کیا کہ تم یہ ظلم محض جماعت احمدیہ پر نہیں بلکہ عالم اسلام اور خصوصیت سے پاکستان کے عوام پر کر رہے ہو اور دھوکہ اور فریب سے ان کو ان مظالم میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنارہے ہو اور دن بدن جو نئے مصائب پاکستان کے غریب عوام پر ٹوٹ رہے ہیں ان کے اصل ذمہ دار تم ہو اور یہ مصائب خدا تعالیٰ کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کے آئینہ دار ہیں لیکن افسوس کہ ظلم کرنے والے ہاتھ رکنے کے بجائے ظلم و تعدی میں مزید بڑھتے چلے گئے اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اس ظلم کو مزید برداشت نہیں کر سکتی لہذا ایک لمبے صبر اور غور و فکر اور دعاؤں کے بعد میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ، یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو جو عہد آس شرارت کے ذمہ دار ہیں خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں قرآنی تعلیم کے مطابق کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج دوں اور اس قضیہ کو اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جاؤں کہ خدا تعالیٰ ظالموں اور مظلوموں کے درمیان اپنی قہری تجلی سے فرق کر کے دکھا دے۔

ہم ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو طریق پر مباہلہ کا چیلنج شائع کر رہے ہیں ہر مکذیب، مکفر کو کھلی دعوت ہے کہ مباہلہ کے جس چیلنج کو چاہے قبول کرے اور میدان میں نکلے تاکہ دنیا بھر کے سادہ لوح مسلمان یا ایسے علماء اور عوام الناس جو احمدیت کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں رکھتے اور سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے جماعت کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے آسمانی فیصلہ کی روشنی میں سچے اور جھوٹے کے درمیان تمیز اور تفریق کر سکیں۔

چیلنج نمبر ۱

جہاں تک بائی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا تعلق ہے جنہوں نے امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا، ہمیں مباہلے کا کوئی نیا چیلنج پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود بائی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ میں ہمیشہ کیلئے ایک کھلا چیلنج موجود ہے۔

ہم سب مکذبین و مکفرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس چیلنج کو غور سے پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا وہ اس کے عواقب سے باخبر ہو کر اس کو قبول کرنے کیلئے جرأت کے ساتھ تیار ہیں۔

آپ کے الفاظ میں وہ چیلنج حسب ذیل ہے:-

”ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعویٰ مسیح موعود کے بارہ میں میرا مذہب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو میرا افتراء خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہر حال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر! اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر، آمین۔ ہر ایک کیلئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کیلئے یہ دروازہ کھلا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن،

جلد ۲۲، صفحہ ۷۲، ۷۱)

چونکہ بائی سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے اس لئے میں اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شرح صدر، انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

چیلنج نمبر ②

جماعت احمدیہ کے وہ تمام معاندین جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے خلق خدا کو مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ جسے وہ قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں حسب ذیل عقائد رکھتی ہے ان کے نزدیک:-

الف:- یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی:

- خدا تھے۔
- خدا کا بیٹا تھا۔
- تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل اور برتر تھے۔
- ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی شے نہیں۔
- ان کی عبادت کی جگہ (بیت الذکر) عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔
- قادیان کی سر زمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔
- قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔
- اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سارے الزامات سراسر جھوٹے اور کھلم کھلا افتراء ہیں ان مذکورہ عقائد میں سے ایک عقیدہ بھی جماعت احمدیہ کا عقیدہ نہیں۔ (لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَى الْكَافِرِينَ)

ب۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی عمومی تکذیب کے علاوہ ان کی مقدس ذات سے دنیا کو بالخصوص مسلمانوں کو متنفر کرنے کیلئے حسب ذیل مکروہ الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے:-

- ختم نبوت سے صریحی انکار کیا۔
- قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی۔
- روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور اسے نہایت متعظ اور حشرات الارض کی جگہ قرار دیا۔
- حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی اور ان کے ذکر کو گوہ یعنی ٹی کا ڈھیر قرار دیا۔
- جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ نبوت کیا۔
- انگریز کے ایماء پر اسلام نظریہ جہاد کو منسوخ کیا۔
- شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لیکر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پر احمدیوں کی کتاب ”تذکرہ“ ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں۔

میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی سراسر جھوٹے افتراء ہیں اور ان میں ایک بھی سچا نہیں۔ (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ)

ج۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات پر گند اچھالنے کی خاطر مزید یہ کہا گیا کہ:-

- وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی ہے۔
 - انہیں گھر کا مال غبن کرنے کی پاداش میں والد نے گھر سے نکال دیا تھا۔
 - ان کی اکثر پیٹنگونیاں اور مبینہ وحی الہی جھوٹ کا پلندہ ہیں۔
 - انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دیں۔
- میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سراسر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں۔
- (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ)

د :- بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ جماعت احمدیہ پر جو دیگر عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں :-

- جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔
 - ملت اسلامیہ کی دشمن ہے۔
 - عالم اسلام کیلئے ایک سرطان ہے۔
 - انگریزوں اور یہودیوں کی اسلام دشمن سازش ہے۔
 - اسرائیل اور یہودیوں کی لیجنٹ ہے۔
 - امریکہ کی لیجنٹ ہے۔
 - اس جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعے تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔
 - نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود ایک کھلا راز ہے۔
 - قادیانی شریعت کیلئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں۔
 - چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو گئے۔
 - جرمنی سے چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔
- میں بحیثیت سربراہ جماعت عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سرتاپا جھوٹ ہیں اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔
- (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ)

ر :- ان الزامات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزام بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں :-

- احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمان والا کلمہ نہیں۔
 - جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔
 - احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کا خدا ہے۔
 - قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ ملائکہ نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے۔
 - قادیانیوں کے رسول بھی مختلف۔
 - ان کی عبادات بھی اسلام سے مختلف۔
 - ان کا حج بھی مختلف۔
 - غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔
- میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ الزامات سراسر جھوٹ اور افتراء ہیں اور کوئی بھی ان میں سے سچا نہیں۔ (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ)

ز:- جہاں تک پاکستان میں قومی اور ملی نقطہ نگاہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا تعلق ہے حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ:-

- قادیانی عقیدہ کے مطابق پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے۔
- مرزا محمود احمد (خلیفہ المسیح الٹانی) نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا۔
- تمام قادیانی اکھنڈ ہندوستان کے متعلق مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیٹنگوئی کو پورا کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔
- لیاقت علی خان کو ایک قادیانی نے قتل کیا تھا۔
- قادیانیوں نے ملک میں خانہ جنگی کا منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔
- قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔
- ملک میں موجود بد امنی قادیانی کی سازش کا نتیجہ ہے۔
- کراچی کے ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔
- کراچی میں قادیانیوں نے کرفیو کے دوران دکانیں جلا گئیں۔
- بادشاہی مسجد کا واقعہ (جس میں دیوبندیوں اور بریلویوں کی آپس میں لڑائی ہوئی) قادیانیوں کی سازش ہے۔
- قادیانیوں نے پانچ صد علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا۔
- ملک میں بموں کے دھماکے، فرقہ واریت، لسانی تعصبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے۔
- او جڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی افسروں نے کروایا ہے۔
- سانحہ راولپنڈی و اسلام آباد (او جڑی کیمپ) سے دو روز قبل قادیانی اس علاقہ کو چھوڑ چکے تھے۔
- ربوہ میں روسی ساخت کا اسلحہ بھاری تعداد میں موجود ہے۔
- قادیانی ربوہ میں فوجیوں کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔
- قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو دیئے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات اول تا آخر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں اور ان میں رتی بھر صداقت نہیں۔ (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ)

س :- جماعت احمدیہ کے موجودہ امام یعنی اس عاجز کے متعلق حسب ذیل پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ :-

- اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوث ہے۔
- غیر ملکی حکومتوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔
- فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ پر مع اہل و عیال ملک سے فرار ہوا۔
- لندن میں روسی سفیر سے طویل ملاقات کی۔
- نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ اسرائیل کا دورہ کیا۔

میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات کلیۃً جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر معاندین احمدیت کے مذکورہ بالا الزامات غلط ہیں اور احمدیت وہ نہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے تو پھر جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے مطابق اس کے عقائد کیا ہیں؟

میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ الفاظ دہراتا ہوں جو احمدیت کے عقائد پر کھلی کھلی روشنی ڈالتے ہیں اور مخالفین احمدیت کو پھر یہ واضح چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے وہ عقائد نہیں جو حسب ذیل تحریر میں بیان کئے گئے ہیں تو ان کے جھوٹا ہونے کا واضح کاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان کریں اور لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَذِبِينَ کہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ :-

”ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے، اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے، اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوة اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر

سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد ۱۴، صفحہ ۳۲۳)

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے (ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔

افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلو ان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولیٰین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعے سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہو گئے اگر اس بات کا اقرار کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعے سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعے سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعے سے ہمیں میسر آیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد ۲۲، صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹)

یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب، اور یہ ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام جو ان کا اصلی اور حقیقی مقام ہے جو شخص بھی اس کے سوا کسی اور مذہب کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ سراسر ظلم اور افتراء سے کام لیتا ہے اور میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عبارات پڑھنے کے بعد اپنے معاندانہ موقف پر قائم رہے اور جماعت پر جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے تو ایسا شخص خواہ حکومت پاکستان سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور حکومت سے رابطہ عالم اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا علماء کے کسی گروہ سے، سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا غیر سیاسی شخصیت ہو غرضیکہ ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے اور حسب ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل و عیال، اپنے عرودوں اور عورتوں اور ان تمام متبعین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں اور فریق ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلان عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعہ سے اس کی تشہیر کرے۔

اے قادر و توانا! عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر

اوپر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما، اس کی ساری مصیبتیں دور کر اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرے سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرماتا کہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے اعمال، ان کی خصلتیں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور کبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائبات کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکرو فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تا کہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینے میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی تلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ (آمین یا رب العالمین)

ہم ہیں

فریق اول

امام جماعت احمدیہ عالمگیر

دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں۔

مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ عالمگیر)

ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد

جمعة المبارک ۱۰/ جون ۱۹۸۸ء

فریق ثانی

بائی سلسلہ احمدیہ کے وہ تمام مکفرین و مکذبین

جو پوری شرح صدر اور ذمہ داری کے ساتھ عواقب سے

باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریق ثانی بننا منظور کرتے ہیں۔

دستخط مع تاریخ

محترم قارئین! ابھی آپ نے مرزائیوں کے دعوتِ مباہلہ کو ملاحظہ کیا اب آپ اہلسنت و الجماعت کی طرف سے مرزائیوں کو دیئے گئے دعوتِ مباہلے کا جواب ملاحظہ کریں:-

مرزائیوں کو دعوتِ مباہلہ

انسان کی بالحاظ دین دو اقسام ہیں:- (۱) مسلمان اور (۲) کافر۔

پھر کافر کی بھی دو اقسام ہیں:-

(۱) کافر اصلی (۲) کافر مرتد۔

کافر اصلی:- وہ کافر ہے جو شروع ہی سے اسلام کا قائل نہ ہو جیسے یہود و نصاریٰ، دیر یہ، مجوسی، بُت پرست وغیرہ۔

کافر مرتد:- وہ کافر ہے جو پہلے مسلمان ہو اور پھر اسلام سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے اس کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) مرتد مجاہد (۲) مرتد منافق۔

مرتد مجاہد:- وہ مرتد جو پہلے مسلمان ہو اور پھر اعلانیہ یہودی، نصرانی، مشرک وغیرہ ہو جائے۔

مرتد منافق:- وہ مرتد ہے جو اپنی زبان سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہو

مگر اللہ عزوجل اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی بھی ایک نبی یا ایک فرشتے کی شان میں گستاخی کرے ان کی توہین کرے یا دیگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا بھی انکار کرے کافروں میں سب سے برا کافر یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔ چنانچہ مرزائی کافروں کی اقسام میں سب سے بدتر قسم ہیں کہ منہ سے کلمہ پڑھتے ہیں لیکن دین اسلام کی بنیادی باتوں سے انکار کرتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ کے سامنے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن کے تین رسائل بنام:-

۱- السوء والعقاب علی المسیح الکذاب (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

۲- قہر الدیان علی مرتد بقادیان (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)

۳- الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (قادیانی مرتد پر خدائی نخر)

تسہیل کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں آپ ان رسائل کو بار بار پڑھیں خصوصاً وہ لوگ جو مرزائیوں کے بارے میں اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

یقیناً اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے تینوں رسائل پڑھنے کے بعد ان قادیانیوں، مرزائیوں کو وہی شخص کافر کہنے اور سمجھنے سے اجتناب کرے گا جس کی غیرت مرچکی ہوگی اور جس کے دل میں اللہ عزوجل کا خوف اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق کی شمع روشن نہ ہوگی۔

قارئین کرام! یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ مرزائیوں کی طرف سے شائع کردہ ”مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج“ حال ہی میں میری نظروں سے گزرا جس کو پڑھتے ہی ضرورت محسوس ہوئی کہ فی الفور ان جھوٹے دعویداروں کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔ آپ مذکورہ دعوتِ مباہلہ بھی پڑھیں اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مذکورہ رسائل کا مطالعہ بھی کریں یقیناً آپ کو دونوں میں واضح فرق نظر آئے گا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مرزا قادیانی کے بارے میں جو بات بھی لکھی اس کا حوالہ بھی دیا جبکہ مرزائیوں کے دعوتِ مباہلہ میں کی گئی بکواس کے حوالے کا وجود ہی نہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حقائق پیش کئے جبکہ دعوتِ مباہلہ میں مکر و فریب سے کام لے کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی گئی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حقائق سے پردہ اٹھایا جبکہ مرزائیوں کے دعوتِ مباہلہ میں محض لفاظی سے کام چلایا گیا۔

قارئین کرام! ”مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج“ پڑھ کر شاید کسی کے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا کوئی جھوٹا بھی ”مباہلہ کا کھلم کھلا چیلنج“ دے سکتا ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ جب عیسائی پادریوں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلا کھلا مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس وقت وہ بخوبی جانتے تھے کہ یہی وہ نبی آخر الزماں ہیں جن پر توریت و انجیل میں بار بار ایمان لانے کی ہدایت دی گئی ہیں اور پھر جب یہ عیسائی پادری میدان چھوڑ کر بھاگے تو اس وقت بھی وہ یہ جانتے تھے کہ یہ اللہ کے آخری نبی ہیں مگر ایمان لانے سے انکاری رہے آج بھی ان عیسائیوں کے آلہ کار انگریزوں کے غلاموں کا یہی حال ہے کہ باوجود اس کے کہ جانتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے آخری نبی ہیں پھر بھی اپنے آقاؤں کی طرح جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں کبھی پوری کی پوری نبوت کے دعویدار بنتے ہیں اور کبھی بروزی نبوت کا سواٹنگ بھرتے ہیں۔

الغرض ۱۸۹۰ء سے ۱۹۰۸ء تک مرزا قادیانی اور اس کے چیلے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے مستقل پینٹر بدلتے رہے کبھی مرزا قادیانی بذاتِ خود پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی جلیل القدر ہستی کو مباحثہ کی دعوت دے کر خود بھاگ کھڑا ہوا اور کبھی مناظرے کا چیلنج اور تفسیر لکھنے کے مقابلے کی دعوت دیتا نظر آیا لیکن اپنے باطل اور پھپھسے دعوؤں کے سبب بالآخر اپنے ہی دیئے گئے چیلنج سے گھبرا کر اور پول کھل جانے کے خوف سے حواس باختہ ہو کر اپنے بل میں گھس گیا اور جب کسی صورت بل سے نکلنے پر آمادہ نہ ہوا تو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی بزرگ ترین اور گونا گوں صفات سے مزین شخصیت نے ۱۹۰۸ء میں بمقام لاہور مرزا قادیانی کو دعوتِ مباہلہ دیا اور حسبِ عادت جب مرزا قادیانی نے یہاں سے بھی فرار چاہی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرعام و علی الاعلان مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کی پیشین گوئی فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حق ظاہر فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشین گوئی درست ثابت ہو گئی اور مرزا قادیانی عبرتناک انداز میں اپنے ہی پاخانہ میں اپنے گندے و غلیظ اور بدبودار وجود کے ساتھ لوٹیں لگاتا ہوا داخل جہنم ہوا مگر عقل کے دشمن اور دل کے اندھے مرزائیوں نے اپنے جھوٹے نبی کی عبرتناک موت سے کوئی عبرت نہ پکڑی حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ سب اپنے باطل دین سے توبہ کرتے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے لیکن آج بھی یہ شیطان کے چیلے اپنی شیطانیت کو پھیلانے اور سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی سر توڑ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور اس مذموم سازشوں کو کامیاب بنانے کیلئے نئے نئے جال بچھا رہے ہیں جن میں سے ایک جال ”مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج“ بھی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ حسبِ سابق یہ چیلنج بھی صرف اور صرف لفافہ ہے جس طرح مرزا قادیانی حق سے منہ موڑ کر سرپٹ دوڑتا رہا اسی طرح اس کے چیلے بھی حق سے ٹکرانے کی ذرہ برابر بھی سکت نہیں رکھتے اور یہ بھی حق سے منہ موڑ کر اپنے جھوٹے نبی کے پیچھے سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔

ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم ان کے مکرو فریب سے پُر اس جال کو ان شاء اللہ عزوجل ضرور توڑ دیں گے اور اپنی اس پاکیزہ کوشش میں ضرور کامیاب ہوں گے ہم مرزائیوں کے ”مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج“ قبول کرتے ہیں اور وقت اور جگہ کا تعین ان مرزائیوں پر چھوڑتے ہیں لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ چیلنج دے کر اپنے جھوٹے نبی کی طرح یہ بھی اپنے بلوں میں جا گھسیں ان بھگڑوں پر واضح ہو کہ وقت اور جگہ کا تعین کر کے کم از کم پندرہ دن پہلے مطلع کیا جائے تاکہ میڈیا (ذرائع ابلاغ) کو بھی باخبر رکھا جائے اور ان کے حواس باختہ ہو کر سرپٹ دوڑنے کا تماشہ دنیا بھی دیکھے۔

مرزا طاہر کی مکاری

محترم قارئین! آپ نے مرزا طاہر احمد ولد مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ”جماعت احمدیہ عالمگیریہ“ کی طرف سے ”دنیا بھر کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج“ پڑھا اس میں مرزا طاہر احمد لکھتا ہے کہ ”لوگ مرزا قادیانی پر جو الزامات لگاتے ہیں ان میں سے چند ایک الزام یہ ہے:-

- جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کر کے دعویٰ کیا۔
- ختم نبوت سے صریح انکار کیا۔
- غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔

آگے لکھتا ہے، میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی دیگر الزامات کی طرح جھوٹ اور افتراء ہیں اور ان میں سے ایک بھی سچا نہیں۔ (لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَى الْكَافِرِينَ) کچھ آگے جا کر لکھتا ہے:-

بائی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ ”ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔“

یقیناً سادہ لوح مسلمان یہ پڑھ کر پریشان ہوں گے کہ یہ کیا ہے؟ اور آخر مرزائیوں کو کیوں کافر قرار دیا جاتا ہے اور لوگ لفظ مرزائی اور قادیانی سے کیوں گھن کھاتے ہیں؟ ہم ان سادہ لوح مسلمانوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے ”کھلا کھلا چیلنج“ پڑھا ہے لیکن آپ ان مکاروں کی کسی بھی بات کا یقین نہ کریں کیونکہ جھوٹ بولنا انہوں نے اپنے جھوٹے نبی سے سیکھا ہے اور ہم نے سچ بولنا اپنے سچے نبی سے سیکھا ہے۔

بطور ثبوت مرزا طاہر احمد کے باپ مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب ”حقیقت نبوت“ کی چند سطور ملاحظہ ہوں تاکہ ان کے مکرو فریب سے آگاہی ہو سکے ”کیا سب نبیوں کو ہم اس لئے نبی نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں نبی کہا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہی خدا جس نے موسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا اور عیسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا لیکن آج خدا مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی سے کہتا ہے کہ تو نبی ہے تو وہ نبی نہیں ہوتا کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی یقینی وحی کی موجودگی میں کوئی شخص مسیح موعود (مرزا) کی نبوت کا انکار کر سکتا ہے اور حضرت مسیح کی نبوت دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی نبوت کے متعلق موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کبھی کوئی نبی ہوا ہی نہیں۔“ (حقیقت النبوة، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۰)

یقیناً یہ پڑھ کر آپ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت کے خلاف ہیں کیونکہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں جب کسی نے نبوت کے نام پر اسلام کی مضبوط عمارت پر نقب لگانے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے آتش و غیظ و غضب نے اسے جلا کر بھسم کر دیا۔

مسئلہ کذاب اور اسود غنی سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی اور مسیح الدین ندوی تک ایک لمبی فہرست ایسے ناپاکاروں بے شرموں کی ہے جنہیں غیرت مند مسلمانوں نے دنیا ہی میں ذلت و رسوائی کی ایسی دلدل میں گرا دیا کہ وہ دنیا میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ گو مرزا قادیانی کو انگریز کا امدادی ہاتھ مل گیا جس کے سبب وہ اور اس کی اولاد اور اس کے چیلے بظاہر انگریز کی پناہ میں آگئے اور وہیں سے بیٹھ کر فتنہ بازی کر رہے ہیں لیکن ذلت و رسوائی کے عذاب سے پھر بھی بچے ہوئے نہیں۔ آج بھی ایسے مرد قلندر موجود ہیں جو ان کے مکرو فریب کا بھانڈا پھوڑتے رہتے ہیں مرزا قادیانی کی ہرزہ رسائیوں کے مواخذہ کیلئے علمائے اہلسنت ہمیشہ سے مستعد رہے ہیں سید پیر مہر علی شاہ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، پیر سید جماعت علی شاہ رحمہم اللہ سے لے کر حضرت مولانا مفتی محمد امین عطاری تک سینکڑوں علمائے اہلسنت نے ہزاروں کتب تصنیف و تالیف فرمائیں، اور انتہائی جوانمردی کے ساتھ پوری دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی دغا باز، جھوٹا اور مکار شخص تھا یہی حال مرزا کی اولاد اور اس کی اولاد کا ہے کہ اس نے اس مکاری کے ساتھ یہ کتابچہ ”مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج“ لکھا ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کے دھوکہ کھا جانے کا اندیشہ ہے۔

فقیر تمام مسلمانوں کی خدمت میں دست بدستہ عرض گزار ہے کہ کسی بھی بد مذہب گمراہ بے دین مرتد کے ساتھ ہر گز ہر گز نہ بیٹھیں ان کی باتیں ہر گز ہر گز نہ سنیں ان کی کتب و رسائل ہر گز ہر گز نہ پڑھیں تاکہ آپ ان کے مکرو فریب سے بنے جال میں پھنسنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔

آمین بحبہ السنہ حتم المسلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسالہ

السوء والعقاب على المسيح الكذاب

۱۳۲۰ھ

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)

مسئلہ :- از امر تر، کڑہ گربانگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۲۱/ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسم سبحانہ مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درآئحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صغی عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطفیٰ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے، اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟

بَيْنُوا تَوَجَّرُوا (بیان کر کے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

خلاصہ جواباتِ امیرنسر

1. شخص مذکور باعثِ آنکہ بہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاقِ علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔ (ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ)
2. شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔ (عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی)
3. لا یشک فی ارتداد من نسب المسمیزم الذی ہو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام واهان روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وادعی النبوة وغیرہا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمة لاشک فی فسخہ لکن لها المهر والاولاد الصغائر، ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ
- (ترجمہ) بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمیزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ۱ ہے۔ (ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ۔ ت)
4. شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات ۲ کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفخ ۳ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ (ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ)

۱۔ حق رکھتی ہے۔ ۲۔ عقیدے رکھنے والا۔ ۳۔ فسخ ہو گیا۔

5. انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریر اتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا ست)۔ (احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی)

(ترجمہ) علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین ۱ کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی ۲ قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ۳ ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ ادہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی (ت)

6. احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

7. شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت ۴ و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں، ابوالوفاء ثناء اللہ کفاحہ اللہ مصطفیٰ تفسیر ثنائی امر تری۔

8. قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحتاً ۵ لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔ لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی ۶ مرتد سے اولاد لے لینی چاہئے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہئے۔ (ابو تراب محمد عبد الحق بازار صابونیاں)

9. مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمیٰ بزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔ (صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف)

10. آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ (نور احمد عفی عنہ)

۱ ماننے والے۔ ۲ خدا رسول۔ ۳ طریقہ۔ ۴ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والا۔ ۵ صاف واضح۔ ۶ غلام احمد قادیانی۔

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری

باسم سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قانع فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالت مفخر العلماء الخفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجیدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفہ تحیات و تسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا، آنکہ چون دریں بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتور و فساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ بیچ صورتے در چنگ علما آں دہری رہزن دین اسلام نمی آید، اکنون ایں واقعہ در خانہ یک شخص حنفی شد کہ زنی مسلمہ در عقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ ازوے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید، لہذا برائے آں و برائے سد آیندہ و تنبیہ مرزائیاں فتویٰ ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بہرود دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعث افتخار باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزدوے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتویٰ دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مردماں بلدہ را بسیار بد فتنی در حق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔ الملتس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ گرباسنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

(ترجمہ) بخدمت شریف جناب فیض مآب قانع فساد و بدعات، جہالت و گمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ مجیدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام و تحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور و فساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی ^۱ شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی، لہذا اس واقعہ اور آئندہ سبب باب ^۲ اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتویٰ طبع کرایا ہے امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہو گا۔ ندوہ ^۳ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتویٰ اس کے پاس بھیجا تا کہ وہ دستخط کر دے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتویٰ پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بد ظن ہو گئے ہیں۔ مزید کیا لکھوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاء عطا فرمائے، الملتس گنہگار بندہ واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ گرباسنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔ (ت)

^۱ امام اعظم ابو حنیفہ کا بیروکار۔ ^۲ راستہ بند کرنا۔ ^۳ صلح کلی کے داعی۔

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه المكرمين

عنده رب انى اعوذبك من همزات الشياطين واعوذبك رب ان يحضرون

(تمام تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ و سلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل و اصحاب پر جو عزت و کرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے۔ ت)

اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال ۱۔ و وبال و نکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح ۲۔ و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ۳۔ ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز گو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ ت)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لاواللہ ۴۔ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن و النکال، پہلے اس ادعائے ۵۔ کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط ۱۔ جواب ولد اعزفاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ”الضارم الربانی علی اسراف القادیانی“ مسکئی کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، حاجی فتن، ندوہ شکن، ندوی قلن، مکر منا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بھمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شاعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجہ کثیرہ کفر و ارتداد مبہن ۶۔ ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

۱۔ گمراہی۔ ۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی مثل۔ ۳۔ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ۴۔ نہیں خدا کی قسم۔

۵۔ جھوٹے دعوے۔ ۶۔ تفصیلی۔ ۷۔ بہت سی وجوہات کی بناء پر کھلا ہوا کفر و ارتداد ہے۔

کفر اول :- مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ”ایک غلطی کا ازالہ“ ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے: میں احمد ہوں

جو آیت ”مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ میں مراد ہے۔ (توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص ۱۶)

آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو ریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ ازالہ ۱ کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً اذاعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم :- توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ ”میں محدث ہوں اور محدث (صحیح) بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ (توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص ۱۶)

ع: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَقَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!۔ت)

سید الحدیث عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی۔ انہیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ أَنْاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَانْهَ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ ۚ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَرَّابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

(ترجمہ) اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست ۲ صادقہ والہام ۵ حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہو گا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ت)

۱۔ ازالہ اوہام مرزا کی کتاب۔ ۲۔ صحیح البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۵۲۱۔ جامع الترمذی

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امین کمپنی مکتبہ رشیدیہ دہلی ۲ / ۲۱۰۔ ۳۔ سچی دانائی۔ ۴۔ سچے الہام۔

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:-

لو كان بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب ^١ رواه احمد والترمذى والحاكم عن عقبه بن عامر والطبرانى فى الكبير عن عصمة بن مالك رضى الله تعالى عنهما -

(ترجمہ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا، (اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمة بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، ت)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقتاً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا۔

الا لعنة الله على الكذابين (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ ت) والعیاذ باللہ رب العلمین۔

کفر سوم :- دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“۔

کفر چہارم :- عجیب پنجم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ ^۲ میں اولاً کلام الہی کے معنی میں صریح تحریف ^۳ کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً:- نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

^۱ صحیح البخاری مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۲۰۔ المستدرک للحاکم معرفۃ الصحابۃ دار الفکر، بیروت ۳/۸۵۔ جامع الترمذی مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۹ ^۲ ناپاک باتوں۔ ^۳ واضح طور پر بدل دیا۔

ثالثاً:- اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کیلئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون (۱۱۶/۱۶)

بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

انما يفتري الكذب الذين لا يؤمنون (۱۰۵/۱۶)

ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعاً:- اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ ۱ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ ۲ میں یوں فرمایا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فويل للذين يكتبون الكتاب بأيديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا

به ثمناً قليلاً فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون (۷۹/۲)

خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کیلئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحت اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ ۳ ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ ”جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوة ۱۳۱۷ھ“ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس ۱۰۰ حدیثوں اور تیس ۳۰ نصوص کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید ۴ کی بعثت ۵ کو یقیناً قطعاً محال ۶ و باطل جاننا فرض اجل و جزاء ایقان ہے ”ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ (۳۰/۳۳) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیر ان ۷ ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ۸ ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفر ان ہے،

۱۔ مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کو طنزاً براہین غلامیہ ارشاد فرمایا۔

۲۔ قرآن پاک کو براہین احمدیہ قرار دیا کیونکہ برہان کے معنی دلیل اور نشانی کے ہیں اور قرآن پاک میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی براہین موجود ہے۔

۳۔ گندہ دعویٰ۔ ۴۔ نیامی۔ ۵۔ آنا۔ ۶۔ ناممکن۔ ۷۔ یعنی جہنم میں گھربنانے والا لعنتی۔ ۸۔ عقیدے کو جانتے ہوئے۔

قول دوم وسوم میں شائد وہ یا اس کے اذتاب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل ۱ کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اولاً:- صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے:-

واللفظ للعمادی لو قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من

پیغام می برم یکفر (فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳)

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا اپنی ہوں کافر ہو جائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:

قال احمد بن ابی سلیمان صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ فی رجل قيل له لا وحق رسول الله فقال فعل الله برسول الله كذا وذكر كلاما قبيحا، فقيل له ما تقول يا عدو الله في حق رسول الله فقال له اشد من كلامه الاول ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فقال ابن ابی سلیمان للذی سألہ اشهد علیہ وانا شریکک یرید فی قتله وثواب ذلك، قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

(ترجمہ) امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ ۲ ورفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مرد کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا! تو رسول اللہ کے بارے میں کیا کہتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے کچھ مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان ۳ نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سہی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسوع ۴ نہیں ہوتا۔

(الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول مطبع شرکتہ صحافیہ فی البلاد الشامیہ ۲/۲۰۹)

۱۔ عذر۔ ۲۔ شاگرد۔ ۳۔ سوال کرنے والا۔ ۴۔ سننے کا دعویٰ۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:-

ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فانه ارسل من عندا لحق وسلط على الخلق تاويلا
للمرسالة العرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عند القواعد الشرعية (شرح الشفاء للملا علی قاری مع نسیم الریاض
الباب الاول دار الفکر بیروت ۳/۳۴۳)

یعنی وہ جو اس مرد نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی
نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:-

هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك في معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله وادعاه انه
مراده لبعده غاية البعد، وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال انت طالق قال اردت محلوله غير
مربوطة لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا اه ملتقطا (نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضي عیاض الباب الاول دار الفکر بیروت، ۳/۳۴۳)
یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل ۱ کا دعا ۲
مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا
مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے
(کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا اور اسے ہذیان ۳ سمجھا جائے گا۔

ثانیاً:- وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ

دندان تو جملہ درد دہانند چشمان تو زیر ابرو داندند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ ت)

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح ۱
میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے
جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک
ہو نٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی
یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں
مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح
اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

۱ کہنے والے۔ ۲ دعویٰ۔ ۳ بیہودہ بات۔ ۴ تعریف۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:-

کل یوم ہو فی شان بخوان مرور ابیکار و بے فعلے مدان
(روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ۔ت)
کمترین کارش کہ ہر روز ست آن گوسہ لشکر روانہ میکند
(اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے۔ت)
لشکرے ز اصلا ب سوئے امہات بھر آن تا در رحم روید نبات
(ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف، تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے۔ت)
لشکرے زارحام سوئے خاکدان تاز و مادہ پر گرد جہاں
(ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے۔ت)
لشکرے از خاکدان سوئے اجل تابہ بیند ہر کسے حسنِ عمل
(ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ت)
(المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ در یارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور، دفتر اول ص ۷۹)
حق عزوجل فرماتا ہے:-

فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم (۱۳۳/۷۰)
ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور مڑیاں اور نجوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے مڑی اور مینڈک اور نجوئیں اور کتے اور سور سب کو شامل مانے گا،
ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،
حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:-

ما سمیعیم وبصیرہم وخوشیم باشما نا محرمان ما خامشیم
ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔
(المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر سوم ص ۲۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وان من شيعى الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم (۴۴/۱۷)

کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ما من شيعى الا يعلم انى رسول الله الا كفرة او فسقة الجن والانس رواه الطبراني في الكبير عن يعلى بن مرة رضى الله تعالى عنه وصححه خاتم الحفاظ (المعجم الكبير حديث ۶۷۲ مکتبہ القیامیہ بیروت ۲۲/۲۶۲۔ الجامع الصغير حديث ۸۰۴۸ دارالکتب العلمیہ بیروت الجزء الثاني ص ۴۹۲)

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلى بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ ت)

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فمكث غير بعيد فقال احطت بما لم تحط به وجئتكم من سبأ نبأ يقين (۲۲/۲۷)

کچھ دیر ٹھہر کر ہمدرد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبائے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ما من صباح ولا رواح الا وبقاء الارض ينادى بعضها بعضا، يا جارة هل مريك اليوم عبد صالح صلى عليك او ذكر الله؟ فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا (رواه الطبراني في الاوسط وابو نعيم في الحلية عن انس رضى الله تعالى عنه) (المعجم الاوسط حديث ۵۶۶ مکتبہ المعارف الرياض ۱/۳۳۶)

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کتے سؤر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہر گز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ۱۔ ہر گز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی ۲۔ رسالت و نبوت مقصود ۳۔ اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

و عبارتہ آخری معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادعاء یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی ۴۔ عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ ۵۔ و خوک ۶۔ سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک ۷۔ بھی نہیں، مگر حاش اللہ ۸۔! ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم ۹۔ کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاکتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہئے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لامشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معجزہ قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔

۱۔ لغت کے مطابق۔ ۲۔ مشہور۔ ۳۔ مقصود۔ ۴۔ دھوکہ دہی۔ ۵۔ کتے۔ ۶۔ سؤر۔ ۷۔ شرکت۔ ۸۔ اللہ کی پناہ۔ ۹۔ قابل تعظیم۔

قاموس میں ہے:-

قدت قادیة جاء قوم قدا قحموا من البادية والفرس قديانا اسرع

قوم جلدی میں آئی، قدت قادیة کا ایک معنی قدت من البادية یا قدت الفرس جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔

(القاموس المحيط باب الواو فصل القاف مصطفیٰ البابی مصر ۳/۷۹)

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہہ تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزر و انکار ہے، لوگ بیچ نامے لکھ کر رجسٹری کر اگر جائیدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیچ نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت ۱ یا اجارے ۲ کو بیچنا کہتے ہیں الی غیر ذلك من فسادات لا تحصى (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو ۳ اور جائیداد کے باب میں تاویل سنیں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہر گز ایسے مردود بہانوں پر التفات ۴ بھی نہ کریں گے انہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں واللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے۔

فرماتا ہے:-

قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (۶۶/۹)

ان سے کہہ دو یہاں نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔

(والعیاذ باللہ تعالیٰ رب العالمین)

۱۔ ادھار۔ ۲۔ کرایہ۔ ۳۔ بیوی۔ ۴۔ توجہ۔

ثالثاً:- کفر چہارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً:- کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کیلئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (۳۰/۳۳)۔

(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع ۱۔ اُمت مرحومہ مرتد و کافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ”ثَلَاثُونَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ“ تیس ۳۰ دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا۔ ”وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ۲“ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، (اُمت اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ میں ایمان لایا میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوة و سلام نازل فرمائے۔ ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور شیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح و دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العلمین۔ (مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۳۹۶/۵)

۱۔ اُمتِ مسلمہ کے مطابق۔

۲۔ جامع ترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعة الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۴۵۔

کفر پنجم :- دافع البلاء ص ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔ (دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰)

کفر ششم :- اسی رسالے کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے :-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص ۳۰)

کفر ہفتم :- اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعاء ۱ بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتویٰ مسکئی بہ رد الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام امام ابن حجر کی و منہ الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہ کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے،

ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے :-

النبي افضل من الولي وهو امر مقطوع به والقائل بخلافه كافر كانه معلوم من الشرع بالضرورة

یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما يستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۲۱۴/۱)

کفر ہفتم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون ۲ نہیں بلکہ (نبیوں) بہ تقدیم با ہے یعنی بھگتی در کنار کہ خود ان کے تو لال گرد و کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہو ای چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

۱۔ دعویٰ۔ ۲۔ پہلے نون نہیں بلکہ ”باء“ ہے۔

کفر ہشتم :- ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم ۱۔ لکھ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر، بھارت، ص ۱۱۶)

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کبھی ۲۔ کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

اذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلى والدتك، اذا یدتک بروح القدس قف تکلم الناس فی المهد وکھلا ۛ واذ علمتک الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل ۛ واذ تخلق من الطین کھیثۃ الطیر باذنی فتنفخ فیہا فتکون طیرا باذنی و تبرئ الاکمہ والابرص باذنی ۛ واذ تخرج الموقی باذنی ۛ واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتہم بالبیئت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الآ سحر مبین (۱۱۰/۵)

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروا گئی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

۱۔ دماغ یعنی ذہن پر قبضہ کرنے کا علم۔ ۲۔ کاریگری۔

مسمیٰ زیم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الہی معجزے نہیں کسی ڈھکوسلے ۱۔ ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال ۲۔
کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتا کید رد فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انی قد جئتکم بأیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر الآیۃ (۳۹/۳)

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اسے چلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے چلاتا ۳۔ اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔
اور اس کے بعد فرمایا:-

ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین (۳۹/۳)

بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا:-

جئتکم بأیۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعوا (۵۰/۳)

میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ۴۔

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض (۲۵۳/۲)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔

اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:-

واتینا عیسیٰ ابن مریم البینت وایدنہ بروح القدس (۲۵۳/۲)

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبرئیل سے اس کی تائید فرمائی۔

۱۔ محنت کئے جانے والے ڈرامے۔ ۲۔ گمراہ۔ ۳۔ زندہ کرتا ہوں۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ۱ ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر ۲ نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ (ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر، بھارت ص ۱۱۶)

انا لله وانا اليه راجعون، الا لعنة الله على اعداء انبياء الله

وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیاءہ وبارک وسلم

(ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت،

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام۔ ت)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شروح شفاء و سیف مسلول امام تقی الملمۃ والدین سبکی و روضہ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام حجر تکی وغیرہ تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولو العزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ و قابلہ (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولو العزمی و رسالت و نبوت درکنار اس عبد اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ و صلوٰۃ اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سو اس کے کہ:

اِنَّ الدِّينَ يُوْذِنُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعْنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعْدَلَهُمْ عَذَابًا مَّهِينًا (۵۷/۳۳)

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کیلئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

۱ برتری۔ ۲ بھاگنے کا راستہ۔

کفر دہم :- ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے، ایک زمانے میں چار سونبیوں کی پیشگوئی غلط (ج) ہوئی اور وہ جھوٹے۔

(ازالہ ادہام ریاض الہند امرتسربھارت ص ۲۳۴)

ص: یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایت الہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔

(اینہم بر علم)

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ۱ ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ ۲ کا کفر حضرت عزت ۳ عزوجلہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا:-

کذبت قوم نوح المرسلین (۱۰۵/۲۶) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

کذبت عاد المرسلین (۱۲۳/۲۶) عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔

کذبت ثمود المرسلین (۱۴۱/۲۶) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔

کذبت قوم لوط المرسلین (۱۶۰/۲۶) لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

کذب اصحاب الایکۃ المرسلین (۱۷۶/۲۶) بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

ائمہ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سوا انبیاء کا اپنے اخبار ۴ بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہے:-

من دان بالوحدانیۃ وصحة النبوة ونبوة بنینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولكن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلك المصلحة بزعمه اولم يدعها فهو کافر باجماع (الشفا بتعريف حقوق المصطفى فصل فی بیان ماحو من المقالات مکتبہ شریکۃ صحافیہ فی بلاد الشامیہ ۲/۲۶۹)

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

۱ جھٹلانا۔ ۲ اللہ کی لعنت۔ ۳ اللہ تبارک و تعالیٰ۔ ۴ غیب کی خبروں۔

عالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب ۱۔ تمام مرسلین ۲ کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عادی کل پیغمبروں کو جھٹلایا، شمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا۔

فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائه و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیائه و رسلہ و المؤمنین بہم اجمعین،
وجعلنا منهم و حشرنا فیہم و ادخلنا معہم دار النعیم بجاہم عندہ و برحمته بہم و رحمتمہ بنا
انہ ارحم الراحمین و الحمد للہ رب العلمین

اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور ان کی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم و رحمن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔
طبرانی معجم کبیر میں ذکر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

انی اشہد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب

پیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ

مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

(المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از ذہب بن مشہر الحنفی المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۵۳/۲۲)

وانا اشہد معک یا رسول اللہ (یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتابعد و دانہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سلوٰت ۳ وارض ۴ و حاملان عرش ۵ گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے و کفی باللہ شہیدا (اور اللہ کافی ہے گواہ)۔ (۲۸/۲۸)
کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل پیچاک کافر مرتد ناپاک ہے۔

۱۔ جھٹلاتا۔ ۲۔ رسولوں۔ ۳۔ آسمان کے تمام فرشتے۔ ۴۔ زمین کے۔ ۵۔ فرشتے۔

اگر یہ (ع) اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ ۱۔ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ۲۔ ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخدولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام ۳۔ رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جاننے، خدا کو سب سے یکساں راضی ماننے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد ۴۔ اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ۵۔ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی ۶۔ نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال ۷۔ کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار ۸۔

ع: یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

شفاء شریف میں ہے:-

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک

ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

(الشفاء شریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصل فی بیان ماہو من المقالات مکتبہ شریکۃ صحافیہ فی البلاد والہامیہ ۲/۲۵)

شفاء شریف نیز فتاویٰ بزازیہ و درر وغر و فتاویٰ خیریہ و در مختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے:-

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

(در مختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۳۵۶)

۱۔ اللہ کی قسم۔ ۲۔ اطلاع پا کر۔ ۳۔ اسلام کا انحصار۔ ۴۔ سرگزشت۔ ۵۔ یعنی طریقہ۔ ۶۔ صرف کلمہ گوئی۔

۷۔ پیشاب سے زیادہ گندے اقوال۔ ۸۔ جہنم کے ہتھار۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ در مختار و عالمگیری و غرر و ملتقى البحر و مجمع الانهر وغیرہا میں ہے:-

صاحب الهوى ان كان يكفر فهو بمنزلة المرتد

بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔

(در مختار فصل فی وصایا الذی وغیرہ مطبع مجتہبی دہلی، ۲/۳۳۳)

فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجنڈی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے:-

هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۴)

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر^۱ ہیں۔

في الدر المختار عن غنية ذوى الاحكام ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل

والنكاح واولاده اولاد زنا (در مختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۹)

در مختار میں غنیۃ ذوی الاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی اولاد ولد الزنا ہے۔

اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین^۲ کو ساقط^۳ نہیں کرتا۔

في التنوير وارث كسب اسلامه وارثه المسلم بعد قضاء دين اسلامه

و كسب رده في بعد قضاء دين رده (در مختار باب المرتد مطبع مجتہبی دہلی ۱/۳۵۹)

تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے

اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔

^۱ تفصیل سے لکھے ہوئے۔ ^۲ قرض۔ ^۳ ختم۔

اور معجل ۱۔ تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل ۲، وہ ہنوز ۳۔ اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مر جائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ فی رد المحتار لانه باللحاق صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت، الا انه لا يستقر لحاقه الا بالقضاء لاحتمال العود، واذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة به کما ذکر نہر (رد المحتار باب المرتد اراحياء التراث العربی بیروت ۳/۳۰۰)

رد مختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دارالحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دین لوگوں کو حلال ہے، رد المختار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہو گیا اور حربی اسلام کے احکام میں مردوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، توجہ اس کی موت ثابت ہو گئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہو جائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔

اولاد صغار ۴۔ ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،

حذرا علی دینہم الا ترى انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان كانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیة فما ظنك بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الكتابیة فان الولد یبقى عندها الى ان یعقل الادیان کما سیاتی خوفا علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ فکذا الفاجرة الخ (رد المحتار باب الحصانة و اراحياء التراث العربی بیروت ۲/۶۳۳)

نابالغ بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہو گا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، رد المختار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہو گا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ۔

۱۔ فوراً دیا جانے والا۔ ۲۔ وقت مقررہ والا۔ ۳۔ وہ اب بھی دے اپنے وقت پر۔ ۴۔ نابالغ اولاد۔

وانت تعلم الولد لا يحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلك عمر العقل قطعاً فيحرم الدفع اليه ويجب النزع منه وانما احوجنا الى هذا لان الملك ليس بيد الاسلام والا (ع) فالسلطان اين يبقى المرتد حتى يبحث عن حضانتہ الا ترى الى قولهم لا حضانة لمرتدة لانها تضرب وتحبس كالיום فاني تتفرغ للحضانة فاذا كان هذا في المحبوس فما ظنك بالمقتول ولكن انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتد کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

(ع) فان سلطان الاسلام مأمور بقتله لا يجوز له ابقاؤه بعد ثلاثة ايام منه

(کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔)

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے،

في الدر المختار يبطل منه اتفاقا ما يعتمد الملة وهي خمس النكاح والذبيحة والصيد والشهادة والارث ويتوقف منه اتفاقا ما يعتمد المساواة وهو المفاوضة، او ولاية متعديّة وهو التصرف على ولده الصغیر، ان اسلم نفذ وان هلك او لحق بدار الحرب وحکم بلحاظه بطل اہ مختصراً،

در مختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے، اہ مختصراً، (در مختار، باب المرتد، مطبع مجتہدانی دہلی ۱/۳۵۹)

نسأل الله الثبات على الايمان وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله
العلی العظیم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين، آمين والله تعالى اعلم
ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے،
لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم، وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه
اجمعين، آمين والله تعالى اعلم

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

محمد وصی احمد

محمدی سنی حنفی قادری

بمحمد بن المصطفیٰ النبی الامی

ناصر دین

رسالہ

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

۱۲۲۳ھ

(قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)

الحمد لله وكفى، سمع الله لمن دعا، ليس وراء الله منتهى، ان ربي لطيف لما يشاء، صلوات على الاعلى، وتسليماته المنزهة عن الانتهاء، وبركاته التي تمنى وتنمى، على خاتم النبيين جميعا، فمن تنبأ بعده تامنا او ناقصا فقد كفر وغوى، الله اكبر على من عاث وعتا، ومرد وعصى، وفي هوة هواه هوى، اللهم اجرنا من ان نذل ونخزى، او نزل ونشقى، ربنا وانصرنا بنصرك على من طغى وبغى، وضل عن سبيل الاهتداء، صل على المولى وآله وصحبه ابدا ابدا، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له احدا صمدا، وان محمدا عبده ورسوله بالحق ودين الهدى، صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه دائما سرمدًا۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور سنا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کو منتہی! نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے لطف فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں، تسلیمات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ کے بعد تام ۲ یا ناقص ۳ نبوت کا مدعی ہو تو وہ کافر ہو اور گمراہ، اللہ تعالیٰ ہر سرکش، باغی، کھلے نافرمان اور لہنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب و بلند ہے، اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی، پھسلنے اور بد بختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری لہنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف۔ اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر دائمی۔

اللہ اکبر علی من عتا وتکبر (اللہ تعالیٰ ہر سرکش اور متکبر پر غالب و بلند ہے۔ ت)

۱۔ کامل۔ ۲۔ مکمل۔ ۳۔ نامکمل۔

مَدَنی ایں مثنوی تا خیر شد مُہلتے بایست تا خوں شیر شد
اس مثنوی کو ایک مدت تاخیر ہوئی، خون کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہئے۔

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ و نعم الوکیل، رسالہ ماہواری رَؤیِ قادیانی کی ابتداء حکمتِ الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے، مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط، سلام، کلام یک لخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ

العذاب الادی دون العذاب الاکبر (۲۱/۳۲)

بڑے عذاب سے قبل دنیاوی چھوٹا عذاب چکھا۔

مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی میں کوئی گئی ۲ نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغر حکومت ایسی لغویات ۳ کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سلطان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنکہ:

دست بگیر دسر شمشیر تیز
تیز تلوار کا سراہا تھ میں پکڑا۔

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی ملائوں کو بلا لیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ ۴ بد زبانی و اکاذیب بہتانی ۵ و کلماتِ شیطانی کا اٹھانہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالباحت عن حقیقہ بظلفہ (اس کی طرح جو اپنی موت اپنے کفر سے کرید کر نکالے۔) سے کم نہ تھی۔

ست باز و بجهل میفگند پنجه با مرد آہنیں چنگال
ہر فاقہم ۶ و جاہل کو چھیڑا، آہنی پنچے والے مرد سے پنچہ آزمائی کی۔

مگر ازاںجا کہ

عسی ان تکرہوا شیئا و هو خیر لکم (۲۱۶/۲)

قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی۔

۱ دوستی۔ ۲ اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی۔ ۳ فضولیات۔ ۴ کسر۔ ۵ بڑے بڑے بہتان۔ ۶ عقلمند۔

یہ ایک غیبی تحریک خیر ہو گئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنابی ۱۔ فرمادی، اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کیلئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال اذعائے ۲۔ رسالت و نبوت و فضیلت ۳۔ من الانبیاء وغیرہ کفر و ضلال ۴۔ کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دکھا دیا کہ تمہاری آج کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ و رسول و انبیائے سابقین و ائمہ دین سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، ”ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری“ نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ، شرائطِ مناظرہ، طریقِ مناظرہ، مبادیِ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سلک منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دہشام ۵۔ ہائے قادیانی بر حضرت ربانی و رسولانِ رحمانی و محبوبانِ یزدانی، سلسلہ کفریات و ضلالتِ قادیانی، سلسلہ تناقضات و تہافتاتِ قادیانی، سلسلہ دجالی و تلبیساتِ قادیانی، سلسلہ جہالات و بطلاتِ قادیانی، سلسلہ تاصیلات، سلسلہ سوالات اور واقعی و وقتی ضرورات مختلف مضامین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل الٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین پات کے حامل، لہذا ہر رسالے کے جداگانہ رو سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن واولیٰ۔

اب بعونہ تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین میں حسبِ حاجت اندراج گزین مناسب، کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلک پائے جو نیا کلام اس سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا شمار خدا جانے اوّل تا آخر ایک سلسلہ میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت ”ت“ لکھ کر مجداً معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہ تعالیٰ یقینی امید مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر تعصب چھوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزاء سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ امید ہدایت ہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ انہ ہو القریب المجیب

ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین وآلہ وصحبہ اجمعین

(اس میں قادیانی کو دعوتِ مناظرہ اور اس کے بعض سخت ہولناک اقوال کا تذکرہ ہے)

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دین حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نصرت بخشے، آمین!

روہیل کھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء فقیر غفرلہ میں تصور حسین نیچے بند کے نام سے ایک مضمون بعنوان ”اطلاع ضروری“ نظر سے گزرا جس میں اولاً علمائے اہلسنت نصرہم اللہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افتراء پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ ۲ توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں عمائدِ شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرا دیں کہ حق جس طرف ہو ظاہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچے بند صاحب جیسے بے علم فاضل، کیا کلام و خطاب کے قابل، بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہر اڈل، اس کی پچھاڑی معلوم از اڈل، مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم، لہذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایت نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) ان گالیوں کا جواب متین جو علمائے اہلسنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟ حاشا اللہ ہر گز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو ۳! تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء وائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے، استغفر اللہ! علماء وائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خمیٹ ناپاک گالی ہے جو اس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھار کھی ہے، یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

۱۔ دین کے دشمنوں۔ ۲۔ نکتہ۔ ۳۔ ٹوٹے منہ والو۔

(دوسرے عدد) میں بعونہ تعالیٰ ۱۔ قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دور ہے اس میں قادیانی کی طرح فریقِ مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ ڈھیلی کی اور اس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بحولہ تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو کمالِ تہذیب و متانت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرہ حسنہ کے بادی بھی ہیں۔

ایک مدعی وحی ۲۔ کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وار سہارنے کے لئے ملا لے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہیے اس سخت وقت کے لئے جب واحدِ قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال بیچ بعونہ کھل جائے گا۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقوله الحق ان جندنا لهم الغلبون

ولن يجعل اللہ للكفرین علی المؤمنین سبیلاً والحمد للہ رب العلمین

اور یہ اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمانِ برحق ہے کہ ہمارا تیار کردہ لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کافروں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین۔

یہ دوسرا عدد بحولہ تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

اور مجھے صرف اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔

۱۔ اللہ کی مدد سے۔ ۲۔ وحی کا دعویٰ کرنے والا۔

عبدالاول

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتیٰ کے خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی اچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ تمہیں کفر و کافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ شیل عیسیٰ بلکہ نزول عیسیٰ یا دوسرے لفظوں میں عیسیٰ کا اتار بنا ہے، عیسیٰ کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیح صادق کی جمیع اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شائع ذمہ ۱۔ سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ ان کے معجزات، ان کے کمالات سے یک لخت ۲۔ انکار اور اپنی تمام شیع خصلتوں ۳۔، ذمیم حالتوں ۴۔ کی ان پر بوچھاڑ کرے جب تو اتار بننا ٹھیک اترے۔ میں یہاں اس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اس کی خروار سے مشت نمونہ ۵۔ پیش نظر ہو۔

۱۔ گندے گناہوں۔ ۲۔ اک دم۔ ۳۔ گندی خصلتوں۔ ۴۔ گناہ کی حالتوں۔ ۵۔ ایک مٹھی۔

فصل اول

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور ان کی ماں علیہا الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تازیانہ: ۱

۱۔ اعجاز احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: ”یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی ۱۔ اعتراض رکھتے ہیں کہ:

ت: ۲

ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے۔

ت: ۳

اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت ۲۔ پر کئی دلائل قائم ہیں۔
یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔“

ت: ۴، ۵

۲۔ ایضاً ص ۲۴: ”کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔“
(یہ خود ان کا اپنا عقیدہ ہے بظاہر انجیل کے سر تھوپا ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے۔ اس کا بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے)

ت: ۶

۳۔ ایضاً ص ۲۴: ”ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پر ہیں۔“ یہ بھی صراحۃً نبوتِ عیسیٰ سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے: ”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔“

ت: ۷

نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوسوس ص ۷ پر کہتا ہے: ”کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“

ت: ۸

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۲ پر کہا: ”کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نامِ ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔“

۱۔ بڑے۔ ۲۔ نبوت کے باطل ہونے پر۔

ت: ۹

اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۶: ”اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیٹنگ کوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔“ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ الا لعنة الله على الظالمين

ت: ۱۲ تا ۱۰

۴۔ دافع البلاء ٹائٹل پیج ص ۳: ”ہم مسیح کو بیشک راستباز ۱ آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی ۲ نہ تھا۔“

رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستباز آدمی تھا جو ان کی خاک پا کے ادنیٰ غلاموں کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسیٰ کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، اور اب قادیانی ہے کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ ”حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان۔“

ت: ۱۳

۵۔ پھر یہاں تک تو عیسیٰ کا ایک راستباز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بیشک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا ”یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی ۳ کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستباز اپنی راستبازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں۔“ اے سبجن اللہ!

ایمان یقین شعار باید حسن ظن تو چکار آید

پختہ ایمان انسان کا شعار ہونا چاہئے صرف اچھا گمان تیرے کیا کام آئے گا۔

۱۔ سچ بولنے والا۔ ۲۔ نجات دلانے والا۔ ۳۔ اچھے گمان۔

۶۔ پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص وہ تمام ہو گئی، اسی کے ص ۴ پر کہا ”عیسیٰ کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے“۔

۷۔ عیسیٰ کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انوع بد اطواری ۱ کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص ۴۔ مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحییٰ) شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا گیا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصبے اس نام کے رکھنے سے مانع ۲ تھے۔

۸۔ اسی ملعون ۳ قصبے کو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں یوں لکھا: ”آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جڑی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے“۔

اسی رسالہ ص ۴ سے ص ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان (۹) اسرائیلی، شریر (۱۰)، مکار (۱۱)، بد عقل (۱۲)، زنا نے خیال والا (۱۳)، فحش گو (۱۴)، بد زبان (۱۵)، کٹھیل (۱۶)، جھوٹا (۱۷)، چور (۱۸)، علمی (۱۹)، عملی (۲۰)، قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا (۲۱)، گندی گالیاں دینے والا (۲۲)، بد قسمت (۲۳)، زرافرہی (۲۴)، پیرو شیطان (۲۵) وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے۔

ت: ۳۷

۲۶۔ صاف لکھ دیا ص ۶ ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔“

ت: ۳۸

۲۷۔ ”اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سواکرو فریب ۱ کے کچھ نہ تھا۔“

ت: ۴۰، ۳۹

۲۸۔ انتہاء یہ کہ ص ۷ پر لکھا: آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں ۲ تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حلم کہ رسول اللہ کو بحیلہ (ع) و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو نیچے بند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر تو تانی دادی تک کی دے چکا۔ الا لعنة الله على الظالمین ع: خبیث حیلہ مناظرہ کا ہے اس کا رد عنقریب آتا ہے۔

ت: ۴۱ تا ۴۴

۲۹۔ وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کیلئے۔ قادیانی نے اس کیلئے دادیاں بھی گنا دیں، اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت: ۴۵

کشتی ساختہ ص ۱۶ پر لکھا: ”مسح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ مسح کی دونوں ہمشیروں ۳ کو بھی مقدمہ سمجھتا ہوں“، اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا ”یسوع مسح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

۱۔ مکاری و دھوکہ دہی۔ ۲۔ پیشہ ور عورتیں۔ ۳۔ بہنوں۔

ت: ۴۶

دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا اور جو ایک پادری کی بے معنی زٹل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت: ۴۷

۳۰۔ نیز اسی دافع البلاء کے ص ۱۵ پر لکھا ”خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا۔“ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت: ۴۸

۳۱۔ اربعین نمبر ۲ ص ۱۳ پر لکھا ”کامل مہدی ۱۔ نہ مولیٰ تھا نہ عیسیٰ۔ ان مرسلین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، جناب قادیانی۔“ دیکھو اسی کا ص ۱۲ و ۱۳۔

ت: ۴۹، ۵۰

۳۲۔ مواہب الرحمن پر صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا

لو قدر الله رجوع عيسى الذي هو من اليهود لرجع العزة الى تلك اليوم

اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسیٰ کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔

ت: ۵۱

ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیا مرزا کہ پارسیوں کی اولاد ہے مجوسی ہے۔

۱۔ ہدایت دینے والے۔

قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کر دی

ت: ۵۲

۳۳۔ حد یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر ۱۔ کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ ص ۱۸ پر کہتا ہے ”جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں“ دیکھو کیسا صاف بتا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینک ہوتے ہیں۔ الا لعنة الله على الكافرين۔ قصد تھا کہ فصل اوّل یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ”ازالہ الادہام“ ملی، اس کی برہنہ گونیاں ۲۔ بہت بے لاگ اور قابل تماشا ہیں۔

۱۔ کافر قرار دے دیا۔ ۲۔ نگلی باتیں۔

۳۳۔ یہ جو ٹیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلانا اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے ص ۳ ”احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاء روحانی کیلئے یہ عاجز آیا ہے۔“ دیکھو وہ ظاہر باہر قاہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جا بجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیۃ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے ص ۴۔ ”ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء ۱ یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔“

دیکھو ”کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا“ کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص ۵۴ ”زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔“

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و رسول و نبی ہونے کا اذعا، مسلمان تو کذب قرآن ۲ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے الا لعنة الله على الكافرين (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے) اور اس کذاب ۳ کا کہنا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ

انی قد جئتکم بأیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ و ابری الاکھم والابرص و احی المواتی باذن اللہ و انبثکم بما تاکلون و ما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین (۴۹/۳)

پیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو، پیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۱۔ جھوٹ۔ ۲۔ قرآن جھٹلانے والے۔ ۳۔ جھوٹے۔

پھر مکرر فرمایا:

وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا (۵۰/۳)

میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا، کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب ^۱ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

ت: ۵۸، ۵۹

۳۵۔ اسی بکر فکر قادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۶۱ سے آخر ۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخریاں کیں جن کی حد و نہایت نہیں، صاف لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت: ۶۰: ۳۶۔ بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت: ۶۱، ۶۲: ۳۷۔ وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنائی آگئی تھیں۔

ت: ۶۳: ۳۸۔ عیسیٰ کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

۳۹۔ وہ جھوٹی جھلک تھی۔

۴۰۔ سب کھیل تھا، لہو و لعب تھا۔

ت: ۶۴: ۴۱۔ سامری جادوگر کے گنوسالے ^۲ کے مانند تھا۔

ت: ۶۵: ۴۲۔ بہت مکروہ و قابل نفرت کام تھے۔

ت: ۶۶: ۴۳۔ اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت: ۶۷: ۴۴۔ عیسیٰ روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکمٹا تھا۔

^۱ جھٹلائے۔ ^۲ مچھڑے۔

وہ ناپاک عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں ص ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں، ایک محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر، دوسرے عقلی جو خارقِ عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح مجرد من قواریر (۴۴/۲۷) (شیشے جڑا مٹھن ہے۔ ت)

بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل ۱ کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا پیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ (عہ ۱) یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا (عہ ۲) سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر متاع ۲ ایسی چیزیاں بنالیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں۔ دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چیزیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں (عہ ۳) ماسوا اس کے یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجازِ عملِ الترب یعنی مسریمزنی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسریمزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھادے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے (عہ ۴) سلبِ امراض ۳ عملِ الترب (مسریمزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلبِ امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ۴ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی،

عہ ۱۔ اس کا باپ، دیکھئے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔

عہ ۲۔ اس کا دادا، دیکھئے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔

عہ ۳۔ یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسریمزم تھا۔

عہ ۴۔ یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھے اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر مسخرگی کرتا ہے۔

۱۔ ٹٹن۔ ۲۔ بنانے والے۔ ۳۔ امراض کو مٹانے والے۔ ۴۔ برص والے۔

کالمین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الہی اس عمل (مسیزیم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسیزیم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسیزیم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان ۱ میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے، مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم ۲ مفلوج ۳ مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن (۴) ہے کہ مسیح ایسے کام کیلئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

۴-۱۔ یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا، اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اسپہ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک چھڑے میں ڈال دی بولنے لگا۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغفلت گالیاں دیں، کون سی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا، ابرائے اکمہ و ابرص کو مسمریزم پر ڈھالا اور معجزہ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھئی کی کل یا مسمریزم یا کرمانی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا پچھڑا بتا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ^۱ جبریل کی خاکِ سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی،

قال الله تعالى: قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة

من اثر الرسول فنبذتها و كذلك سؤلت لي نفسي (۹۶/۲۰)

سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انہیں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاکِ قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفسِ ہمارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا۔

مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی، مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرہ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کافر جادوگر سے بہت کم رہا، اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا، اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار، قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے

۵ چوں وضوئے محکم بی بی تمیزہ

(جیسے تمیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ ت)

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو اتنے بڑے دعوے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذبِ قرآن^۲ و دشمنِ انبیاء و عددِ الرحمن^۳ کو امامِ وقت مسیح و مہدی مان رہے ہیں۔

۶ گر مسیح ایں ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی مسیحیت ہے ایسی مسیحیت پر لعنت۔ ت)

^۱ گھوڑے۔ ^۲ قرآن کو جھٹلانا۔ ^۳ رحمن کا دشمن۔

اور ان سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شد بد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کہے میں جناب (ع) مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر جانتا ہوں، ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافروہ ہو گا جو انبیاء اللہ کی تعظیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٌ (۳۵/۴۰)

اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

ع: ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالف ضروریات دین کو کافرنہ جانے خود کافر ہے۔

مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابُهُ فَقَدْ كَفَرَ

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے۔

(در مختار باب المرتد، مطبع مجتہائی دہلی، ۱/۳۵۶)

جب تکذیب قرآن ۱۔ و سب و شتم ۲۔ انبیاء کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانے آریہ و ہنود و نصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار ٹھہرائے جائیں، یا شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزات مسیح کی طرح قرآن کے بے اصل کہ فلانا مسلم فلانا کافر، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

تنبیہ :- ان عبارات ازالہ سے بحمد اللہ تعالیٰ اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہو گیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

اولاً:- ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجاز احمدی و دافع البلاء و کشتی نوح و اربعین و مواہب الرحمن وغیرہ میں ابلی و گہلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے، دلہن کا منہ کالا، مشاطہ ۳۔ کب تک ہاتھ دے رہے گی۔

ثانیاً:- کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً:- مرزا کو اذعان ۴۔ ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے باہر ہو، نہیں آسکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ

لَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ (۱۰۸/۶)

کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے

دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کریں گے۔

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

۱۔ قرآن کو جھٹلانا۔ ۲۔ راہجلا کہنا۔ ۳۔ دلہن تیار کرنے والی۔ ۴۔ دعویٰ۔

رابعاً:- مرزا کو اذاعا ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص ۳۸۳ پر لکھتا ہے:

من آیات صدقی انه تعالى وفقني باتباع رسوله واقتداء نبیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فما رأیت اثراً من آثار النبی الا قفوته

میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی

میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا۔ ت

بتائے تو کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامساً:- مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر فکر کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام آتھم سے کم ہے حتیٰ کہ چور اور ولد الزنا ۱ کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی، ضمیمہ انجام ص ۶، نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لا کر بے پر کی اڑاتے اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادت زنا وہ اس نے اس بائبل محرف ۲ کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزام پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحتہ اس کی مکذّب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۳۰۸ آیت ہے ”فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون“ یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت مشکف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل۔ تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزام نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ یونہی کھولتا ہے۔

والحمد لله رب العلمین

رسالہ

الجُراز الدّیانی علی المرتدّ القادیانی

۱۳۴۰ھ

(قادیانی مرتد پر خدائی نجر)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ (۷۹) :- از پبلی بحیث مسؤلہ شاہ میر خاں قادری رضوی، ۳ / محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلہم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت ۱۔ ارسال خدمت ہے امید کہ بواہبی جواب سے شرف بخشا جائے۔
(۱) آیت کریمہ:

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئا وهم یخلقون اموات

غیر احياء وما یشعرون ایان یبعثون (۲۱،۲۰/۱۶)

اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں،

مردے ہیں زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ ت

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

۱۔ شدید ضرورت۔

(۲) صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رقم فرماتے ہیں۔ (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸)

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ إِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدَ

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ:

عَزَا سَمْعًا تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (۵۹/۴)

پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ ت

آیات الہیہ، احادیث نبویہ ثبوت ممت عیسیٰ علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ ساکن پبلی بھیت

۳ / محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

الجواب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

(۱) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے

کہ انکار کریں ضروریات دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صہابہ درجہ سے منکر ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا وعلیہ

صلوات اللہ و تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار

کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفات مسیح

ان مرتدین کو مفید، فرض کر دم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے ان کا نزول کیونکر ممکن ہو گیا؟

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے

زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يَصَلُّونَ

انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔

(مسند ابوالعلیٰ مروی از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۳۴۱۲، موسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۳۷۹)

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بدین یہی مانے کہ ان کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا؟

وَعْدَهُ وَحَرَامٍ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (۹۵/۲۱)

اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ (ت)

ایک شہر کیلئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَأَمَّا تَهُ اللَّهُ مِائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ (۲۵۹/۲)

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا۔ (ت)

چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ اذْعُهُنَّ يَاتِيَنَّكَ سَعْيًا (۲۶۰/۲)

پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ (ت)

ہاں مشرکین ملائمہ منکرین بحث اسے محال جانتے ہیں اور دوبارہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اس قادر مطلق عز جلالہ کو معاذ اللہ صراحتاً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے: خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ (دافع البلاء مطبوعہ ربوہ ص ۳۴)

مشرک و قادیانی دونوں کے رذیل اللہ عزوجل فرماتا ہے:

أَفَعَمِينَا بِأَلْحَقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ (۱۵/۵۰)

تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں۔ (ت)

جب صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیر قدرت و جائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفاءِ اجل کیلئے ہے، اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے امات ہو تو مانعِ اعادت نہیں بلکہ استیفاءِ اجل کیلئے ضرور اور ہزاروں کیلئے ثابت ہے،

قال الله تعالى: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ (۲/۲۴۳)

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے،

تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ (ت)

نقادہ نے کہا:-

أَمَاتَهُمُ عُقُوبَةٌ ثُمَّ بُعِثُوا لِيَتَوَفَّوْا مُدَّةَ أَجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ أَجَالُهُمْ مَا بُعِثُوا (معناً)

اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کر دیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں،

اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہو جاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے۔ (ت)

(جامع البیان) (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قوله تعالیٰ الم ترالی الذین الآیۃ المطبوعۃ المینہ مصر ۲/۳۴۷

(۴) اس وقت حیات و وفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ، عیسیٰ رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابن مریم کیونکر ہو سکا؟ قادیانی اس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا ٹیل پیدا ہو گا، اسے نزول عیسیٰ فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:

يَتَّبِعْ خَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (۴/۱۱۵)

مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور

اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے شیل مسیح مراد لینا تحریف نصوص ۱ ہے کہ عادت یہود ۲ ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں۔

يَحْرِقُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ (۱۳/۵)

اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ (ت)

ایسی تاویل گھڑنی نصوص شریعت سے استہزاء ۳ اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شی خود مراد نہیں اس کا شیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ ملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(۶) بفرض باطل ہنرم بر علم پھر اس سے قادیان کا مرتد ۴، رسول اللہ کا شیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں ۵، اس کی فضیلتیں ۶، اس کی خباثتیں ۷، اس کی ناپائیاں، اس کی پیاکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا شیل مان لے گا؟ اس کے خروار ہزار ہا کفریات سے مشتے نمونہ ۸، رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب وقہر الدیان علی مرتد بقادیان ونور الفرقان وباب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلہ ۹ کے نام مسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

۱۔ قرآن پاک کی آیت کو بدلنا۔ ۲۔ یہودیوں کی عادت۔ ۳۔ مذاق۔ ۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ ۵۔ بے شرمیاں۔

۶۔ رسوائیاں۔ ۷۔ گندگیاں۔ ۸۔ بے وقوف کے ہزار ہا کفریات سے کچھ نمونے۔ ۹۔ جھوٹا مدعی نبوت مسیلہ کذاب مراد یہاں مرزا قادیانی ہے۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کیلئے:

قَالَتْ اَنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ
هُوَ عَلَيَّ هَيْنَ وَلِنَجْعَلَ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا (۲۱/۱۹)

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اسلئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔ (ت) انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا:-

فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا الْآيَةُ (۲۳/۱۹)

تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے۔

على قراءة من تحتها بالفتح فيهما وتفسيره بالمسيح عليه الصلوة والسلام (معناً)

اس قرأت پر جس میں مَنْ کی میم مفتوح اور تَحْتَهَا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

(جامع البیان) (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قوله تعالى فناداها من تحتها الخ مطبعہ مینہ مصر ۱۶/۳۵

انہوں نے گہوارے ۱ میں لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

يَكْلُمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا (۳۶/۳)

لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور بچی عمر میں۔ (ت)

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،

قال اني عبد الله اثنى الكتب وجعلني نبيا (۳۰/۱۹)

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔

وجعلنی مبرکاً اینما كنت (۳۱/۱۹)

اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ (ت)

برخلاف کفر طاعنیہ ۱۔ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

انہیں اپنے غیہوں پر مسلط کیا،

علم الغیب فلا یظهر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول (۲۷،۲۶/۷۲)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا۔

وانبئکم بما تاكلون وما تدخرون فی بیوتکم (۴۹/۳)

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)

انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا ناخ ۲ کیا،

ومصدقالما بین یدی من التورۃ ولاحل لکم بعض الذی حُرّم علیکم (۵۰/۳)

اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

وتبرئ الا کمه والابرص باذنی (۱۱۰/۵)

اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے،

واذ تخرج الموتی باذنی وأحی الموتی باذن اللہ (۴۹/۳)

اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ اور میں مردے چلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (ت)

۱۔ باغی۔ ۲۔ منسوخ کرنے والا۔

ان پر اپنے وصفِ خالقیت ۱ کا پر تو ۲ ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا،

واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيراً باذني (۱۱۰/۵)

اور جب تو مٹی سے پرند کی سی صورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔ (ت)
ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر شیل مسج ہو گیا؟

آخر کی چار یعنی مادر زاد ۳ اندھے اور ابرص ۴ کو شفاء دینا، مردے ۵ جلانا ۶، مٹی کی صورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو شیل مسج جتا ہے ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الہی برکات سے پورا محروم، لہذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ

لو نشاء لقلنا مثل هذا (۳۱/۸)

اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے۔

ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے، الا لعنة الله على الكافرين۔

۱۔ پیدا کرنے والی صفت۔ ۲۔ سایہ۔ ۳۔ پیدا کنی۔ ۴۔ برص والے۔ ۵۔ زندہ کرنا۔

قادیانی حَذَّ لَهُ اللہ کے ازالہ ادہام ص ۵، ۴، ۳ و نوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر کے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول:

ملعون ازالہ ص ۳: احیاء جسمانی ۱۔ کچھ چیز نہیں۔

ملعون ازالہ ص ۴: کیا تالاب کا قصبہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ملعون ازالہ ص ۱۵۱: (ع) شعبہ بازی اور دراصل بے سود ۲، عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے، بعض چیزیاں کل کے ذریعہ سے پرواز کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں، یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزی بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں، سلب امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے، یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت بڑا خاصہ ہے جو اپنے تئیں ۳ اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور ٹکھا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی پیاریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے، مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات اس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

ع: ازالہ ادہام، مطبع ریاض الہند ص ۱۲۱-۱۱۳

مسلمانو! دیکھا، ان ملعون کلمات میں وہ کونسی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیات قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس ۳۳ کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد شیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات و آیات ینات ۴، اور یہ مردود و مطرود و مردود و موردِ آفات، اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبہ باز بھانمتی مسمریزی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکلے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، الا لعنة الله على الظلمين خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت۔ (ت)

۱۔ جسم زندہ کرنا۔ ۲۔ بے فائدہ۔ ۳۔ اپنے آپ کو۔ ۴۔ کھلی نشانیاں۔

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص ۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملایا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوایا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حضور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ (دافع البلاء مطبع ضیاء الاسلام، قادیان ص ۶-۵)

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷: آپ (یعنی عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۷: آپ کے ہاتھ میں سوا مکرو فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کبھی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک بحیلہ باطلہ مناظرہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بد عقل، زنا نے خیال والا، فحش گو، بد زبان، کنٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بد قسمت، نرافرمی، پیروشیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کر دیا۔ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض تیس سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کر لے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بد چلن، بد معاش، فریبی، مکار، زنا نے خیال والا، کنٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کبیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور شیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم و مزعوم ۱۔ ہے، الا لعنة الله على الظالمین۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث ۲، بحث، کیسی تضییع ۳ وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنانا ہے!

۱۔ گمان۔ ۲۔ فضول۔ ۳۔ وقت کا زیاں۔

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل و پادروا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیاتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے، ایسی مہمل ۱۔ عیاریوں کیادیوں ۲۔ کا بہتر جواب بھی تھا کہ ہشت۔ پہلے قادیانی کے کفر اٹھا دیا اسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنی المذہب سے جواب شبہات گزارش کرتے ہیں، وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْق۔

پہلا شبہ :-

کریمہ والذین یدعون من دون اللہ الایۃ

اقول اولاً:- یہ شبہ مرتدانِ حال ۳۔ نے کافرانِ ماضی ۴۔ سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ:

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لها واردون (۹۸/۲۱)

نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔

مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر ربّ عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔

ان الذین سبقتم لہم منا الحسنیٰ اولئک عنہا مبعدون لا یسمعون حسیسہا (۱۰۲، ۱۰۱/۲۱)

بیشک وہ جن کیلئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھٹک تک نہ سنیں گے۔

قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔ ابوداؤد کتاب النسخ والمسنوخ میں اور فریابی عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم طبرانی وابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

لما نزلت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لها واردون فقال المشرکون المثلثۃ

وعیسیٰ وعزیر یعبدون من دون اللہ فنزلت ان الذین سبقتم لہم منا الحسنیٰ اولئک عنہا مبعدون

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ (الآیۃ) تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو بھی

اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقتم لہم منا الحسنیٰ (الآیۃ) بیشک وہ جن کیلئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ (المستدرک کتاب التفسیر تفسیر سورہ انبیاء دار الفکر بیروت ۳۸۵/۲)

۱۔ بے معنی۔ ۲۔ مکاریوں۔ ۳۔ اس دور کے مرتد۔ ۴۔ پرانے کافروں۔

ثانی:-

”يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ“ یقیناً مشرکین ہیں اور قرآن عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرک ل سے باطل، ان کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا، ان کا مردار،

قال الله تعالى: لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشرکین منفکین حتی تاتيهم البينة کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔ (ت) (۱/۹۸)

وقال الله تعالى: ان الذين كفروا من اهل الكتاب والمشرکین

في نار جهنم خلدين فيها اولئك هم شر المرية (۶/۹۸)

پیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ (ت)

وقال الله تعالى: ما يود الذين كفروا من اهل الكتاب ولا المشرکین

ان ينزل عليكم من خير من ربكم (۱۰۵/۲)

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ (ت)

وقال الله تعالى: لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود والذين

اشركوا ولتجدن اقربهم مودة للذين آمنوا الذين قالوا انا نصارى (۸۲/۵)

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں

سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ (ت)

وقال الله تعالى: اليوم احل لكم الطيبات وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم

حل لهم والمحصنت من المؤمنات والمحصنت من الذين اوتوا الكتاب من قبلکم (۵/۵)

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا

ان کیلئے حلال ہے اور پار ساعورتیں مسلمان اور پار ساعورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ (ت)

ولا تنكحوا المشرکة حتى يؤمن (۲۲۱/۲)

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔ (ت)

جب قرآن عظیم ”يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ“ میں نصاریٰ کو داخل نہیں فرماتا اس ”الَّذِينَ“ میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیونکر داخل ہو سکیں گے؟

ل شرک کرنے والی۔

ثالثاً:- سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قراء سبعہ کی قرأت ”تَدْعُونَ“ بہ تائے خطاب، توبت پرست ہی مراد ہیں اور ”الَّذِينَ يَدْعُونَ أَصْنَامًا“ جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بت ہیں۔

رابعاً:- خود آیہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عموماً اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَيْرِ اَحْيَاءِ (۲۱/۱۶) (مردے ہیں زندہ نہیں۔) اموات سے مقابہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا ”غَيْرِ اَحْيَاءِ“ یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نہ جماد ہیں یہ بتوں ہی پر صادق ہے،

تفسیر ارشاد العقل السليم میں ہے:

حيث كان بعض الاموات مما يعتريه الحياة سابقا اولاً حقا كاجساد الحيوان والنطف التي ينشئها الله تعالى حيوانا احترز عن ذلك ففيل غير احياء اي لا يعترىها الخيوة اصلا فهي اموات على الاطلاق (ارشاد العقل السليم) (تفسير ابن السعد) آية ۲۱/۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۶/۵

بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالیٰ مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احياء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔

خامساً۔ رب عزوجل فرماتا ہے:

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم

يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله (۱۶۱/۳)

خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔

اور فرماتا ہے:

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون (۱۵۶/۲)

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کہے سمجھے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ ”أَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ“ (زندہ ہیں مردے نہیں) ہیں نہ کہ عیاذ باللہ ”اموات غَیرِ أَحْيَاءٍ“ (مردے ہیں زندہ نہیں) جس وعدہ الہیہ کی تصدیق کیلئے ان کو عرضِ موت ایک آن کیلئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے۔

کل نفس ذائقة الموت (۳۵/۲۱)

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (ت)

پھر جب یہ ”أَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ“ ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد ”أَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ“ ہیں نہ کہ ”أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ“۔

سادساً۔ آیہ کریمہ میں ”وَهُمْ قَدْ خُلِقُوا“ بصیغہ ماضی نہیں بلکہ ”وَهُمْ يَخْلُقُونَ“ (۲۰/۱۶)

بصیغہ مضارع ہے کہ دلیل تجدّد ۱۔ و استمرار ۲۔ ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

۱۔ نئے نئے۔ ۲۔ برابر، مستقل۔

سابعاً:- آیہ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلب کُلیٰ فرمایا کہ

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً (۲۰/۱۶)

وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔

اور قرآن عظیم نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی،

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّلِيمِ (۱۱۰/۵)

اور جب تو مٹی سے پرند کی صورت بناتا۔

اور ایجاب جزئی نقیض سلب کُلیٰ ۲ ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَمَوَات قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ بر تقدیر ثانی ۳ یقیناً انس و جن و ملک سے کوئی مراد نہیں ہو سکتا کہ ان کیلئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیر اول ۴ قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسیٰ و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کیلئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی، ورنہ ”يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ“ میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔

تفسیر انوار التنزیل میں ہے:

(أَمْوَآت) حالاً او مآلاً غیر احياء بالذات ليتناول كُلاً معبود

مردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو۔

(انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیہ ۲۱/۱۶ مصطفیٰ البابی مصر، ۱/۲۷۰)

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

فالمراد مالا خیوة له سواء كان له خیوة ثم مات کمزیر او سیموت کعیسیٰ والملئکة علیہم السلام

او لیس من شأنه الخیوة کالاصنام (عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی آیہ ۲۱/۱۶، دار صادر بیروت، ۵/۳۲۲)

یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی اور موت عارض ۵ ہوئی

جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسیٰ و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہ ہر پہلو پر مردود ہے، واللہ الحمد۔

۱۔ مکمل انکار۔ ۲۔ جزا کا مانا کل کے انکار کا عکس یعنی الٹ ہے۔ ۳۔ بحث۔ ۴۔ اگر دوسرے قول کو لے لیں۔ ۵۔ لاحق۔

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکره من اتخاذ المسجده علی القبر، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

اقول:-

وَالْمَرْذَايَةِ لَعَنَهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا

میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو۔

اولاً:-

آنبيائہم میں اضافت استغراق ۱۔ کیلئے نہیں کہ موسیٰ سے یحییٰ علیہا الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصاریٰ سب نے مسجد کر لیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکره من اتخاذ المسجده علی القبر، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۷۷)

جس طرح وَقْتْلِهِمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ (۱۵۵/۳) (انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا) میں اضافت و لام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے،

قال الله تعالى: ففريقا كذبتهم وفريقا تقتلون (۸۷/۲)

انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ (ت)

اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کر لینا اذعائے باطل ۲۔ و مردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصاریٰ کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصاریٰ کا ان میں بعض قبور کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدقِ حدیث کیلئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کر کے کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف ایک عیسیٰ نبی تھے ان کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو توفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ

اوالمراء بالا اتخاذ اعم من ان يكون ابتداء او اتباعا فاليهود ابتدعت والنصارى اتبعت،

ولا ريب ان النصارى تعظم قبور كثير من الانبياء الذين تعظمهم اليهود

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتدائاً کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ دار المعرفہ بیروت ۱/۴۴۴)

ثانیاً:- امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دربارہ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔
(صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ۱/۶۲)

اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جہاں تنہا نصاریٰ کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح او الرجل الصالح
بنوا علی قبره مسجداً وصَوَّرُوا فيه تلك الصُّور (صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ۱/۶۲)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا
تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

اور صحیح مسلم حدیث جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود و نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ
سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاوان من كان قبلکم كانوا يتخذون قبور انبیائہم
وصالحیہم مساجداً (صحیح مسلم کتاب المساجد، باب: النبی عن بناء المسجد علی القبور، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۱/۲۰۱)
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء
اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاً ۱۔ ہوتا ہے۔

ثالثاً:- اقول چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبر عیسیٰ ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ۱ ہے، قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال ۲، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروند ۳ ہو گیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سونیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب ۴ کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے،

قال اللہ تعالیٰ: کذبت قوم نوح المرسلین (۱۰۵/۲۶)

نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ (ت)

تو اس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ (۱) چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ (۲) چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان مرزائیوں نے خود دیا اسی سے سیکھ کر اندارج کفر میں اور ترقی معکوس ۵ کر کے اسفل سافلین ۶ پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا، یہ صریح سپید ۷ جھوٹ ہے، نصاریٰ ہر گز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کر لیتا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ

ع۱: کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم والبیہقی وغیرہم عن ابی ذر و ہولاء وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما منہ غفرلہ (م) (مسند احمد بن حنبل، حدیث ابوامامۃ الباطلی، دار الفکر بیروت، ۲۶۶/۵)

جیسا کہ احمد ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز انہوں نے اور ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ منہ غفرلہ۔ (ت)

ع۲: کما فی روایۃ علی ما فی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیہا منہ غفرلہ (م) (شرح عقائد النسفی دار اشاعۃ العربیۃ قدحار، افغانستان، ص ۱۰۱)

جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا منہ

۱ چمپے ہوئے ہیں۔ ۲ جمع ہونا ناممکن ہے۔ ۳ زیت کا گھر۔ ۴ جھٹلانا۔ ۵ الٹی ترقی۔ ۶ جہنم کے سب سے نچلے درجے۔ ۷ سفید۔

دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدھن ملعونان) ۱۔ کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کر لیا جس کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی ۲۔ کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة واعد لهم عذاباً مهيناً (۵۷/۳۳)

پیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں

اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ت)

کی گہرائی میں پڑے الا لعنة الله على الظلمين، کیوں، حدیث سے موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون (والله تعالى اعلم) (۳۳/۶۸)

مار ایسی ہوتی ہے اور پیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

(والله تعالى اعلم) کتبہ العبد المذنب

احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد بن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ لعنتیوں کے منہ میں خاک۔ ۲۔ جھوٹ بولنے۔

مفاتیح الاعلام

یوں تو قادیانیت کے رد پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں علمائے اہلسنت نے ہر دور میں مرزائیوں کا پیچھا کیا اور ان کو چاروں شانے چت کر دیا ان میں سے ہر کتاب بے مثال ہے لیکن کیونکہ ہم اس مصروفیت کے دور میں قارئین کو کم سے کم صفحات میں مرزا قادیانی دجال کے مکرو فریب سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ کے سامنے شیخ اسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار اللہ نور اللہ مرقدہ کی مشہور کتاب ”مفتاح الاعلام“ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

”مفتاح الاعلام“ شیخ الاسلام کی شہرہ آفاق کتاب ”افادة الافہام“ کی فہرست ہے جو کہ مرزا قادیانی کی کتاب ”ازالہ الادہام“ کے رد میں لکھی گئی ہے۔

قارئین اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو ہمت و سعادت دے کہ آپ ”افادة الافہام“ پڑھیں جو کہ تقریباً ساڑھے تین سو صفحات کی دو جلدوں پر مشتمل ہے ردِ قادیانیت میں شیخ الاسلام حافظ انوار اللہ نور اللہ مرقدہ کی یہ کتابیں انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب کو لکھے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر آج بھی یہ کتاب ردِ قادیانیت پر حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔

مفاتیح الاعلام

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا ومصليا ومسلما

اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ”ازالۃ الاہام“ ایک مبسوط کتاب ہے جس کے تقریباً ہزار صفحے ہوں گے اگر اس کا جواب لکھا جائے تو کئی جلدوں میں ہو گا تصحیح اوقات کے خیال سے علماء نے اس کی طرف توجہ نہیں کی لیکن اس عاجز نے ”مالا یدرک کله لا یتزک کله“ پر عمل کر کے اس کے چند ضروری اور قابل توجہ مباحث پر بحث کی ہے جس کی مضامین کی فہرست یہ ہے اور بمناسبت مقام چند فوائد زیادہ کئے گئے ہیں۔

رموز فہرست

”ق“ قرآن شریف کیلئے۔

”ح“ حدیث شریف کیلئے۔

”م“ مرزا صاحب کیلئے۔

”ل“ ازالۃ الاہام مؤلفہ مرزا صاحب کیلئے۔

”ی“ براہین احمدیہ مؤلفہ مرزا صاحب کیلئے۔

”ع“ عصائے موسیٰ مؤلفہ فشی الہی بخش صاحب کیلئے۔

”ک“ الذکر الحکیم مؤلفہ ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم کیلئے۔

”س“ مسیح الدجال مؤلفہ ڈاکٹر مدوح کیلئے۔

”ص“ افادۃ الافہام کے حصہ اول کے صفحہ کیلئے۔

”ف“ افادۃ الافہام کے حصہ دوم کے صفحہ کیلئے۔

واضح ہو کہ منشی الہی بخش صاحب مؤلفہ عصائے موسیٰ وہ شخص ہیں کہ مدتوں مرزا صاحب کی رفاقت کر چکے ہیں اور مرزا صاحب نے ان کی تعریف ”ضرورة الامام“ میں اس طرح کی ہے ”بے شر انسان، نیک بخت، متقی، پرہیزگار ہیں“ اور فرمایا ہے کہ ”ابتداء سے ہمارا ان کی نسبت نیک گمان ہے“ اور اخیر پر یہ دعا فرمائی ہے کہ ”خدائے پاک اس کے ساتھ ہو۔“ (۳۷)

اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کی نسبت مرزا صاحب ”اول المؤمنین“ فرمایا کرتے تھے اور ان کی نکتہ چینوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور قبول فرمایا کرتے تھے ان کے ذہن کو نہایت رسا اور فہم کو نہایت سلیم فرمایا کرتے تھے۔ (ک ۳۱)

مرزا صاحب نے ان کی تفسیر کی بھی تعریف کی کہ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں، نہایت عمدہ، شیریں بیان ہے، دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے، فصیح و بلیغ ہے۔ (ک ۵۴)

مرزا صاحب کے دھوکہ دینے والے اقرار و اقوال

- (م) فلسفی قانون قدرت سے اوپر اور ایک قانون قدرت ہے۔ (ف ۳۴۴)
- (م) نیچریوں کو خدا اور رسول کے قول کی عظمت نہیں۔ (ص ۵۲)
- (م) جو بات نیچریوں کو سمجھ نہیں آتی محال کہہ دیتے ہیں۔ (ص ۲۷۱)
- (م) عقل سے حکمت و قدرت الہی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ (ص ۷۷)
- (م) نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خاتم الرسل ہیں۔ (ص ۱۱)
- (م) بجز خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی ہادی و حقدار نہیں۔ (ص ۲۸۷)
- (م) محبت حضرت کی ضروری ہے۔ (ص ۱۱)
- (م) وحی رسالت منقطع ہے۔ (ص ۱۰)
- (م) قرآن مکمل ہے اس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ (ص ۱۰)
- (م) قرآن کا ایک لفظ کم و زائد نہیں ہو سکتا۔ (ص ۱۱)
- (م) قرآن کی خبر قطعی ہے۔ (ص ۴۲)
- (م) بغیر قرآن کے واقعات معلوم نہیں ہو سکتے۔ (ص ۱۰۳)
- (م) ہماری نجات قرآن پر موقوف ہے۔ (ی ۹۲)
- (م) شریعت فرقانی مکمل اور مختتم ہے۔ (ی ۱۰۹)
- (م) قرآن کی حافظ ہزار تفسیریں ہیں۔ (ی ۱۱۰)

- (م) مومن کا کام نہیں کہ تفسیر یا رائے کرے۔ (ل ۳۲۸)
- (م) تفسیروں کی وجہ سے قرآن کا محرف ہونا محال ہے۔ (ص ۱۱)
- (م) نصوص ظاہر پر محمول ہے۔ (ف ۱۱۷)
- (م) نئے معنی گھڑ لینا الحاد و تحریف ہے۔ (ص ۶۵)
- (م) قرآن کے خلاف الہام کفر ہے۔ (ص ۱۸۵)
- (م) نیا الہام شریعت کا نازل ہونا محال ہے۔ (ی ۱۱۱)
- (م) الہام، مخالف شریعت کا حقہ ہو نہیں سکتا۔ (ی ۲۳۵)
- (م) کشف میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے۔ (ص ۱۸۵)
- (م) انجیل الہامی کتاب نہیں اسی نے لوگوں کو گمراہ کیا۔ (ص ۴۸)
- (م) عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے۔ (ص ۱۵)
- (م) میں برخلاف تعلیم اسلام کے کسی اور نئی تعلیم پر چلنے کیلئے مجبور نہیں کرتا۔ (ص ۲۸۷)
- (م) سوائے مسئلہ نزول عیسیٰ کے کسی مسئلے میں مجھے اختلاف نہیں۔ (۳۰۹)
- (م) بخاری اور مسلم کو میں مانتا ہوں۔ (ف ۲۱۷)
- (م) ضعیف حدیث بھی اعتبار کے قابل ہے۔ (ف ۱۳۵)
- (م) جو حدیث قرآن کو بسط سے بیان کرے قابل قبول ہے۔ (ف ۳۴۳)
- (م) سلف کی شہادتیں خلف کو مانتی پڑتی ہیں۔ (ف ۱۶)
- (م) امام سیوطی خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح احادیث کر لیتے تھے۔ (ف ۲۹۹)
- (م) مسیح کے نزول کا عقیدہ دین کا رکن نہیں۔ (ل ۱۴۸)
- (م) میں تمہاری طرح کا ایک مسلمان ہوں۔ (ص ۲۸۷)
- (م) میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں کہتا۔ (ص ۲۳۸)
- (م) مسلمانوں کا مشرک ہونا محال ہے۔ (ص ۱۱، ی ۱۱۰)
- (م) مسلمانوں کا تزلزل ممکن نہیں۔ (ی ۱۱۰)
- (م) جھوٹ کہنا شرک ہے۔ (ی ۲۵۰)

فضائل و کمالات کے دعوے

- (م) میں واصل حق ہوں وقت واحد میں رب و خالق ہوں سیر الی و فی اللہ سے فارغ ہوں۔ (ص ۴۳)
- (م) حقائق و معارف قرآن خوب جانتا ہوں۔ (ص ۵۶، ف ۱۰۲)
- (م) خلیفہ ہوں، خلافت الہی مجھے عطا ہوئی۔ (ص ۲۱، ف ۵۱)
- (م) مجدد ہوں۔ (ف ۵۲)
- (م) آنحضرت کا نائب ہوں۔ (ف ۵۲)
- (م) حارث ہوں جو امام مہدی کی مدد کو نکلے گا۔ (ف ۵۲)
- (م) مہدی ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) امام الزماں ہوں۔ (ف ۱۳)
- (م) امام حسین سے مشابہت رکھتا ہوں۔ (ص ۳۰۲)
- (م) امام حسین سے افضل ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) صدیق اکبر سے افضل ہوں۔ (ع ۱۳۷)
- (م) کرشن جی ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔ (ف ۵۶)
- (م) ثیل آدم و نوح و یوسف و داؤد و موسیٰ و ابراہیم ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) ظلی طور پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) معراج حضرت کا کشفی طور پر تھا ایسے کشفوں میں تجربہ کار ہوں۔ (ف ۱۹)
- (م) بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (ع ۱۳۷)
- (م) عیسیٰ سے بہتر ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) آنحضرت سے افضل ہونے کا بھی کنایہ دعویٰ ہے۔ (ع ۱۳۸)
- (م) قرآن اٹھالیا گیا تھا ثیاب سے اس کو میں نے لایا ہے۔ (ف ۲۹۷)
- (م) میرے مسیح ہونے کا سارا قرآن مصدق ہے اور تمام احادیث صحیحہ شاہد ہیں۔ (ص ۲۳۷)
- (م) حقیقت انسانیت پر فطاری ہو گئی اس لئے میں آیا ہوں۔ (ص ۷۰)

- (م) میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ (ص ۲۸۶)
- (م) خدا نے قرآن میں جو فرمایا ہے: مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں ہوں۔ (ف ۵۳)
- (م) بچی وحی مجھ پر اترتی ہے۔ (ف ۵۳)
- (م) میرے معجزے انبیاء کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں۔ (ف ۵۲)
- (م) میری پیٹنگوں یا نبیوں کی پیٹنگوں سے زیادہ ہیں۔ (ف ۲۵۱)
- (م) میرے معجزوں کا انکار سب نبیوں کے معجزوں کا انکار ہے۔ (ف ۲۵۱)
- (م) میرا منکر کا فر اور مردہ ہے۔ (ف ۵۴)
- (م) میرے فعل پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ (ف ۵۵)
- (م) جو میری مخالفت کرے وہ دوزخی ہے۔ (ف ۵۱)
- (م) میرے منکر پر سلام نہ کرنا چاہئے۔ (ف ۲۵۱)
- (م) میرے منکر کے پیچھے نماز حرام ہے۔ (ف ۲۵۱)
- (م) کل مسلمان جو میرا قرار نہیں کرتے اسلام سے خارج ہیں۔ (س ۵)
- (م) میری جماعت دوسرے مسلمانوں سے رشتہ ناطہ کرے تو وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ (س ۵)
- (م) میری تکذیب کی وجہ سے خدا نے طاعون بھیجا۔ (ف ۵۴)
- (م) میرے امتی پر عذاب نہ ہو گا۔ (ص ۲۲)
- (م) میرا امتی جنتی ہے۔ (ص ۲۲)
- (م) ان کے مرید ان کو خاتم الانبیاء لکھتے ہیں۔ (ص ۳۰۲)
- (م) ان کے خاندان کو خاندان رسالت اور ان کی بیوی کو اُم المؤمنین لکھتے ہیں۔ (س ۳۱)
- (م) الہام ہوا کہ ابن مریم میری اولاد میں ہے۔ (ف ۵۶)
- (م) الہام ہوا کہ آسمان سے اترنے والا ابن مریم میرا بیٹا ہے۔ (ف ۵۶)
- (م) اس فرزند کا آسمان سے اترنا اللہ کا اترنا ہے۔ (ف ۵۶)

ان الہاموں کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ ابن مریم کلمۃ اللہ روح اللہ جو آسمان سے اترنے والا ہے، وہ میرا بیٹا ہے۔ مرزا صاحب نے جب سے عیسویت کا دعویٰ کیا ہے اہل اسلام ان کو تنگ کرتے تھے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ موعود ابن مریم روح اللہ کلمۃ اللہ ہوں گے جس سے وہ بمقتضائے طبیعت کمال غضب میں تھے ہر چند ان کو جادو گر وغیرہ قرار دیا مگر اس سے بھی تسکین نہ ہوئی اس لئے عام طور پر کفار انبیاء کو ساحر کہا ہی کرتے تھے البتہ اب غصہ کسی قدر فرو ہوا ہو گا کیونکہ اب کھلے طور پر کہہ دیا کریں گے کہ جس عیسیٰ کو تم موعود کہتے ہو وہ میرا بیٹا ہے۔ عقلاء اگر گالی بھی دیتے ہیں تو اس تدبیر سے کہ اس کو مدلل بنا دیتے ہیں دیکھ لیجئے اب اگر کوئی ان کو عیسویت نہ مان کر عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے لے تو صاف کہہ دیں گے وہ تو میرا بیٹا ہے اور اگر کسی نے کچھ کہا تو جواب آسان ہے کہ اس میں میرا کیا قصور خود تمہارے خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اس کا ماننا تم پر فرض ہے اور حدیثوں کا جواب تو پہلے ہی ہو چکا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کشف میں غلطی ہوئی۔

- (م) خدا مجھ سے قریب ہو کر باتیں کرتا ہے۔ (ف ۵۳)
- (م) خدا مجھ سے باتیں کرنے کے وقت منہ سے پردہ اُتار دیتا ہے۔ (ص ۲۹۸)
- (م) خدا مجھ سے ٹھٹھے کرتا ہے۔ (ص ۲۹۸)
- (م) کن فیکون مجھ کو دیا گیا ہے۔ (ف ۵۳)
- (م) جس سے میں خوش ہوں خدا خوش ہے اور جس سے میں ناراض ہوں اس سے خدا بھی ناراض ہے۔ (ص ۳۵)
- (م) میرے الہام دوسروں پر حجت ہیں۔ (ص ۱۶۳)

بذریعہ الہام خدا نے ان سے کہا

- (م) یا ایہا المدثر - (ص ۳۴)
- (م) یرفع اللہ ذکرك - (ص ۳۴)
- (م) تیرے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (ص ۲۰)
- (م) انا فتحنالك فتحا مبینا - (ص ۳۴)
- (م) اعمل ما شئت یعنی جو جی چاہے کر۔ (ص ۲۰)
- (م) یا احمد انا اعطیناک الکوثر - (ی ۵۱۷)
- (م) لولاك خلقت الافلاك یعنی تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (ص ۱۱)
- (م) تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (ص ۱۱)
- (م) تیرے دین کے آنے سے دین باطل و نابود ہو گیا۔ (ص ۳۴)
- (م) جو دعا تو کرے گا میں قبول کروں گا۔ (ص ۲۱۵)
- (م) تو میری اولاد کے ہم رتبہ ہے۔ (ف ۵۳)
- (م) تو اشجع الناس ہے۔ (ی ۲۴۱)
- (م) تیرا نام تمام ہو گا میرا نام نا تمام رہے گا۔ (ی ۲۴۲)
- (م) عرش پر خدا تیری حمد کرتا ہے۔ (ص ۱۱)
- (م) وما ارسلناک الا رحمة اللعلمین - (ی ۵۰۶)
- (م) ان کے خدا نے ان سے کہا کہ تمام مسلمانوں سے قطع تعلق کرو۔ (ک ۹)

مرزا صاحب کے اوصاف و حالات

- مرزا صاحب کے خاندان میں حکومت رہی ہے جس کے وہ طالب ہیں۔ (ص ۷)
- چنانچہ مرزا صاحب کے بھائی مرزا امام الدین صاحب لال بیگوں کی امامت اور مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ (ع ۳۰۸)
- نشو و نما مرزا صاحب کی مذاہب باطلہ کی کتابیں دیکھنے میں ہوئی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ (ص ۹)
- مرزا صاحب سید احمد خان صاحب سے بھی زیادہ عقلمند نکلے۔ (ص ۸)
- قرآن و اسلام کی توہین اخباروں کے ذریعے سے کی جاتی ہے۔ (ک ۷)
- مرزا صاحب کا باطل پر ہونا انہیں کے الہام سے ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۷۷)
- خود مرزا صاحب نے اپنے مردود و ملعون و کافرو بے دین و خائن ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ (ص ۲۱۷)
- قوائے شہوانیہ و غضبانیہ کے غلبے کے وقت قرآن کی مخالفت کرنا مرزائی دین میں امر مسنون ہے۔ (ص ۲۱۷)
- لکھا ہے کہ مرزائیوں میں جو پہلے آوارہ، بد چلن، رنڈی باز، راشی تھے اب بھی ویسے ہی ہیں فیضانِ صحبت کچھ بھی نہیں۔ (ک ۳۰)
- مرزائیوں میں بجائے پرستش باری تعالیٰ کے گویا مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی اور تسبیح و تقدیس و تحمید و تجید قریب قریب مفقود ہو گئی۔ (ک ۱)
- عام طور پر مرزائیوں کا یہ مذاق ہو گیا ہے کہ مسیح آیا اور مسیح مر گیا یہاں تک کہ ایک صاحب نے تو صاف کہہ دیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے۔ (ک ۲۵)
- اس شرک کے معنی یہ تو نہیں ہو سکتے کہ خدا کے ساتھ ان کو شریک کرنا ہے اسلئے کہ ان کا ذکر نہ ہوتا تو عین توحید الہی سے بلکہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ ان کے حمد مقام میں خدا کی حمد مرزا صاحب کی توحید میں فرق ڈالنے والی ہے جو عین شرک ہے حضرات کیا اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ مرزا صاحب کون ہیں؟
- لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے مشرکانہ الہام یا تو کثرتِ مشک و عنبر و سڑکنیا و دیگر محرکات و مفرعات کا نتیجہ ہے جو آپ ہمیشہ بکثرت استعمال کرتے رہتے ہیں یا مرض ہسٹریا کا نتیجہ ہے جس میں آپ مدت سے مبتلا ہیں کیونکہ اس مرض سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ (ک ۵۱)
- یہ ڈاکٹر صاحب کی تشخیص ہے اور علماء کی تشخیص یہ ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔

خلاف بیانی

مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ چار سونبیوں کی پیٹگوئی جھوٹی نکلی۔ سو اس کا غلط ہونا تورات وغیرہ سے ثابت ہو گیا کہ وہ بت پرست اور مندروں کے پجاری تھے۔ (۲۳۷ع)

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے ہاتھ پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں بیعت کی۔ حالانکہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (۳۵۷ع)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مجدد سرہندی کے طفیل سے خلیل اللہ کا مرتبہ ملا۔ حالانکہ مجدد صاحب تصریح کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال متابعت سے کمال حاصل ہوا اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم سے بڑھ کر اپنے کو کوئی رتبہ حاصل نہیں۔ (۳۵۷ع)

الہام بیان کیا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا پھر جب وہاں کے چوہڑوں میں طاعون کی کثرت ہوئی تو اس سے انکار کر گئے۔ (۲۲۳ص)

قسم کھا کر کہا کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح کسی دوسرے سے ہو جائے تو تین سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مر جائیں گے حالانکہ دوسرے کے ساتھ نکاح بھی ہوا اور سالہا سال سے وہ خوش و خرم ہیں۔ (۲۰۵ص)

لکھا ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر مرے اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ کشمیر میں آکر مرے ان دونوں میں سے ایک بات ضرور خلاف واقع ہے بلکہ دونوں۔ (۲۸۰ص)

موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی درمیانی مدت چودہ سو سال لکھا ہے حالانکہ سولہ سو سترہ سال ہے۔ (۴۵ف)

ان کا دعویٰ ہے کہ میرے سوا کسی مسلمان نے مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا حالانکہ کریمتہ یہ دعویٰ کر چکا ہے۔ (۵۴۰ف)

اپنی نشانی قرار دی کہ حج بند ہو گیا حالانکہ کسی سال بند نہیں ہوا۔ (۳۹۴ع)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں ایک پیٹگوئی بھی ثابت نہ کر سکے جس سے ظاہر ہے کہ پیٹگوئیوں کے وقوع کے کل دعوے خلاف واقع ہوں۔ (۲۳۹ف)

ان کے سوائے اور بہت ہیں چنانچہ مجملہ ان کے چند صفحات ذیل میں مذکور ہیں۔

(۴۷ف، ۸۲ف، ۱۰۷ف، ۱۲۴ف، ۱۳۴ف، ۱۶۹ف، ۲۹ف، ۳۱۸ف، ۳۱۸ف، ۱۸۱ص، ۱۸۲ص)

اشتہار میں غلط تشہیر کیا کہ محمد حسین صاحب نے اپنی نسبت جو فتویٰ لکھا تھا اس کو منسوخ کیا۔ (ص ۲۱۴)
اشتہار دیا کہ براہین احمدیہ کے تین سو جزو تیار ہیں چنانچہ کی بیگلی قیمت بھی وصول کر لی اور تخمیناً پینتیس جزو چھاپ کر ختم کر دیا۔ (ف ۴۰)

ایک مقدمہ ان پر دائر ہوا اس میں اپنی برأت کیلئے غلط بیانات و خلاف واقعات چھپوا کر پیش کئے جس میں بعض پیشگوئیوں مشتمل دوزبانی سے بھی انکار فرمایا۔ (ع ۲۶۱)

انہوں نے کشف الغطا میں لکھا ہے کہ انیس سال سے سرکار گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہوں پھر آٹھ مہینے کے بعد ستارہ قیصر میں چھاپ دیا کہ تیس سال سے خدمت کر رہا ہوں۔ (ع ۷۴)

آختم کے معاملے میں سر اجلاس عدالت میں اپنی خلاف بیانی کا اقرار کر لیا۔ (ص ۱۸۹)

اس کے بعد ان کے وہ قول بھی ملاحظہ ہوں جو فرماتے ہیں کہ جھوٹ شرک ہے۔

قسمیں

قسم کھائی کہ اب کسی سے مباحثہ نہ کریں گے اس کے بعد اعلان کر دیا کہ علماء مباحثہ کیلئے آئیں اور جب آئے تو گریز کیا۔
(ص ۲۳۴)

(م) کہا کہ پندرہ مہینے میں مسٹر آتھم مرے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا خدا کی قسم کہ اللہ جل شانہ ایسا ہی کرے گا
پھر وہ مدت گزر گئی اور وہ نہ مرا۔ (ص ۱۶۶)

(م) خدائے تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ
مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہو گا اور اگر دوسرے سے ہو تو تین سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مر جائے گا۔
حالانکہ نکاح ہو کر پندرہ سولہ سال ہو گئے اور اب تک شوہر زندہ اپنی زوجہ کے ساتھ خوش و خرم ہے۔ (ص ۲۰۵، ۹۴)

(م) خدایا میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ اگر تین سال میں کوئی ایسا نشان تو نہ دکھائے جو انسان کے ہاتھوں سے بالاتر ہو
تو میں اپنے آپ کو مردود و ملعون کافر بے دین اور خائن سمجھ لوں گا پھر باوجود یہ کہ کوئی ایسا نشان ظاہر نہ ہو مگر اب تک وہ اپنے کو
ملعون و کافر وغیرہ نہیں سمجھتے۔ (ص ۲۱۷)

(م) حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں مگر ضرورت کے وقت ایک بھی
اثر ندارد۔ (ص ۲۹۱)

مہدی کی حدیث اپنے پر منطبق کرنے کی غرض سے حاضرین جلسہ کی فہرست مرتب کر کے کبھی و زیادتی تین سو تیرہ
نام کی تکمیل فرضی طور پر کر دی۔ (ص ۱۹)

فرماتے ہیں مجھے دنیا کے بے ادبوں اور بد زبانوں سے مقابلہ پڑتا ہے اس لئے اخلاقی قوت اعلیٰ درجہ کی دی۔ (ص ۲۰)

اس کے بعد فہرست ان کی گالیوں کی بھی عصائے موسیٰ پڑھ لیجئے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی تفسیر کی غایت درجہ کی تعریفیں اخباروں میں چھپوائیں۔ (ک ۵۳، ص ۱۹)

اب اسی تفسیر کی نسبت اخبار میں شائع فرماتے ہیں کہ میں نے اس تفسیر کو کبھی نہیں پڑھا۔ (ص ۲۰)

الہام

الہام ہوا کہ وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ حضرت مسیح نہایت جلالت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے اس کے بعد جب منظور ہوا کہ ان کے آنے کا جھگڑا ہی مٹا دیا جائے اور مسیح موعود خود بن جائیں تو کہہ دیا کہ خدا نے مجھے بھیجا اور خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ موقع موقع پر الہام بتا لیا کرتے ہیں۔ (ص ۱۴، ۲۶۸)

”الہام فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنۃ“ یہ الہامی عبارت غلط ہے اس لئے وہ الہام رحمانی نہیں ہو سکتا۔ (ص ۱۹۱)

الہام ہوا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا اور ہوا یہ کہ طاعون سے قادیان ویران ہو گیا۔ (ص ۲۲۳)

الہام ہوا کہ اوّل لڑکا ہو گا جس کا حلیہ بھی بیان کیا گیا تھا لیکن لڑکی ہوئی۔ (ع ۴۰)

الہام پر بشیر موعود کی بشارتیں اشتہاروں میں چھپوائی گئیں اور بہت سا روپیہ مہد وغیرہ بنوانے کیلئے بھی منظور کیا گیا۔ لیکن بغیر تکمیل بشارتوں کے اس کا انتقال ہو گیا۔ (ع ۴۱)

کل پیشگوئیوں کا ابطال مولوی ثناء اللہ صاحب نے کر دیا جس کا مفصل حال رسالہ الہامات مرزا میں مذکور ہے۔

قل یا ایہا الکفار والا الہام جھوٹا ہے اس لئے خود فرماتے ہیں کہ میں مخالفین کو کاذب نہیں سمجھتا۔ (ص ۲۳۵، ۲۳۸)

مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو میرے مقابلے میں کھڑا ہو وہ ذلیل اور شرمندہ ہو گا مگر مسٹر آتھم کے مقابلے سے معلوم ہوا کہ

مرزا صاحب ہی ذلیل ہوئے۔ (ف ۸۳، ص ۱۶۸)

میاں عبدالحق کے مقابلے میں مباہلے کے وقت بھی مرزا صاحب ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۸)

مرزا احمد بیگ صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۱۹۴)

مولوی محمد حسین صاحب بنالوی کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۳۱۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۲۶)

مولوی عبد المجید صاحب کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۷)

علمائے ندوہ کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (ص ۲۳۵)

مسٹر کلارک کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے۔ (۱۸۱)

پیر مہر علی شاہ صاحب کے مقابلے میں نہ آنے سے بھی ذلیل ہوئے۔ (ع ۴۱)

مولوی عبد الحق صاحب غزنوی نے اعلان دیا کہ مرزا صاحب مع تیس ہزار حواریین دعا کریں کہ عبد الکریم (جو مرزا صاحب کے اعلیٰ درجے کے مؤید اور دوست ہیں) ان کی ایک آنکھ اور ٹانگہ صحیح ہو جائے۔ اور ہم دعا کریں گے کہ اس کو تائین حیات خدا کا نانا اور لنگڑا ہی رکھے اور ہم چالیس روز پیشتری پیٹھگوئی کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہی رہے گا اس موقع میں بھی مرزا صاحب کو سخت ذلت ہوئی کہ وہ لنگڑے اور کانے ہی رہے۔ (ع ۴۱۵)

حالانکہ ازالۃ الادہام صفحہ ۱۱۸ میں لکھا ہے کہ دعائیں اپنی اسی کے حق میں قبول ہوئی ہیں جو غایت درجے کا دوست ہو۔

والد مولوی محمد حسین کی میعاد موت ایک سال ٹھہرائی تھی، وہ غلط ثابت ہوئی۔ (ع ۴۱۶)

اشتہار دیا کہ اس سال بارش ہوگی اگر بارش نہ ہوگی تو ہمارے مریدوں پر رحمت نازل ہوگی اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ بارش کا خوب امساک ہوا اور مریدوں پر رحمت یہ ہوئی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی نوٹس پر رات بھر اشتہار مرہم عیسیٰ کو بازاروں گلیوں کو چوں سے اُتارنے میں حیران و سرگرداں رہے۔ (ع ۳۷۸)

پیر سید مہر علی شاہ صاحب اور علمائے ندوہ وغیرہم کے مقابلے میں نہ آنے اور گریز کر جانے سے ثابت ہوا کہ الہام سنلحق فی قلوبہم الرعب یعنی خدا نے ان سے کہا کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہم رعب ڈال دیں گے جھوٹا ثابت ہوا اور نیز اشیع الناس والا الہام بھی جھوٹا ہو گیا۔ (ل ۱۹۳)

آختم وغیرہ کے مقابلے میں ذلیل ہونے سے ثابت ہوا کہ الہام ینصرک اللہ فی مواطن یعنی اللہ تیری مدد کرے گا ہر مقام میں، جھوٹا ہے۔ (ل ۱۹۶)

الہام ہوا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بھاری جماعت ہیں یہ لوگ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اب تک اس کا ظہور نہ ہوا مخالفین کے حملے تو روز افزوں میں خود مرزا صاحب ہی کی جماعت کے بعض افراد مثل ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ان کے مقابل میں ہو کر حملے پر حملے کر رہے ہیں جن کا جواب وہ دے نہیں سکتے اور آئندہ بھی اس کے ظہور کی توقع نہیں اس لئے کہ اب تو وہ زمانہ آگیا ہے کہ یاس کے الہامات ہونے لگے ہیں۔ (ل ۶۳۳)

اسی طرح اس الہام کے سچے ہونے کا بھی موقع گزر گیا ہم عنقریب نشانیاں دکھائیں گے حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ (ل ۶۳۳)

الہام ہوا کہ عنونائیل اور بشیر نام اپنے گھر لڑکا پیدا ہو گا سخت ذہین اور فہیم ہو گا علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا صاحب شوکت و دولت ہو گا، قومیں اس سے برکت پائیں گی اور خواتین مبارکہ سے نسل بہت ہوگی پھر خوشخبری شائع کی کہ وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا ہے اور اس کے عقیقے میں ضرورت سے زیادہ دھوم دھام ہوئی مگر وہ سب پیٹنگونیاں رکھی رہیں اور طفولیت ہی میں اپنے ناشاد پدر بزرگوار کو داغ لگا گئے۔ (۲۳)

مرزا صاحب نے ۱۸۹۸ء میں پیٹنگوئی کی جس کا ماحصل یہ کہ ۱۹۰۰ء میں طاعون پنجاب میں پھیلے گا مگر مرزا صاحب کی تخمین میں خوبصورت پیٹنگوئی تھی خطا ہوئی اور اس کے بعد دو سال تک ملک میں امن رہا۔ (۳۵)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں الہام جھوٹا ثابت ہوا۔ (۲۰۱)

دعا

ابھی معلوم ہوا کہ مولوی عبدالحق صاحب ہی کی دعا عبد الکریم صاحب کے کانے اور لنگڑے رہنے کے باب میں قبول اور مرزا صاحب کی دعا قبول نہیں ہوئی۔

سید امیر شاہ صاحب رسالدار میجر کو مرزا صاحب نے عہد نامہ لکھ دیا کہ ایک سال میں ان کو فرزند ہونے کیلئے دعا کروں گا اگر اس مدت میں نہ ہوا تو میری نسبت جس طور کا بد اعتقاد چاہیں اختیار کریں اور پانسو روپے بھی دعا کرنے کے واسطے وصول کر لئے اور سال بھر کمال جدوجہد سے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ (۴۱)

بشیر فرزند کی صحت کیلئے کئی اقسام کی دوائیں اور بے حد دعائیں کی گئیں مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ (۱۹۹)

آقہم والی دعا میں مرزا صاحب کے ساتھ تمام جماعت مریدین بھی مصروف رہی مگر قبول نہ ہوئی اور آقہم ہی کی دعا قبول ہو گئی۔ (۱۹۹)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں ہزار ہا مریدوں سے مسجدوں میں دعائیں کرائیں تو خود بدولت کی اضطراری دعاؤں کا کیا حال ہو گا مگر کوئی قبول نہیں ہوئی۔ (۱۹۵)

عبد الکریم صاحب کی آنکھ اور ٹانگ ڈرست نہ ہونے کے باب میں مولوی عبدالحق صاحب ہی کی دعا قبول ہوئی اور باوجود تہدی کے مرزا صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔

پیر سید مہر علی صاحب کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ اگر ایک ہفتے میں اپنے قصور کی معافی نہ چاہی اور چھپوانے کیلئے خط نہ بھیجا تو پھر آسمان پر میرا اور ان کا مقدمہ دائر ہو گا مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور ان کا کچھ نقصان بھی نہ ہوا۔ (۴۳)

مرزا صاحب سرکار کی جانب سے روک دیئے گئے کہ کسی پر بددعا نہ کریں دعا کر کے اس مزاحمت کو بھی نہیں اٹھا سکتے۔ (۲۱۵)

جن جن مقابلوں اور معرکوں میں مرزا صاحب کو ذلتیں ہوئیں ان کا سبب یہی ہے کہ ان کی دعائیں ضرورت کے وقت قبول نہیں ہوتیں اور خدائے تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ وہ ذلیل ہو اس موقع میں ان کا وہ دعویٰ بھی پیش نظر رہے کہ خدا ان سے بے پردہ ہو کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے اور بارہا کہا کہ ہر دعا تیری میں قبول کروں گا۔

اپنی غرضیں پوری کرنے کی غرض سے قرآن کی آیتوں میں تعارض پیدا کرتے ہیں۔ (ف ۲۸۳-۲۹۵)

قیامت کا انکار۔ (ف ۲۵۲)

باوجود فرض ہونے کے اب تک حج کو نہیں گئے۔ (س ۱۷)

زکوٰۃ کا مال اپنی کتابوں کی قیمت میں لئے ہوں لوگوں کے مال میں اقسام کی بدعنوانیاں بعض مریدین نے حج فرض کو جانے کا

مشورہ لیا خیال دیکھ کر کہہ دیا کہ مناسب نہیں۔ (ع ۲۳۲)

اپنی اہلیہ ثانیہ کی خاطر سے شرعی وارثوں کو محروم الارث کرنے کی غرض سے جائیداد کو اہلیہ ہی کے پاس رہن رکھا۔ (ع ۲۳۲)

زیور طلائی مردوں کو پہننے کی اجازت۔ (ع ۳۱)

تقویت اعصاب وغیرہ کیلئے انگریزی وہ دوائیں کھاتے جن میں شراب ہوتی ہے۔ (ع ۴۴۴)

پہلی اولاد و پسران کو بلا دلیل شرعی عاق کر کے محروم الارث کر دیا۔ (ص ۲۰۰)

اپنی خواہش نفسانی پوری کرنے کی غرض سے خدا کی طرف سے جھوٹا پیام پہنچا دیا۔ (ص ۱۹۴)

اپنی بیوی کی خاطر خدا کی مخالفت۔

وعدہ خلافی

پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ مباحثے کیلئے چالیس علماء کے ساتھ جن کے نام بھی لکھے تھے لاہور میں آئیں اگر میں حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤں۔ شاہ صاحب تو بحسب دعوت مع علماء لاہور تشریف لائے مگر مرزا صاحب نے پہلو تہی کی آخر بذریعہ اشتہارات ان کو اطلاع دی گئی مگر اس پر بھی صدائے برنخواست جب کئی روز کی اقامت کے بعد شاہ صاحب واپس تشریف لے گئے تو مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ شاہ صاحب نے چال بازی کی۔ (ص ۴۱۷)

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ کوئی شخص ایسا مفتری علی اللہ دکھائے جس نے تینیس ۳۳ سال کی مہلت پائی ہو تو ہم اس کو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے اس پر حافظ محمد یوسف صاحب نے ایک فہرست پیش کی مگر ایفاندارد۔ (ف ۱۱۱)

سراج منیر وغیرہ سالہ چھاپنے کا وعدہ کیا مگر ایفاندارد۔ (ف ۴۱)

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ اگر علماء قادیان کے قریب مباحثے کیلئے ایک مجلس مقرر کریں تو قرآن و حدیث و عقل و آسمانی تائیدات اور خوارق و کرامت کی رو سے میں ان کو اس قاعدے سے اپنی شناخت کرادوں گا جو سچے نبیوں کی شناخت کیلئے مقرر ہے مگر جب علمائے ندوہ نے مباحثے کیلئے خط لکھا تو جواب نہ ارد۔ (ص ۲۳۴-۲۳۵)

براہین احمدیہ کی نسبت وعدہ کیا کہ اس سے مجادلات کا خاتمہ ہو جائے گا مگر یہ وعدہ بھی غلط ثابت ہوا۔ (ص ۱۰)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت دی کہ اگر قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی ثابت کر دیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے دوں گا جب وہ قادیان گئے تو خوب مغفلات سنائیں اور مناظرے کی نوبت ہی نہ آنے دی۔ (ص ۲۲۶)

وعدہ کیا کہ اگر آتھم پندرہ مہینے میں نہ مرے تو میرا منہ کالا کیا جائے اور میرے گلے میں رسا ڈالا جائے اور مجھ کو پھانسی دی جائے باوجودیکہ اس مدت کے بعد بھی وہ زندہ رہا مگر انہوں نے منہ کالا کرنے کی اجازت نہ دی۔ (ص ۱۶۷)

فتنہ انگیزی

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”والفتنة اشد من القتل“ یعنی فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

مرزا صاحب ضرورت الامام میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ ”اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم“ اس کی رو سے انگریز ہمارے اولی الامر میں داخل ہیں اس لئے میری یہ نصیحت اپنی جماعت کو بھی ہے کہ دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں اس کے بعد مسلمان کی جھوٹی شکایت کرتے ہیں کہ مسلمان انگریزوں کے برخلاف بغاوت کی کچھڑی پکاتے رہتے ہیں۔ (ع ۲۶۷)

مرزا صاحب ستارہ قیصر میں لکھتے ہیں کہ دو عیب اور غلطیاں مسلمانوں میں ہیں ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا رکن سمجھتے ہیں دوسرا خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں بداندیشی ہے میرا گروہ خطرناک وحشیانہ عقیدہ چھوڑ کر ایک سچا خیر خواہ گورنمنٹ کا بن گیا مقصود یہ کہ سب مسلمان گورنمنٹ کے بدخواہ ہیں ان کو سزا دی جائے۔ (ع ۷۳)

مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو آئے دن اپنی طرف سے خونی مہدی اور خونی مسیح کا منتظر ٹھہرا کر اور صرف خود اور جماعت چند مریدین کو خیر خواہ سرکار قرار دیکر دوسرے تمام مسلمانوں کو بگاڑنے اور سزا دلانے کیلئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں۔ (ع ۲۳۶)

عذر کے واقعہ میں جو بے رحمیاں اور ظلم ہوئے ان کا فوٹو کھینچ کر پیش کر دیا اور علمائے اسلام کے ذمہ یہ الزام لگا دیا کہ یہ سب کچھ ان کے فتوؤں سے ہوا۔ (ف ۷۲)

اخلاقی حالت

کیسی ہی ذلت کی صفت ہو جب وہ مرزا صاحب میں آتی ہے تو قابلِ افتخار ہو جاتی ہے چنانچہ زمینداری کی انہوں نے ذلت بیان کی اور اسی کو اپنے لئے باعثِ افتخار و تکبر قرار دیا۔ (ص ۲۱۲)

اپنی بیوی کی خاطر قطع رحمی کی پہلی اولاد کو عاق کر دیا۔ (ص ۲۰۰)

پیرانہ سری میں ایک لڑکی سے نکاح کرنے کی غرض سے جھوٹ کہا۔ خدا پر افتراء کیا۔ جھوٹی قسم کھائی الہام بتایا بے گناہ بہو کو طلاق بدعی دلانے کی کوشش کی فرزند کو محروم الارث کر دیا قطع رحمی کی۔ (ص ۲۰۹)

کسی کے مقابلے میں مغلوب ہو کر شرمندہ ہوتے ہیں اور خصم پر غصہ نہیں نکال سکتے تو تماشہ بینوں کو گالیاں دینے لگتے ہیں جیسا کہ آتھم کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ (ص ۱۷۳)

علماء و مشائخین کو گالیاں دینے میں مرزا صاحب کو ایسی مشتاق ہو گئی ہے کہ ہر وقت نئی تراش و خراش ہوتی رہتی ہے مثلاً اندھیرے کے کیڑو، جھوٹ کا گوہ کھایا، رئیس الدجالین، ذریت شیطان، عقب الکلب، غول الاغوال، کھوپڑی میں کیڑا، مرے ہوئے کیڑے، لومڑی، ہامان، الہالکین، علیہم فعال لعن اللہ الف الف مرۃ اور خنزیر، کتے، حرام زادہ، ولد الحرام، ادباش، چوہڑے، چمار، زندیق، ملعون وغیرہ تو معمولی الفاظ بے تکلف اور بے اختیار نکل آتے ہیں جیسا کہ عصائے موئی اور مسیح الدجال سے ظاہر ہے۔

مرزا صاحب کو حق تعالیٰ نے بذریعہ الہام فرمایا ”اَنَا زَوَّجْنٰكَهَا“ یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا مگر مرزا سلطان محمد صاحب اس لڑکی کو نکاح کر کے لے گئے اور بفضلہ تعالیٰ اب تک ان کے بطن سے گیارہ بچے بھی ہو چکے ہیں۔ (ص ۲۹)

مرزا صاحب کو چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثلیت کا دعویٰ ہے چنانچہ ”وَمَا ارسلنک الا رحمة للعلمین“ وغیرہ فضائل کے بھی الہام ان کو ہو گئے ہیں اس لئے یہ الہام بھی ہوا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بارے میں یہ وحی ہوئی تھی زَوَّجْنٰكَهَا جو من یقنت کے دوسرے رکوع میں ہے یعنی حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم نے زینب کا نکاح تم سے کر دیا چنانچہ اسی وحی کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر اطلاع کے ان کے مکان میں تشریف لے گئے اور وہی نکاح کافی سمجھا گیا اور پیام اور ایجاب و قبول اور گواہوں کی ضرورت نہ ہوئی کیوں نہ ہو جب خدائے تعالیٰ خود نکاح کر دے تو اس کے تصرف کے مقابلے میں کس کا تصرف نافذ ہو سکتا ہے مگر یہاں معاملہ بالعکس ہو گیا اب یہاں حیرانی یہ ہے کہ مرزا صاحب کا الہام تو بالکل یقینی ہے جس میں ان کو ذرہ بھی شک نہیں اور قرآن کے مطابق ان کا نکاح صحیح بھی ہو گیا جس کی وجہ سے وہ مرزا صاحب کی اعلیٰ درجہ کی منکوحہ کہلائیں اور مشاہدہ ہے کہ کیسا ہی غریب آدمی ہو اگر کوئی اس کی

جو رو کو لے جائے تو کچھ نہیں تو سرکار میں وہ ضرور دعویٰ کرے گا مگر مرزا صاحب نے طلب زوجہ کا دعویٰ بھی نہ کیا یہاں تک کہ گیارہ بچے اس بیوی کے ہو گئے اگر سرکار میں یہ دعویٰ کیا جاتا تو ضرور کامیابی ہوتی کیونکہ الہام مرزا صاحب کا خود دوسروں پر حجت ہے پھر افراد امت نے ضرور شور مچایا ہو گا کہ ام المومنین کو ہم کسی جابر غاصب کے قبضے میں ہرگز نہیں دیکھ سکتے اس پر بھی مرزا صاحب راضی برضا ہو کر اغماض۔ حلم و تدبر و خوش خلقی کو کام فرمایا۔ پھر مرزا صاحب ازالہ حیثیت عرفی کے دعوے بھی علماء پر کیا کرتے ہیں آخر یہ ازالہ بھی اس سے کم نہیں کیونکہ یہ تو ملک کا ازالہ تھا بہر حال جب ہم اس واقعے کے دونوں پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو عجیب پریشانی ہوتی ہے مگر جب غامض نظر سے دیکھتے ہیں تو یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے جو صاحب عصائے موسیٰ نے لکھا ہے کہ ضعف و ناتوانی کی یہ حالت ہے کہ ان میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ اپنی منکوحہ آسمانی پر قبضہ کر سکیں۔ (۳۶۸ع)

اس لئے ان کا اشجع الناس ہونا الہام سے ثابت ہے کہ گو وہ کیسا ہی ہو آخر الہام ہے کسی مناسبت سے ہوا ہو گا اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی شیخ اس قسم کا عار گوارا کرے اس لئے ہم یقیناً کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے صرف کسی مصلحت سے وہ الہام بنالیا تھا اگر کسی کو اس میں کلام ہو تو مرزا صاحب کو قسم دے کر پوچھ لو کہ کیا زَوْجَنکَہَا کہہ کر خدا نے ان بیوی کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا تھا وہ ہرگز قسم نہ کھا سکیں گے۔ اس سے یہ بات بدانتہا ثابت ہے کہ مرزا صاحب ہر موقع میں الہام بنالیا کرتے ہیں مرزا صاحب جس وقت اپنی فراغت سے آ بیٹھتے ہیں تو سوائے خود ستائی خود نمائی تکفیر عالم اور عالمگیر سب و شتم کے کچھ اور گفتگو ہی نہیں ہوتی۔ (۱۵س)

ڈاکٹر صاحب نے نظائر پیش کر کے لکھا ہے کہ یہاں تک تو یہ صاف طور پر ثابت ہو چکا کہ مرزا صاحب سخت عیار مسرف، کذاب، خائن، آرام پسند، شکم پرور، بد فہم، بد عقل، تنگ ظرف، بے حیا، مغلوب الغضب، منکر، خود پسند، خود ستا، شنی باز، بد چلن، سنگدل، فحش گو، اور بد ظن انسان ہیں۔ (۳۱س)

خود حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب سے کہہ دیا کہ یہ لوگ یہاں آکر بجائے درست ہونے کے زیادہ خراب ہو جاتے ہیں اور آپس میں ذرا بھی پاس اور لحاظ نہیں رکھتے ہیں لہذا یہ سالانہ جلسہ بند کیجئے اور مریدوں کا اس طرح جمع ہونا بند فرمائے۔ (۳۲س)

حکیم الامت کی گواہی سے مرزا صاحب کی صحبت کا اثر معلوم ہوا کہ لوگ زیادہ خراب ہوتے ہیں ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم صاحب نے اپنی بیویوں اور تمام متعلقین کے کھانے پینے میں کمی کر کے اپنی ذاتی آمدنی سے ہزار روپے مرزا صاحب کی تائید میں خرچ کئے اور مقروض ہوئے جس کو خود مرزا صاحب اوّل المومنین فرمایا کرتے تھے جب بعض اصلاحات ضروری کی انہوں نے تحریک کی تو اس قدر بگڑے کہ خدا کی پناہ۔ (۳۱ک)

دنیا داری

زمینداروں اور کھیتی کرنے والوں میں ہونے کا افتخار۔ (ص ۲۱۲)

امیرانہ بلکہ شاہانہ خوراک لباس و فرش و فروش و مکانات و باغات جائیداد و زیور رکھتے ہیں اور عیش و عشرت میں مستغرق ہیں۔ (ف ۳۷)

اپنی اور اپنے اہل بیت کی تصویریں بچ کر روپیہ حاصل کرنا اور اقسام کے چندے ماہواری اور موت و غیر معمولی وغیرہ میں مستغرق ہیں۔ (ف ۳۷)

مرزا صاحب کی حالت دنیا داری نے ان کے اس الہام کو باطل کر دیا۔ کن فی الدنيا كانك غریب اور عابر سبیل اگر خدا نے ان سے کہا تھا تو بے خان و مان مثل عیسیٰ کے رہتے۔ (ی ۲۳۲)

طرح طرح کے چندوں کا بار مریدوں کی حیثیت سے بڑھ کر ان پر ڈالا جاتا ہے اور ان غریبوں کے خون سے کیوڑ، عنبر، مشک، بید مشک، مفرحات و مقویات کی بھرمار رہتی ہے بیوی سونے کے زیورات سے لد گئی مکانات و وسیع ہو گئے قورمہ پلاؤ بافراط کھایا جاتا ہے اور حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے خارج کیا جائے گا۔ (س ۳۲)

چندے وغیرہ کا روپیہ قوم سے لے کر بیوی صاحبہ کے سپرد کر دیتے ہیں پھر نہ اس کا حساب نہ نگرانی۔ (ک ۲۹)

تدابیر

عام کامیابیوں کی تدابیر

- براہین احمدیہ میں بمقابلہ آریہ وغیرہ وحی کی ضرورت ثابت کی۔ (ی ۸۳)
- وحی منقطع نہیں کیونکہ وحی اور الہام ایک ہیں اور الہام منقطع نہیں۔ (ص ۱۶۲، ی ۲۱۵)
- الہام قطعی اور یقینی ہے۔ (ص ۱۶۳)
- الہام دوسروں پر حجت ہے۔ (ص ۱۶۳)
- ہمارا دعویٰ الہام سے پیدا ہوا۔ (ص ۱۶۲)
- ہر شخص کو حسن ظن کی ضرورت ہے۔ (ی ۱۰۶)
- (م) الہام اور کشف کو سن کر چپ ہونا چاہئے۔ (ص ۲۸۸)
- الہام الہی و کشف صحیح ہمارا موتیہ ہے۔ (ص ۲۸۸)

اس زمانے میں نبی کی ضرورت ثابت کرنے کی تدبیر

جب دل مردہ ہو جائیں اور ہر کسی کو جیفہ دینا ہی پیارا دکھائی دیتا ہے اور ہر طرف سے روحانی موت کی زہر ناک ہوا چل رہی ہو تو ایسے وقت خدا کا نبی ظہور فرماتا ہے۔ (۵۳۵، ۵۳۷)

جب یہ ظلمت اپنے اس انتہائی نقطے تک پہنچ جاتی ہے تو اس کیلئے مقرر ہے تو صاحب نور اصلاح کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ (۵۳۹)

خلاصہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ایسی ظلماتی حالت پر زمانہ آچکا تھا جو حق تعالیٰ فرماتا ہے

”هو الذي يصلي عليكم وملائكته ليخرجنكم من الظلمات الى النور“۔ (۵۴۰)

اس وقت بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال و متاع کے اور کچھ ان کا مقصود نہیں رہا تھا۔ (۵۴۱)

جیسا کہ مرزا صاحب کے حالات موجودہ سے ظاہر ہے۔

اسی طرح جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے اور لوگ راہِ راست پر قائم نہیں رہتے تو اس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف کسی کو مشرف بوحی کر کے اور اپنے نور خاص کی روشنی عطا فرما کر ضلالت کی تاریکی کو اس کے ذریعے سے اٹھاتا ہے۔ (۵۵۳)

ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔ (۵۵۶)

اس کے بعد مرزا صاحب نے کوشش کر کے اپنے زمانے کو اس زمانے کا مشابہ اور مثیل ثابت کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی ضرورت ہوئی تھی چنانچہ فرماتے ہیں اس زمانے میں ظلمت عامہ اور تامہ پھیل گئی ہے۔ (۵۵۷)

مگر اس کے دیکھنے کی ہر آنکھ میں صلاحیت نہیں چشمِ خفاش چاہئے مسلمانوں کی یہ حالت ہو گئی کہ بجز بد چلن اور فسق و فجور کے ان کو کچھ یاد نہیں۔ (۵۵۸)

جس طرح یہود کے دلوں سے توریت کا مغز اور بطن اٹھایا گیا تھا اسی طرح قرآن کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں سے اٹھایا گیا۔ (۵۶۲)

خدا نے قرآن میں فرمایا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام اٹھالیا جائے گا۔ (۵۶۳)

قرآن زمین پر سے اٹھالیا گیا۔ (۵۶۴)

اس موقع پر مرزا صاحب کو ان سب باتوں کے بولنے کی بھی ضرورت ہوئی جو براہین میں لکھا تھا کہ شریعت فرقانی مکمل و ختم ہے۔ قرآن کی ہزارہا تفسیریں حافظ ہیں مسلمانوں کا تزلزل ممکن نہیں۔ وغیرہ ذالک۔

نبی بننے کی تدبیر

الہام ہوا ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ (ل ۱۹۲) یعنی خدا نے ان سے کہا کہ اللہ ہی نے اپنے رسول (غلام احمد قادیانی) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ تمام دینوں کو اس پر غالب کر دے اور الہام ہوا قل جاء کم نور من اللہ فلا تکفرو ان کنتم مومنین (ل ۱۹۳) یعنی خدا نے ان سے کہا کہ کہہ دے (اے غلام احمد) کہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا سو تم اگر مسلمان ہو تو اس کا انکار مت کرو اور الہام ہوا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اس پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ (ل ۶۳۳)

الہام ہوا کہ قل جاء الحق وزہق الباطل یعنی حق آیا اور باطل نابود ہو گیا اور الہام ہوا کتب اللہ لا غلبہ انا ورسلی الا ان حزب اللہ ہم الغالبون (ل ۱۹۷) یعنی خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہوں گے یاد رکھو کہ اللہ ہی کا گروہ غالب ہے اور الہام ہوا قل انی امرت وانا اول المومنین (ل ۱۹۲) یعنی خدا نے ان سے کہا کہ اے غلام احمد ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں مامور ہوا ہوں اور میں ایمانداروں میں پہلا شخص ہوں یعنی ان کی نبوت اور ان کے دین پر ان کے ایمان کے بعد ان کی امت ایمان لائے گی کیونکہ پہلے نبی کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قل انی امرت وانا اول المومنین ان کے اس الہام سے ظاہر ہے کہ ان کے دین کے کارخانہ کی ابتداء مستقل طور پر ان سے ہوئی ورنہ وہ ہمارے دین میں اول المومنین نہیں ہو سکتے اگرچہ مرزا صاحب تواضع کی ارہ سے یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظل ہوں مگر ان کی امت کے کامل الایمان افراد ہرگز باور نہیں کر سکتے وہ ضرور کہیں گے ظل کیسا وہ تو ایک مہمل اور بے اصل چیز ہے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت چیز دیگر ہیں ان کو وہ بات حاصل ہے کہ (نعوذ باللہ) خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل نہ تھی وہاں جبرائیل کا واسطہ تھا یہاں خود خدا بے پردہ ہو کر باتیں کرتا ہے چنانچہ اپنے روبرو سے ان کو نذیر اور رسول بنا کر بھیج دیا ہر کہ شک آرد کافر گردد چنانچہ خود مرزا صاحب نے فرمادیا کہ میرا منکر کافر ہے اسی وجہ سے ان کا خاتم الانبیاء ہونا مسلم ہو چکا ہے جیسا کہ تحریرات سے ظاہر ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مرزا صاحب سچے دل قسم کھا کر بھی کہیں کہ میں ظلی نبی ہوں جب بھی وہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا ہے کہ میرے بعد جو رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے و بجال ہے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ ظلی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو مضائقہ نہیں۔

عیسیٰ بننے کی تدبیر

مسیح کے آنے کا بیان قرآن میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً ہے۔ (ص ۳۱)

اور احادیث اس باب میں متواتر ہیں۔ (ص ۲۷۱)

مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے اور دمشق کے منارے کے پاس اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے جو یہودی ہو گا اور ان کے سوا جو علامات مختصہ مرزا صاحب میں نہیں پائی جاتیں وہ قابل تاویل بلکہ غلط ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کشف میں (نعوذ باللہ) غلطی ہو گئی تھی اور عیسیٰ اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت حضرت پر کھلی نہ تھی۔ (ف ۱۱۵)

(عیسیٰ و دمشق وغیرہ) ظاہر پر محمول نہیں سب کے سب پیٹنگوئی پر ایمان لائے تھے۔ (ص ۲۸۱)

اگر دمشق والی حدیث مانی ضروری ہے تو اس سے مراد اصلی دمشق نہیں بلکہ قادیان ہے۔ (ص ۳۸۳)

رہا مینار سو وہ تو مرزا صاحب نے قادیان میں بنائی لیا۔ (ف ۱۱۷)

مرزا صاحب نے مسیح موعود بننے کے دو طریقے اختیار کئے ایک شیل مسیح ہونا اس کی تدبیر یہ کہ پہلے تو کل علماء شیل انبیاء ہیں۔ (ص ۲۸)

پھر الہام سے خدا نے خاص طور پر نوح اور ابراہیم اور موسیٰ وغیرہ انبیاء کا شیل ان کو بنادیا۔ (ف ۵۳)

پھر الہام ہوا کہ روحانی طور پر وہ مسیح ہیں۔ (ص ۱۶)

اگر مسیح علیہ السلام اپنے وقت مقررہ پر آجائیں گے۔ (ص ۱۴)

مگر ان کا شیل جو موعود ہے وہ مرزا صاحب ہیں۔ (ص ۳۱)

دوسرا طریقہ یہ کہ جس نبی کا کوئی شیل ہوتا ہے خدا کے نزدیک اس کا وہی نام ہوتا ہے یعنی خدا نزدیک مرزا صاحب کا نام

عیسیٰ ابن مریم ہے۔ (ص ۲۷۳)

بلکہ خدا نے ان کا نام عیسیٰ رکھ کر براہین احمدیہ میں چھپوا کر مشہور بھی کر دیا۔ (ص ۲۶)

پھر الہام ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم تو فوت ہو گیا اور یہ بھی الہام ہوا کہ جعلناک المسیح ابن مریم یعنی ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم تو بنادیا اور الہام ہوا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ هو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ اس عبارت کا ترجمہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور وہ جو تیرے لئے نافع ہوئے ہیں انہیں ان دوسرے لوگوں پر جو تیرے منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا خدا وہ قادر ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچائی دے کر بھیجا تا کہ سب دینوں پر حجت کی رو سے اس کو غالب کرے یہ وہ پیگم کوئی ہے جو پہلے سے قرآن شریف میں انہیں دنوں کیلئے لکھی گئی۔ (ل ۱۹۲)

مطلب اس کا ظاہر ہے کہ انی متوفیک ورافعک میں جو جھگڑے ہو رہے ہیں فضول ہیں نہ اصل عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے اس کو تعلق ہے، نہ ان کے رفع سے بلکہ اس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ مرزا صاحب مر کے اٹھائے جائیں گے (مگر دفن بھی کئے جائیں گے یا نہیں اس کی خبر نہیں دی گئی) اور جو لوگ ان کی عیسویت کا انکار کرتے ہیں وہ قیامت تک مرزائیوں کے مغلوب رہیں گے ایک الہام کی جوڑ لگانے سے پوری آیت مرزا صاحب کے قبضے میں آگئی اور خدا کے کہنے سے ان کو معلوم ہو گیا کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن کے ذریعے سے جو خبر دی کہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک جس کا مطلب یہ سمجھا گیا تھا کہ خود عیسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے بطور پیگم کوئی فرمایا تھا کہ تم اٹھائے جاؤ گے سو وہ (نعوذ باللہ) غلط تھا۔ دراصل وہ پیگم کوئی انہیں دنوں کیلئے تھی کہ مرزا صاحب مریں گے یہ تو قرآن سے ان کی عیسویت کا ثبوت تھا اب احادیث سے بھی اس کا ثبوت لیجئے الہام ہوا لا مبدل لکلمات اللہ انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللہ ورسولہ جس کا ترجمہ مرزا صاحب خود ہی لکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے ان وعدوں کو جو پہلے سے اس کے پاک کلام میں آچکے ہیں کوئی بدل نہیں سکتا یعنی وہ ہرگز نہیں ٹل سکتے اور اس کے بعد فرماتا ہے ہم نے اس مامور کو مع اپنی نشانوں اور عجائبات کے قادیان کے قریب اتارا اور سچائی کے ساتھ اتارا اور اس کے رسول کے وعدے جو قرآن و حدیث میں تھے آج سچے ہوئے۔ (ل ۱۹۲)

یعنی جو قرآن میں مرزا صاحب کے قادیان میں اترنے سے وہ سب وعدے پورے ہو گئے یہ خبر خود خدا نے مرزا صاحب کو دی اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مرزا صاحب کو مسلم نہیں مگر مسلمانوں کے اعتقاد کے لحاظ سے ان کو بے باپ کے بھی بننا ضروری تھا اس لئے فرماتے ہیں کہ مثالی طور پر بھی عاجز عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی باپ روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے۔ (ل ۶۵۹)

یہ بات تو سچ ہے کہ مرزا صاحب بے پیرے ہیں مگر اتنی بات تو کل ملحدوں اور بے دینوں پر بھی صادق آتی ہے پھر کیا مرزا صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ ان کا کوئی باپ روحانی ہے یا سلاسل اربعہ میں کے کسی سلسلے میں داخل ہیں پھر کیا ان کو بھی اس سوال میں شامل فرمائیں گے کہ وہ ابن مریم نہیں تو کون ہیں۔

وہی انارنے کی تدبیر

مرزا صاحب نے یہ تو دیکھ لیا کہ مخالفین کی کوششوں سے بعض مسلمان عیسائی اور مرزائی وغیرہ ہو جاتے ہیں مگر یہ نہیں دیکھا کہ علمائے اسلام کے وعظ و نصائح سے ہر طرف لاکھوں مختلف ایمان والے جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں جیسا کہ اخباروں سے ظاہر ہے باوجود اس کے اس زمانہ کو خالص کفر کا زمانہ قرار دے کر لکھتے ہیں کہ جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف باوجی کر کے بھیجتا ہے۔ (ی ۵۵۴)

اور ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا بھی خدائے تعالیٰ کی عادت ہے۔ (ی ۵۵۶)

اور اس کی علت یہ لکھتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے۔ (ی ۲۹۴)

اور الہام کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ (ی ۲۰۳) (مگر مدعیوں کی وہاں تک رسائی نہیں)۔

پھر اس الہام سے اپنے پر وجی کا اترنا ثابت کیا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی یعنی اے غلام احمد کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مگر مجھ پر وجی آتی ہے۔ (ی ۵۱۱)

مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ جن علامات الہیہ کا نام ہم وجی رکھتے ہیں علمائے اسلام اپنے عرف میں الہام بھی کہا کرتے ہیں۔ (ص ۱۶۲)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف نام کا فرق ہے دراصل اپنی وجی الہام ہی ہے جو اوروں کو بھی ہوا کرتا ہے مگر جب خدائے ان کو یہ کہنے کا حکم کیا کہ مجھ پر وجی اترتی ہے تو اب کس کا خوف ہے صاف کہہ دیتے کہ یہ وہ وجی نہیں جو اور ملہوں کو بھی ہوا کرتی ہے بلکہ یہ وہ وجی ہے جو خاص پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اترتی تھی کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اس باب میں مجھ پر بھی وہی وجی کی جو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کی تھی یعنی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی مگر جو بات بنائی ہوئی ہوتی ہے کتنی بھی جرأت سے کہی جائے اندرونی کمزوری کے آثار اس پر نمایاں ہو ہی جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لکھتے ہیں کہ وجی رسالت بجمہت عدم ضرورت منقطع ہے۔ (ی ۲۱۵)

خود کہتے ہیں کہ خدائے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اپنے پر وجی کا اترنا بھی خدا کے کلام سے ثابت کرتے ہیں اور گمراہی حد کو پہنچنے سے رسول اور وجی کتاب آسمانی کا اترنا مقتضائے وقت بتلاتے ہیں تو اب وجی رسالت میں کون سی کسر رہ گئی مگر یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے دراصل ان کو وجی رسالت ہی کا دعویٰ ہے اس لئے کہ بہ تصریح کہہ رہے ہیں کہ اپنی وجی قطعی اور دوسروں پر حجت ہے۔ (ص ۱۶۳)

اور ظاہر ہے کہ یہ قوت سوائے وجی رسالت کے اوروں کے الہاموں میں نہیں یہ تو سب ان کے دعوے ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجی میں بالکل اشتباہ نہیں اور مرزا صاحب کے اکثر بلکہ کل الہام جھوٹے ثابت ہوئے تو عقل خدا داد صاف حکم کر دیتی ہے کہ یہ سب ان کے داؤ پیچ ہیں۔

امام مہدی بننے کی تدبیر

امام مہدی کے خروج کے باب میں احادیث جو وارد ہیں متواتر ہیں جس کی تصریح محدثین نے کی ہے ان میں مصرح ہے کہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر نکلیں گے اور جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو وہ امام مہدی کی اقتداء کریں گے۔ (ف ۱۵۶)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ وہ سب حدیثیں غلط ہیں۔ (ف ۱۵۹)

عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں کوئی مہدی نہ ہوگا۔ (ف ۱۶۱)

اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام کے کوئی مہدی آجائے۔ (ف ۱۶۲)

البتہ حدیث لا مہدی الا عیسیٰ لائق اعتبار ہے۔ (ف ۱۶۱)

حالانکہ محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ضعیف، منکر، منقطع، مجہول ہے۔ (ف ۱۶۱)

غرض کہ اس تدبیر سے اتنا ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے زمانے میں کوئی مہدی نہیں ہو سکتا مگر منصب مہدویت فوت ہوئے جاتا تھا اس لئے اس کی یہ تدبیر کی جو لکھتے ہیں کہ احادیث نبویہ کالب لباب یہ ہے کہ تم جب یہود بن جاؤ گے تو تم میں عیسیٰ ابن مریم آئے گا۔ (یعنی غلام احمد قادیانی) اور جب تم سرکش ہو جاؤ گے تو محمد بن عبد اللہ ظہور کرے گا جو مہدی ہے اور یہ نام اس کا اللہ کے نزدیک ہوگا اور دراصل وہ ثیل محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ہے۔ (ف ۱۶۶)

اور اپنا ثیل ہونا اس طور پر ثابت ہے کہ بار بار احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے خدا نے غلطی طور پر مجھے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قرار دیا۔ (ف ۵۳)

الحاصل گو نام اپنا غلام احمد ہے مگر اللہ کے نزدیک محمد ابن عبد اللہ نام ہے جو مہدی موعود ہے جلسہ تعطیلات دسمبر ۱۸۹۰ء میں جو لوگ قادیان میں جمع ہوئے تھے ان کی فہرست میں نے خود تیار کی تھی جو دافع الوساوس میں شائع ہوئی بعد ازاں جو حدیث کدرج آپ کو معلوم ہوئی جس میں یہ ذکر ہے کہ مہدی اپنے اصحاب کو جمع کرے گا ان کی تعداد اہل بدر کے مطابق (۳۱۳) ہوگی اور ان کے نام مع سکونت وغیرہ ایک کتاب میں درج کریگا تب اپنی اصل فہرست میں تراش خراش کر کے (۳۱۳) ناموں کی فہرست انجام آتھم میں شائع کر دی بعض نام پہلی فہرست میں سے نکال دیئے اور بعض نئے نام ایذا کر دیئے۔ (س ۱۹)

حارث بننے کی تدبیر

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص حارث نام امام مہدی کی تائید کیلئے لشکر لے کر ماوراء النہر سے روانہ ہوگا جس کے مقدمہ الجیش پر ایک سردار ہوگا جس کا نام منصور ہوگا ہر مسلمان پر اس کی نصرت ضروری ہے۔ (ف ۱۷۴)

مرزا صاحب نے دیکھا کہ عیسیٰ اور مہدی تو بن گیا مگر روپیہ فراہم کرنے کی اب تک کوئی دستاویز ہاتھ نہ آئی البتہ حارث کو نصرت دینے کا حکم ہے یہاں داؤ چل سکتا ہے کہ نصرت سے مراد چندے ہیں اس لئے فرمایا کہ الہام سے مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ حارث جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کا مصداق یہی عاجز ہے۔ (ف ۵۲)

اور اگر ظاہری معنی دیکھتے ہو تو حارث زمیندار کو کہتے ہیں اور میں زمیندار ہوں۔ (ف ۱۷۵)

اگرچہ میں ماوراء النہر سے لشکر لے کر نہیں نکلا مگر میرے اجداد تھینا چار سو برس کے پیشتر ایک جماعت کثیر کے ساتھ سمرقند سے بابر بادشاہ کے پاس دلی کو آئے تھے۔ (ف ۱۷۸)

اس میں شک نہیں کہ دسویں گیارہویں پشت میں مرزا صاحب کا گویا خیالی وجود نہ سہی مگر کسی احتمالی قسم کا وجود تو ضرور تھا بہر حال مرزا صاحب حارث بھی ہیں اور ماوراء النہر سے بھی لشکر لے کر نکل آئے اب رہ گیا یہ کہ اس لشکر کا سردار منصور نام ہوگا سو اس کی تدبیر ہے کہ آسمانوں پر منصور کے نام سے وہ پکارا جاتا ہے۔ (ف ۱۸۰)

یہاں مرزا صاحب نے لشکر کا نام تو لے لیا مگر اس کے ساتھ ہی خلجان پیدا ہو گیا کہ کہیں بغاوت کا الزام قائم نہ ہو جائے اس لئے گورنمنٹ کو سمجھانے کی یہ حکمت عملی کی کہ اگرچہ اس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے مگر اس مقام میں درحقیقت جنگ و جدل مراد نہیں بلکہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اس حارث کو دی جائے گی جیسا کہ کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا۔ (ف ۱۸۰)

مطلب یہ کہ حدیث میں جو لفظ رايات سود اور مقدمہ الجیش وغیرہ لوازم لشکر مذکور ہیں وہ حضرت کے کشف کی (نعوذ باللہ) غلطی تھی۔

اور امام مہدی کی تائید کی غرض سے حارث کے نکلنے کی تدبیر کی کہ آل محمد سے اتقائے مسلمین جو سادات قوم ہیں اور شرفائے ملت ہیں اس وقت کسی حامی دین کے محتاج ہیں۔ (ف ۱۸۲)

لیجئے مرزا صاحب اب خاصے حارث ہیں اور مسلمانوں پر ان کی مدد واجب ہے چنانچہ اسی وجہ سے کئی شاخیں چندے کی کھولی گئیں۔ (ف ۱۷۷)

اپنی اولاد میں عیسویت قائم کرنے کی تدبیر

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے ایک الہام لکھا جس میں خدا نے ان کو یامریم کہہ کر پکارا۔ (ص ۲۲)

اسی بناء پر لکھتے ہیں کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں ہے جس کا نام ابن مریم رکھا گیا ہے اس لئے کہ خود مریم ہیں۔ (ص ۲۲)

اور لکھتے ہیں کہ قطعی اور یقینی پیشگوئی میں خدا نے ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا۔ (ف ۵۶)

اور لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور تیرے خاندان کی تجھ سے ہی ابتداء قرار دی جائے گی ایک اولاد العزم پیدا ہو گا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہو گا وہ تیری نسل سے ہو گا فرزند دلہند گرامی وارجند مظهر الحق والعلا کان اللہ ینزل من السماء۔ (ف ۵۶)

واضح رہے کہ مرزا صاحب کو جس طرح یامریم کا خطاب ہوا اسی طرح یاعیسیٰ کا بھی خطاب ہوا جیسا کہ ابھی معلوم ہوا ان الہاموں کی رو سے مرزا صاحب میں مریم اور عیسیٰ دونوں کی حقیقت صنفیہ جمع ہے جس کا کشف ان کو ہوا جب ایسی باحرمیت حقیقتوں کے اجتماع سے فرزند دلہند پیدا ہو تو اس کا احترام صاحبزادی میں کیا کلام تعجب نہیں کہ اپنے زمانے میں وہ ثالث ثلاثہ کا مصداق بن جائے بہر حال مرزا صاحب ہی فقط عیسیٰ نہیں بلکہ ان کی اولاد میں بہت سے عیسیٰ ہونے والے ہیں اور یہ سلسلہ بہت دور تک خیال کیا گیا ہے جیسا کہ اس الہام سے ظاہر ہے یا قی علیک زمان مختلف بازواج مختلفہ تری نسلا بعیدا (ل ۶۳۵) یعنی تجھ پر ایک زمانہ مختلف آئے گا ازواج مختلفہ کے ساتھ اور دیکھ لے گا تو دور کی نسل کو ازواج مختلفہ سے غالباً اس الہام کی طرف اشارہ ہے یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة۔ (ص ۲۱، ۱۸)

جس کے معنی خود بتلاتے ہیں کہ ازواج سے مراد اپنا تابع ہے اگرچہ الہامات مختلفہ سے ازواج مختلفہ کا ثبوت ملتا ہے مگر نسل بعید کی توجیہ غور طلب ہے ممکن ہے کہ بعید سے ملہم کی مراد بعید عن العقل ہو ہمیں اس میں کلام نہیں کہ حقائق مختلفہ کا اجتماع کیونکر جائز رکھا گیا مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب ایسے بعید عن العقل امور جائز رکھے جاتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور وہاں مثل فرشتوں کے رہنا کیوں مستبعد اور قابل انکار سمجھا جاتا ہے۔

خارق عادات معجزوں سے سبکدوشی کی تدبیر

مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کر کے یہ تو کہہ دیا کہ میرے معجزے تمام انبیاء کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں۔ (ف ۵۳)

مگر چونکہ ممکن نہ تھا کہ کوئی خارق العادت معجزہ دکھلاتے اسلئے فرمایا کہ کھلے کھلے معجزے ہرگز وقوع میں نہیں آسکتے۔ (ص ۸۰)

اور انبیاء کے معجزے منکروں کے مشابہ محبوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)

پر انے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کی طرح صرف قصوں اور کہانیوں کے سہارے پر موجود ہو (یعنی معجزوں پر) اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ (ص ۲۶۷، ۲۶۸)

پھر ان معجزوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان کو مسمیٰ مقرر دیا۔ (ص ۵۴)

اور لکھا کہ یہ کام قابل نفرت ہے اس لئے میں اس کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ (ص ۲۹۹)

اس کے بعد معجزوں کی دو قسمیں کہیں ایک نقلی جن کو کتھا قرار دیا دوسرے عقلی یعنی داؤ بیچ اور عقلی معجزے ایسے یقینی ہیں کہ محبوب الحقیقت یعنی نقلی معجزے ان کی برابری نہیں کر سکتے۔ (ص ۳۶۷)

پھر مدعیان نبوت و مہدیت وغیرہ کے کارناموں سے مدد لے کر طبیعت کے خوب سے جوہر دکھائے اور لکھا کہ خوارق عادت ہم بھی دکھا سکتے ہیں مگر ان کے ظہور کیلئے یہ شرط ہے کہ طالب صادق کینہ و مکارہ چھوڑ کر بہ نیت ہدایت صبر و ادب سے انتظار کرتا رہے۔ (ل ۴۳)

جس سے مقصود ہو یہ کہ نہ کوئی ایسا مودب سے ملے نہ وہ معجزہ ظاہر ہو پھر چار سبوت پرستوں کو نبی قرار دے کر ان کی کشف کی غلطیاں ثابت کہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی کشفوں کو غلط قرار دیا۔ (ص ۲۶۷)

تاکہ اپنے کشفوں اور الہاموں کی غلطیاں قابل اعتراض نہ ہوں الحاصل خارق العادات معجزوں کو محال بتا کر صرف داؤ بیچ میں معجزوں کو محدود کر لیا اور اس میں بھی گریز کا موقع لگا رکھا کہ اگر کوئی داؤ نہ چلے تو اسی قسم کی غلطیوں میں شریک کر لیا جائے۔

الہاموں کی تدبیر

ایسی شرطیں لگا دینی کہ جن سے گفتگو کو گنجائش ملے آتھم پندرہ مہینے میں مرے گا بشرطیکہ رجوع الی الحق نہ کرے۔
(ص ۱۶۶)

قرآن سے کام لینا جیسے لیکھرام کی بدزبانوں سے یقین ہو گیا کہ مسلمان اس کے دشمن ہو گئے مارا جائے گا الہام ہو گیا کہ چھ برس میں اس پر عذاب نازل ہو گا جو خارق العادت ہے۔

مناسب حال ایک طویل مدت قرار دینا جیسے لیکھرام اور آتھم کی موت کی مدت بالائی تدابیر سے کام لینا مثلاً آتھم کو وہ دھمکیاں دیں کہ وہ بھاگا پھر اسی کا نام رجوع الی الحق رکھ دیا اور مرزا محمد بیگ کی لڑکی سے نکاح کے باب میں یہ خیال کیا کہ خوشامدوں اور داؤ پیچ سے کام نکل آئے گا۔ (ص ۱۹۳)

پہلو دار الفاظ کا استعمال جیسے ہاویہ اور رجوع الی الحق آتھم والے الہام میں اگر وقوع ہو گیا تو مقصود حاصل ہے ورنہ احتمالی دوسرا پہلو موجود ہے اسی طرح عفت الدیار محلها و مقامها کے معنی پہلے طاعون کے لکھے پھر زلزلے ہونے لگے تو اس کے وہی معنی مشتہر کر دیئے۔ (ص ۳۰)

داؤ پیچ سے کام لینا جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب والے الہام میں دھوکہ دے کر ایک فتویٰ حاصل کیا اور اس کی تطبیق ان پر کر دی۔ (ص ۲۱۱)

خلاف واقع باتیں گھڑ لینی جیسا کہ مولوی محمد حسین کی ذلت والے الہام میں عزت کی چیزوں کو بھی ذلیل قرار دیں۔

بالائی تدابیر سے عاجز کرنا مثلاً تین برس میں ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھ کر اس غرض سے بھیجا کہ پانچ روز میں اس کا جواب دو جو ممکن نہ تھا اور اعلان دے دیا کہ یہ معجزہ ہے۔ (ص ۲۱۸)

ابتداء میں کمال جرأت اور انتہاء میں گریز جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت پیٹھگوئی کی کہ پیٹھگوئیوں کی پڑتال کیلئے وہ ہرگز نہ آئیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے ان کو دے دیئے جائیں گے اور جب آگئے تو گالیاں دے کر گریز کر گئے۔ (ص ۲۲۶)

بعض الہاموں کا ایک جز ثابت ہوتا ہے اور اکثر حصہ غلط اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین بھی ان کو خبر دیتے ہیں۔

جس طرح ابن صیاد نے بجائے دخان، دغ کی خبر دی تھی کبھی تخنیں سے الہام بنایا گیا جو غلط نکلا مثلاً دیکھا کہ طاعون ملک میں پھیل رہا ہے الہام پیٹھگوئی کر دی کہ دو سال میں طاعون پنجاب میں آجائے گا مگر نہ آیا۔ (ص ۳۵)

قرآن کی تحریف کی تدبیر

سب سے پہلے اس کی ضرورت ہوئی کی تفاسیر ساقط الاعتبار کر دی جائیں چنانچہ لکھا کہ تفاسیر موجود فطرتی سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہیں جنہوں نے مولویوں کو خراب کر دیا۔ (ف ۲۲)

اور احادیث کو بیکار محض بنادیا اور اجماع کی نسبت کہہ دیا گویا اس میں اولیاء بھی داخل ہوں مگر وہ معصوم نہیں ہو سکتا۔ (ل ۱۳۳)

جب یہ دلائل قویہ جس پر اہل سنت و جماعت کا مدار تھا بیکار کر دی گئی تو اب شیطان کے روکنے والا کون اس کے ساتھ ہی الہام ہو گیا الرحمن علم القرآن۔ (ل ۱۹۲)

یعنی ان کے خدا نے خود ان کو قرآن کی تعلیم دی اور تعلیم کیا ہوئی کہ انبیاء ساحر تھے اور معجزے مسمریزم اور قیامت جس کا ذکر ہر مسلمان قرآن میں پڑھتا ہے بے اصل وغیرہ ذالک اور لکھتے ہیں کہ معارف قرآن بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں مگر یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو کشف والہام ہمیشہ غلط اور مصنوعی ثابت ہوا کریں ان کے ذریعے سے جو معارف پیدا ہوں وہ تحریفات ہیں ناموں میں تصرف کر کے خود مصداق بن جاتے ہیں چنانچہ قولہ تعالیٰ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنی شان میں کہہ دیا کیونکہ خود احمد ہیں اور الہام کی رو سے رسول بھی ہیں اور یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک کا خطاب اپنی نسبت فرماتے ہیں کیونکہ الہام سے عیسیٰ بن چکے ہیں محرف کتابوں کو پیش کر کے قرآن کے معنی بدل دیتے ہیں۔ (ص ۴۸)

حقیقت کی جگہ مجاز اور مجاز کی جگہ حقیقت لے کر انی متوفیک اور اماتہ اللہ میں تحریف کر دی۔ (ف ۳۵۳)

بروز اور ظلیت اور فانی الرسول کا دعویٰ کر کے چند الہاموں کی جوڑ لگا دی اور خاتم النبیین بن گئے۔

خاتم الانبیاء بننے کی تدبیر

الہام ہوا یا احمد - (۲۴۲)

اور فرماتے ہیں کہ میں شیل محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں اور فرماتے ہیں کہ ظلی طور پر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں۔ (ف ۵۳)

پھر ان الہاموں کی بھرمار کر دی جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہیں مثلاً وما ارسلناک الا رحمة اللعالمین - (ی ۵۰۶)

لولاک لما خلقت الافلاک، یا ایہا المدثر، انا فتحنالک فتحا مبیناء رَوَّجْنٰکَھا وغیرہ الہامات مذکورہ۔

مرزا صاحب کو حضرت کی ظلیت کا دعویٰ ہے اور اسی بناء پر حضرت کی خصوصیات کے بھی مدعی ہیں مگر یہ امر مشاہد ہے کہ ظل میں کوئی بات اگر ظاہر ہوتی ہے تو اسی قسم کی ہوتی ہے جو اصل یعنی ذی الظل میں محسوس ہو مثلاً حرکت اور شکل میں وجہ پھر اس کے کیا معنی حضرت کی خصوصیات کا تو دعویٰ ہے اور امور محسوسہ بالکلیہ مفقود ایک ہی بات دیکھ لیجئے کہ وہاں دنیا سے من جمیع الوجہ اجتناب مشاہد تھا اور یہاں ہمہ وجہ انہماک واستغراق محسوس ہے مرزا صاحب نے خاتم النبیین بننے کا ایک طریقہ یہ بھی نکالا کہ میں فنا فی الرسول ہوں۔ (ل ۵۷۵)

مگر عقل سلیم اس کو بھی ہرگز قبول نہیں کر سکتی اس لئے مرزا صاحب اپنی بیوی کی رضا جوئی میں ہمہ تن مستغرق ہیں چنانچہ اقسام کے چندے اسی غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جو روپیہ حاصل ہو ان کو پہنچے سونے کے زیوروں سے ان کو لاد دیا فرزندوں کو محروم کر کے اپنے املاک پر ان کا قابض کر دیا حالانکہ اس قسم کی کوئی بات ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہیں پائی گئی الغرض یہ استغراق وانہماک ان کا با آواز بلند کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب فنا فی الرسول تو ہرگز ہو نہیں سکتے۔

پیسہ پیدا کرنے کی تدبیر

یوں تو جتنی تدابیر اور کارروائیاں مرزا صاحب کی ہیں سب سے مقصود اصلی اور علت غائی یہی ہے جس پر ان کی طرز معاشرت گواہ ہے۔ (ف ۳۷)

مگر ان میں سے چند تدابیر لکھی جاتی ہیں جن کو اس مسئلے سے زیادہ خصوصیت ہے باوجود یہ کہ مرزا صاحب کو عیسیٰ اور مہدی اور امام الزماں اور مجدد اور محدث وغیرہ ہونے کا دعویٰ ہے جن کے مدارج دین میں نہایت اعلیٰ ہیں مگر انہوں نے روپیہ فراہم کرنے کی غرض سے حارث یعنی کسان بننے کو بھی قبول کر لیا۔ ہر چند حارث کے معنی وہ زمیندار لکھتے ہیں مگر کتب لغت سے اس کی غلطی ثابت ہے۔ چنانچہ غیاث و نفائس وغیرہ میں معنی مصرح ہیں حارث بمعنی مزارع ہے جس کو ہندی میں کسان کہتے ہیں اور کسان ایک ایسی ذلیل قوم ہے کہ زمینداروں کے نوکروں کے نزدیک بھی ان کی کوئی وقعت نہیں اقسام کی تصویریں اپنی اور اپنی اہل بیت کی اور خاص جماعت کی اُترا کر بیچتے ہیں جس سے لاکھوں روپے کی آمدنی متصور ہے۔ (ف ۳۸)

منارۃ المسیح جس میں گھڑی اور لائین لگائی گئی اس کی تعمیر کیلئے دس ہزار روپے کا چندہ کیا گیا۔ (ف ۳۷)

مسجد اور مدرسے کیلئے چندہ جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہے کتابوں کی بیگلی قیمت وصول کر لی جاتی ہے اور کتاب نثار۔ (ف ۳۸)

ایک کتاب کے دو نام رکھ کر دونوں کی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ (ف ۴۱)

پریس کاغذات اور کاپی نویس کے واسطے ڈھائی سو روپے ماہانہ کا چندہ۔ (ف ۴۲)

کتاب کی قیمت لاگت سے گنی چو گنی رکھی جاتی ہے۔ (ف ۴۳)

دعاء کی اجرت بیگلی لی جاتی ہے اور اثر نثار۔ (ف ۴۳)

اموال و املاک و زیورات وغیرہ کی زکوٰۃ دینے کی ترغیب و ترہیب اس غرض سے کی جاتی ہے کہ اپنی تصنیفات اس سے خریدی جائیں۔ (ف ۴۴)

تمام چندہ مع زکوٰۃ بلا حساب مرزا صاحب ہی کے پیٹ میں ہضم ہو رہا ہے۔ (س ۱۵)

پھر جب اہلیان سیالکوٹ نے آمد و خرچ کے انتظام کیلئے کمیٹی کی درخواست کی تو پیش میں آکر جواب دیا کہ کیا میں کسی کا خزانچی ہوں پھر جب مہمانوں کو تکلیف ہونے کی شکایت ہوئی تو جواب دیا کیا بھٹیلا ہوں۔ (س ۱۵)

مرزا صاحب کا حکم ہے کہ جو لنگر میں چندہ نہ دے وہ اسلام سے خارج ہے۔ (ک ۷۲)

قیمت کتب وغیرہ وصول کر کے اشتہار دلوا دیا کہ امام وقت و خلیفہ اللہ کو نبیوں بقالوں تنگ دلوں زر پرستوں کے حساب سے کیا کام
گو وہ مال غنیمت تھا۔ (ف ۴۳)

فرماتے ہیں ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا اس کے معنی یہ ہیں خدا جس کو چاہتا ہے
حکومت عنایت کرتا ہے اور جس کو حکومت دی جاتی ہے اس کو بہت سامان دیا گیا۔ (ی ۴۱)

اور فرماتے ہیں کہ دوسرا حصہ انبیاء و اولیاء کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے۔ (ی ۲۵۴)

یہ تدبیر قابل ملاحظہ ہے کیونکہ کوئی مرید اور امتی مرزا صاحب کا ایسا نہیں جس کو مرزا صاحب کی حکمت اور ولایت
بلکہ نبوت کا اقرار نہیں۔ اس لئے ان پر فرض ہو گا کہ جس طرح انہوں نے دمشق کا مینار قادیان میں بنوا کر اپنے نبی کی عیسویت کی
تکمیل کی اسی طرح اپنے نبی کے آخری حصہ عمر میں بہت سال مال دے کر دولت کے درجہ کمال تک ان کو پہنچا دیں گے تاکہ اپنے نبی کی
حکمت اور ولایت کی تکمیل ہو جائے مگر یاد رہے کہ یہ منارۃ المسیح نہیں کہ دس بارہ ہزار روپے سے کام چل جائے اگر دس بیس لاکھ روپیہ
بھی مرزا صاحب کی نذر کریں تو بھی اس زمانے کے لحاظ سے وہ بہت سامان اور دولت بمرتبہ کمال نہیں ہو سکتی اس زمانے میں ادنیٰ مہاجن
کر وڑھارو پے کا مالک ہے۔ اس موقع میں ہم سچی پیشگوئی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مال و دولت میں ہرگز اس یہودی کے مرتبے کو
نہیں پہنچ سکتے جو اس زمانے میں دولتندی میں کامل سمجھا گیا جس کا حال اخباروں میں درج ہے۔ ایک مقبرے کی بنیاد ڈالی جس کا نام
بہشتی مقبرہ رکھا اور اس میں دفن ہونے کی یہ شرط لگائی کہ دفن ہونے والا اپنی جائیداد کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ (ک ۵۲)

اب ایسا کوئی شفیق ہو گا کہ اس حقیر بضاعت کو دینے میں دریغ کر کے ہمیشہ کیلئے بہشت کا حصہ خرید نہ کرے۔ اس کے بعد
صرف ایک الہام کی ضرورت ہے کہ جو اس بہشتی مقبرے میں دفن نہ ہو وہ دوزخی ہے اور وہ غالباً اس عرصہ میں ہو گیا ہو گا یا
آئندہ موقع پر ہو جائے گا۔

قیمت کتب وغیرہ وصول کر کے اشتہار دلوا دیا کہ امام وقت و خلیفہ اللہ کو نبیوں بقالوں تنگ دلوں زر پرستوں کے حساب سے کیا کام
گو وہ مال غنیمت تھا۔ (ف ۴۳)

فرماتے ہیں ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا اس کے معنی یہ ہیں خدا جس کو چاہتا ہے
حکومت عنایت کرتا ہے اور جس کو حکومت دی جاتی ہے اس کو بہت سامان دیا گیا۔ (ی ۴۱)

اور فرماتے ہیں کہ دوسرا حصہ انبیاء و اولیاء کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے۔ (ی ۲۵۴)

یہ تدبیر قابل ملاحظہ ہے کیونکہ کوئی مرید اور امتی مرزا صاحب کا ایسا نہیں جس کو مرزا صاحب کی حکمت اور ولایت
بلکہ نبوت کا اقرار نہیں۔ اس لئے ان پر فرض ہو گا کہ جس طرح انہوں نے دمشق کا مینار قادیان میں بنوا کر اپنے نبی کی عیسویت کی
تکمیل کی اسی طرح اپنے نبی کے آخری حصہ عمر میں بہت سال مال دے کر دولت کے درجہ کمال تک ان کو پہنچا دیں گے تاکہ اپنے نبی کی
حکمت اور ولایت کی تکمیل ہو جائے مگر یاد رہے کہ یہ منارۃ المسیح نہیں کہ دس بارہ ہزار روپے سے کام چل جائے اگر دس بیس لاکھ روپیہ
بھی مرزا صاحب کی نذر کریں تو بھی اس زمانے کے لحاظ سے وہ بہت سامان اور دولت بمرتبہ کمال نہیں ہو سکتی اس زمانے میں ادنیٰ مہاجن
کر وڑھارو پے کا مالک ہے۔ اس موقع میں ہم سچی پیشگوئی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مال و دولت میں ہرگز اس یہودی کے مرتبے کو
نہیں پہنچ سکتے جو اس زمانے میں دولتندی میں کامل سمجھا گیا جس کا حال اخباروں میں درج ہے۔ ایک مقبرے کی بنیاد ڈالی جس کا نام
بہشتی مقبرہ رکھا اور اس میں دفن ہونے کی یہ شرط لگائی کہ دفن ہونے والا اپنی جائیداد کے دسویں حصے کی وصیت کرے۔ (ک ۵۲)

اب ایسا کوئی شفیق ہو گا کہ اس حقیر بضاعت کو دینے میں دریغ کر کے ہمیشہ کیلئے بہشت کا حصہ خرید نہ کرے۔ اس کے بعد
صرف ایک الہام کی ضرورت ہے کہ جو اس بہشتی مقبرے میں دفن نہ ہو وہ دوزخی ہے اور وہ غالباً اس عرصہ میں ہو گیا ہو گا یا
آئندہ موقع پر ہو جائے گا۔

مرزا صاحب کے استفادات

یوں تو مرزا صاحب کی طبیعت خود جدت پسند اور اختراعات پر قادر ہے مگر اس سے انکار ہو نہیں سکتا کہ ہر فن میں ابتداء اساتذہ سے استفادے کی ضرورت ہے۔ البتہ کثرت ممارست و مزاوت سے جب ملکہ پیدا ہوتا ہے تو پھر کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں رہتی اسی وجہ سے براہین احمدیہ اور ازالۃ الادہام کی تصنیف کے زمانے کی نسبت ان دنوں کی کارروائیاں مرزا صاحب کی روز افزوں ترقی کر رہی ہے جیسا کہ الحکم وغیرہ سے ظاہر ہے۔ اب ہم ان کے ابتدائی زمانے کی چند تقلیدیں بیان کرتے ہیں۔

حیلے

ابن تومرٹ نے ونشری کی جو ایک فاضل جید تھا ایک مدت تک دیوانہ بنا رکھا پھر موقع پر اس کو عالم بنا کر ہزاروں مسلمانوں کو تباہ کیا۔ (ص ۳۳۴)

اسحق کئی سال گونگارہ کر ایک دوا کے استعمال سے نبی بن بیٹھا۔ (ص ۳۲۱)

رسالہ ”الہامات مرزار“ میں مرزا صاحب کی کارروائیاں قابل دید ہیں جن کی نظیریں متقدمین میں بھی نہیں مل سکتیں ان کی پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں۔

واقعات میں تصرف

یوزاسف مدعی نے ابراہیم علیہ السلام کے واقعات مندرجہ قرآن میں تصرف اور الٹ پھیر کر کے ان کو مجوسی قرار دیا اسی طرح مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں تصرف کر کے ان کو ساحر قرار دیتے ہیں۔ (ص ۱۲۶)

عزالت ریاضت اظہار تقدس

پولس مقدس عیسائیوں کے دین کو خراب کرنے کی غرض سے سلطنت چھوڑ کر فقیر بن گیا۔ (ص ۳۲۲)

خوزستانی اپنے قرابت دار کو امام زماں بنانے کیلئے زہد و تقویٰ میں اپنے کو بے نظیر ثابت کیا۔ (ص ۳۲۵)

اسحق نبوت حاصل کرنے کی غرض سے دس برس گونگا اور کمپرسی کی حالت میں مشقتیں گوارا کرتا رہا۔ (ص ۳۲۳)

فاضل و نشریسی ابن تو مرث کو امام زماں ثابت کرنے کیلئے ایک مدت دراز پاگل اور دیوانہ بنا رہا۔ (ص ۳۳۳)

چنانچہ یہ سب اپنے مقاصد میں کامیاب بھی ہوئے مرزا صاحب نے بھی ایک مدت دراز عزالت اختیار کی۔ جس میں براہین احمدیہ کی تصنیف اور مذاہب باطلہ کی کتابیں اور ان کی کامیابیوں کے طریقے دیکھتے اور تدبیریں سوچتے رہے اور وہ تقدس ظاہر کیا کہ غیر مقلد علماء کو بھی اپنے الہام منور کر چھوڑا گو وہ لوگ ایک مدت کے بعد ان کی غرض پر مطلع ہو کر علیحدہ ہو گئے۔

امور غیبیہ مثل کشف و الہام وغیرہ

ہر زمانے میں جھوٹے دغا باز ہوا کرتے ہیں جن کا کام اظہار امور غیبیہ مثل کشف الہام وغیرہ کے چل نہیں سکتا جو صرف حسن ظن سے مان لئے جاتے ہیں اگر حسن ظن کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ ان کا کشف و الہام تو نہ محسوس ہے نہ عقل سے اس کا ثبوت ہو سکتا ہے تو ان سے سوائے اس کے کچھ جواب نہ ہو سکے گا کہ ایسے مقدس شخص کیوں جھوٹ کہیں گے۔ اسی وجہ سے پہلے ان لوگوں کو اپنا تقدس ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ الہام الہی کی رو سے پیدا ہوا۔ (ص ۱۲۶)

سو یہ کوئی نئی بات نہیں پولس نے سلطنت چھوڑنے کا سبب اسی کشف کو بنایا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لا کر مجھ پر لعنت کی اور میری بصارت چھین لی جس سے میں ان کی حقانیت کا قائل ہو کر فقیر ہو گیا۔ (ص ۳۱۷)

اسحق آخر نے اپنی نبوت ایک بڑی قوم میں قائم کر لی اسی کشف کی بدولت تھا کہ کشفی حالت میں فرشتوں نے نبی بنادیا۔ (ص ۳۲۲)

و نشریسی نے اسی کشف کے ذریعے سے تقریباً لاکھ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا۔ (ص ۳۳۵)

فرقہ بازیغیہ کے سب لوگ قائل تھے کہ ہم اپنے اپنے اموات کو ہر صبح و شام دیکھ لیا کرتے ہیں۔ (ص ۳۵۰)

مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کے بھی دعوے ہیں کہ خواب میں ان کی حقانیت کی تصدیق ہو جاتی ہے اور بعض مریدوں کے خواب میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود فرمایا کرتے ہیں کہ مرزا مسیح موعود اور خلیفۃ اللہ ہیں ان کی تصدیق فرض ہے۔ (ص ۳۵۱)

تعلیم من اللہ

مرزا صاحب متعدد مقاموں میں الہام وغیرہ کی رو سے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خود ان کو قرآن کی تعلیم کرتا ہے۔ (ص ۳۲۳)
مرزا صاحب تو ذی علم شخص ہیں آخر اس اور ونشریسی نے تو اس دعوے کو اعجاز کے طور پر ثابت کر دکھایا تھا۔ (ص ۳۲۳، ۳۲۴)

عقلی معجزے

ابن تو مرث نے فریب اور دغا بازی کا نام معجزہ رکھا۔ (ص ۲۳۱)
بہا فرید نے ایک قمیص چین سے لا کر اس کو معجزہ قرار دیا۔ (ص ۳۲۹)
اسحق آخرس نے نئی قسم کا روغن منہ پر لگا کر اس کو معجزہ قرار دیا۔ (ص ۳۲۲)
سلیمان مغربی کبوتروں کے ذریعے سے پوشیدہ خط بھیج کر ہر شخص کا فرمائشی کھانا اپنے گھر سے منگواتا اسی عقلی معجزے سے لوگ اس کے معتقد تھے۔ (ص ۱۳۷)

مرزا صاحب ایسی ہی بد نما تدابیر کا نام عقلی معجزے رکھ کر ان کو اپنی نبوت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ (ص ۷۰)
اسود عیسیٰ مدعی نبوت نے گدھے کے اتفاقی طور پر گرنے کو اپنا معجزہ قرار دیا تھا اسی طرح مرزا صاحب بھی اتفاقی امور مثل طاعون وغیرہ کو معجزہ قرار دیتے ہیں۔ (ص ۱۳۲)

جو کلیں امریکہ یورپ وغیرہ میں ایجاد ہوتی ہیں وہ بھی انہی کا معجزہ ہے۔ (ص ۱۳۴)
فرماتے ہیں کہ حجاز ریلوے اپنی عیسویت کی علامت ہے۔ (ص ۱۳۴)

پیشگوئی

ابن تو مرث نے پیشگوئی کے وقوع کو اپنے امام الزماں ہونے کی دلیل قرار دیا تھا۔ (ص ۲۳۲)
مرزا صاحب کی پیشگوئیاں باوجود یہ کہ سچی ثابت نہیں ہوتیں مگر ان کو اپنی نبوت کا معجزہ قرار دیتے ہیں۔ (ص ۲۲۳)

مامور من اللہ ہونا

آخرس نے اپنا مامور من اللہ ہونا فرشتوں کے قول سے ثابت کیا تھا۔ (ص ۳۲۳)
مرزا صاحب ترقی کر کے فرماتے ہیں کہ خود خدا نے بالمشافہ ان کو یہ حکم دے دیا ہے۔ (ص ۲۸۹)

امام الزماں

مغیرہ نے پہلے امام الزماں ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن بالآخر اس کی نبوت تسلیم کر لی گئی۔ (ص ۳۴۰)

اسی بناء پر مرزا صاحب ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں کہ امام الزماں کے لفظ میں نبی رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں یعنی یہ سب مدارج خود بدولت میں موجود ہیں۔ اسی وسعت کے لحاظ سے مرزا صاحب اب اسی لقب سے ذکر کئے جاتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ مرزا صاحب انہیں چند معنوں پر کیوں قناعت فرماتے ہیں ابو الخطاب اسدی نے تو اس لفظ کے معنی میں الوہیت کو بھی داخل کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ امام الزماں پہلے انبیاء ہوتے ہیں پھر اللہ ہو جاتے ہیں۔ (ص ۳۴۰)

مرزا صاحب بھی نبوت سے ایک درجہ اور ترقی کر گئے ہیں۔ چنانچہ خدا کی اولاد کا ہم رتبہ اپنے کو بتلاتے ہیں اب صرف ایک ہی ذینے کی کسر رہ گئی ہے مقنع کے گروہ کا عقیدہ ہے کہ دین فقط امام الزماں کی معرفت کا نام ہے۔ (ص ۳۴۸)

مرزا صاحب کا گروہ اس سے بھی ترقی کر گیا ہے اس لئے کہ ان میں کے بعض حضرات نے علی روس الاشہاد کہہ دیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو تو وہ شرک ہے۔ (ک ۲۵)

احمد کیال نے اپنی قوت علمی کے لحاظ سے امام الزماں ہونے کی یہ شرط لگائی کہ وہ عالم آفاق و انفس کو بیان کرے اور آفاق کو اپنے نفس پر منطبق کر دکھائے مگر مرزا صاحب ضرورۃ الامام میں اس کی چھ شرطیں بیان فرما کر لکھتے ہیں کہ وہ سب شرطیں مجھ میں موجود ہیں اس لئے میں امام الزماں ہوں شرطیں یہ ہیں:-

۱۔ قوت اخلاقی: ناظرین سے توقع کی جاتی ہے کہ تھوڑی محنت گوارا کر کے اسی فہرست میں مرزا صاحب کی خوش اخلاقی کا حال ملاحظہ فرمائیں جس سے اذا فأت الشرط فأت المشروط خود پیش نظر ہو جائے گا۔

۲۔ امامت یعنی پیش روی کی قوت، مگر یہ ایک عام قوت ہے جو کافروں کے اماموں میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ اس باب میں وہ پیش رو رہا کرتے ہیں کہ نہ خدا کی بات مانی جائے نہ رسول کی بلکہ دین میں طعن و تشنیع ہوا کرے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وان نکثوا ایمانهم من بعد عہدہم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انہم لا ایمان لہم یعنی اگر وہ عہد شکنی کریں اور تمہارے دین میں طعن کریں ان کے اماموں کو قتل کر ڈالو۔

اب غور کیجئے کہ مرزا صاحب ہمارے دین میں کس قدر طعن کرتے ہیں کہ خود ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلطیاں پکڑتے ہیں اور تمام محدثین و صحابہ و تابعین وغیرہم کو مشرک قرار دیتے ہیں وغیرہ ذالک اب وہ مسلمانوں کے امام کیونکر ہو سکتے ہیں قیامت کے روز ہر گروہ اپنے امام کیساتھ ہو گا خواہ مسلمان ہو یا کافر چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوم ندعوا کل اناس بامامہم

اور نیز حق تعالیٰ فرماتا ہے وما امر فرعون برشید يقدم قومہ يوم القيامة فاوردھم النار یعنی فرعون اپنی قوم کے آگے آگے رہ کر ان کو دوزخ میں پہنچا دے گا الحاصل پیش روی کی قوت مرزا صاحب کے مفید مدعا نہیں۔

۳۔ بسطة في العلم مرزا صاحب کی علمی غلطیوں کی فہرست لکھی گئی جن کا اب تک جواب نہ ہوا ان کے سوا متفرق غلطیاں اور بھی ہیں یہ شرط بھی فوت ہو گئی۔ (ص ۲۱۳، ۳۱۹)

۴۔ کسی حالت میں نہ ٹھکنا اور نہ نا اُمید ہونا اور نہ ست ہونا جتنے جھوٹے امامت و نبوت وغیرہ کا دعویٰ کرنے والے گزرے سب کی یہی حالت تھی۔ چنانچہ اسی کتاب کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گا کہ بعضوں نے جان تک دے دی مگر اپنے دعوؤں سے نہ ہٹے۔

۵۔ قوت اقبال علی اللہ یعنی مصیبتوں کے وقت خدا کی طرف جھکتے ہیں جن کی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں شور اور ملائکہ میں اضطراب پڑ جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی دعاؤں کا حال بھی ملاحظہ فرمایا جائے کہ کیسی کیسی مصیبتوں اور ضرورتوں کے وقت ان کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی اور ان کے مخالفوں کی ہر دعا قبول ہو گئی۔

۶۔ ”کشف والہام کا سلسلہ“ الہاموں کا بھی حال ملاحظہ فرمایا جائے کہ کس قدر غلط اور خلاف واقع ہوا کرتے ہیں۔

رسالت منقطع نہیں

ابو منصور نے یہ بات نکالی کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہو سکتی۔ (ص ۳۴۱)

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے۔ (ص ۲۹۴)

وہی

آیت شریفہ واوحی ربك الى النحل کو صحابہ و تابعین وغیرہم ہمیشہ پڑھا کرتے تھے مگر کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم پروجی اترتی ہے سب سے پہلے مسیلہ کذاب نے دعویٰ کیا کہ مجھ پروجی اترتی ہے۔ (ص ۱۲۷)

اس کے بعد بحسب ضرورت جھوٹے نبیوں میں یہ سنت جاری ہو گئی مسیلہ کذاب نے پورا مصحف اپنے دھیوں کا لکھا تھا جو مسیح تھا مرزا صاحب نے بھی ایک کتاب مسیح لکھ کر جس طرح قرآن مجزہ ہے اس کو اپنا معجزہ کہتے ہیں جس کا نام ہی اعجاز المسیح رکھا ہے۔ (ص ۱۲۸)

نبوت

مسئلہ کذاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو مان کر اپنی نبوت کا بھی دعویٰ کرتا تھا۔ (ص ۱۲۸)

اسحق اُخرس کا قول ہے کہ فرشتوں نے اس کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے انبیاء کے خاتم تھے اور تم اس ملت کے نبی ہو جس کا مطلب یہ ہوا کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں ہو سکتا اس لئے ظلی نبی ہو۔ مرزا صاحب بھی اسی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تسلیم کر کے نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

صلوات

صحاب مدعیہ نبوت نے جب مسئلہ کذاب کیساتھ نکاح کیا تو کمال مسرت کی حالت میں اسکو صلی اللہ علیک کہا (ص ۳۲۳)

یہی کلمہ مرزا صاحب کی اُمت بھی ان کے نام کے ساتھ استعمال کرتی ہے۔

معارف قرآنی

مغیرہ نے قرآن کے معارف جو لکھے ہیں قابل دید ہیں مثلاً آیہ شریفہ انا عرضنا الامانة جوامانت مذکور ہے وہ یہ تھی کہ علی کرم اللہ وجہہ کو امام ہونے نہ دینا۔ اس کو انسان یعنی ابو بکر اور عمر نے اٹھالیا کیونکہ وہ ظلوم و جہول تھے۔ (ص ۲۳۰)

سید احمد خان نے بھی قرآن کے معارف دل کھول کر بیان کئے کہ جبرئیل اور ابلیس صرف انسانی قوتوں کے نام ہیں اور نبی ایک قسم کے دیوانے کو کہتے ہیں وغیرہ ذالک۔ (ص ۳۴۳)

احمد کیال کی معارف دانی سب سے بڑی ہوئی تھی کیونکہ علم میں بھی وہ ید طولیٰ رکھتا تھا۔ (ص ۳۵۲)

مرزا صاحب نے بھی اس قسم کے معارف بہت سارے لکھے ہیں چنانچہ سورہ انا انزلنا کے معارف سے ثابت کر دیا کہ امریکہ اور یورپ میں جتنی کلیں ایجاد ہوئیں وہ سب اپنی نشانیاں ہیں اور آیت شریفہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں ہوں وغیرہ ذالک۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو مرزا صاحب کا دعویٰ درست ہے آدمی دماغ پریشانی کر کے محنت اٹھائے اور اس سے کوئی نفع حاصل نہ کرے تو وہ بھی ایک قسم کی یادہ گوئی ہے۔

عقلی استدلال

پولس مقدس نے عقلی دلیل پیش کی کہ خدا نے تمام جانور آدمیوں کو ہدیہ بھیجا ہے سب کو قبول کرنا اور کھانا چاہئے سب نے اس دلیل کو قبول کر لیا اسی طرح اور بھی عقلی دلیلیں پیش کر کے دین عیسائی کو بدل دیا۔ (ص ۸۲)

مرزا صاحب بھی ایسی ہی عقلی دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام گڑہ زمہریر سے بچ کر آسمانوں پر کیونکر گئے اور اگر وہاں زندہ ہیں تو ان کے کھانے پینے اور پاخانے کا کیا انتظام ہے۔

آیتوں کا مصداق بدل دینا

خوارج آیتوں کی شان نزول اور مصداق بدل دیا کرتے تھے چنانچہ ان کا قول ہے کہ آیہ شریفہ ومن یشری نفسه ابتغاء مرضات اللہ ابن ماجہ قاتل علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی۔ (ص ۳۵۹)

اسی طرح مرزا صاحب آیہ برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد وغیرہ کو اپنی شان میں قرار دیتے ہیں۔

آیتوں سے جھوٹا استدلال

ابو منصور نے قولہ تعالیٰ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنات فیما طعموا اذا ما اتقوا سے استدلال کیا کہ ہر چیز حلال ہے اس لئے کہ اس سے نفس کی تقویت ہے۔ (ص ۳۴۱)

اسی طرح مرزا صاحب سورہ انا انزلنا سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا استدلال کرتے ہیں اسی قسم کے استدلالوں میں مرزا صاحب کو ملکہ حاصل ہے۔

اپنی تعلیٰ

ابن تو مرث فخر کرتا تھا کہ میری جماعت میں ایک ذلیل شخص یعنی ونشریسی کا سینہ مثل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرشتوں نے شق کر کے قرآن وحدیث وعلوم لدنیہ سے بھر دیا۔ (ص ۳۳۳)

ابوالخطاب اسدی کا قول تھا کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں جو جبرائیل اور میکائیل سے افضل ہیں۔ (ص ۳۴۹)

مرزا صاحب نے اس قسم کی سخاوت تو نہیں کی مگر اپنی ذاتی تعلیٰ کی غرض سے یہ تو لکھ دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کشف میں غلطیاں کھائیں اور صد ہا انبیاء کے کشف غلط ثابت ہوئے بخلاف اپنے کشف کے کہ غلطی کا احتمال ہی نہیں اس لئے کہ خدائے تعالیٰ منہ سے پردہ ہٹا کر صاف طور پر باتیں کیا کرتا ہے اسی وجہ سے ان کے الہام دوسروں پر حجت ہیں۔ (ص ۱۶۳)

احمد کیال جو امام الزماں کہلاتا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ میں عالم کی تکمیل کے واسطے آیا ہوں اور میرا نام قائم رکھا گیا اب تک جو متضاد کیفیتیں عالم میں تھیں اب وہ سب باطل ہو جائیں گی اور روحانی جسمانی پر غالب ہو جائے گا یعنی قیامت قائم ہوگی۔ (ص ۳۵۲)

مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوتا تو آسمان ہی پیدا نہ ہوتا اور خدا نے ان سے فرمایا کہ تیرا نام تمام ہوگا اور میرا نام تمام نہ ہوگا اور فرماتے ہیں کہ قرآن اٹھ گیا تھا ثریا سے میں اسے لایا ہوں۔ (ص ۲۹۷)

احمد کیال کا قول تھا کہ انبیاء اہل تقلید کے پیشوا تھے اور قائم یعنی خود اہل بصیرت کا پیشوا ہے۔ (ص ۳۵۳)

اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں تمام عوالم کا جامع ہوں۔ (ص ۳۵۳)

مرزا صاحب نے دیکھا کہ درخت پہاڑ اور جانور وغیرہ کے جامع ہونے سے کیا فائدہ اس لئے ان میں سے وہ چند امور کیلئے جو مفید اور بکار آمد ہوں مثلاً عیسویت موسویت نبوت رسالت مجددیت امامت وغیرہ اور پیشوا ایسی امت کا ایسا ہے جو قطعی جنتی ہے۔ (ص ۲۱)

قدرت

عمیرتیاں مدعی نبوت کمال افتخار سے کہتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو اس گھاس کو ابھی سونا بنا دوں۔ (ص ۵۷)
مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کے معجزے عمل مسریز سے تھے اگر یہ عمل قابل نفرت نہ ہوتا تو ان عجوبہ نمایوں میں
ان سے کم نہ رہتا۔ (ص ۵۷)

مغیرہ کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اس سے مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ (ص ۳۳۰)
بنان ابن سمعان تسمی کا دعویٰ تھا کہ میں اسم اعظم کے ذریعے سے زہرہ کو بلا لیتا ہوں۔ (ص ۳۳۷)
مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ مجھے تو کن فیکون دیا گیا ہے۔ (ف ۵۳) یعنی جس معدوم کو چاہوں کن کہہ کر موجود کر سکتا ہوں
اور اجابت دعا دی گئی جو کچھ خدا سے مانگتا ہوں فوراً مل جاتا ہے۔ (ص ۳۳۵)

خدا کی صاحبزادگی

فیثا غورث کا دعویٰ تھا کہ میں اپنے خدا کا بیٹا ہوں۔ مرزا صاحب نے مقصود پر نظر کر کے فرمایا کہ میں خدا کی اولاد کا
ہم رتبہ ہوں کیونکہ پرستش رتبے ہی کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے۔ (ص ۳۰۵)
چنانچہ یہاں تک تو نوبت پہنچ گئی کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے۔

خدا کو دیکھنا

مغیرہ مدعی نبوت کا کنایہ دعویٰ تھا کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے۔ (ص ۳۳۰)
مرزا صاحب کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ خدا سے باتیں کرتے وقت وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں اور
اس وقت خدا کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرے سے اُتار دیتا ہے۔ (ص ۲۹۸)
مرزا صاحب نے یہ تو نہیں لکھا کہ اس وقت میری آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں اس سے کنایہ دعویٰ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ
اس روشن چہرے کو وہ دیکھ ہی لیتے ہیں۔

تکفیر

آخر اس کا قول ہے کہ جو شخص بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجھ پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔ (ص ۳۲۲)

مرزا صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ میرا منکر خدا کا منکر ہے۔ خوارج کبار صحابہ کی تکفیر کرتے تھے۔ مرزا صاحب بھی صحابہ کے اعتقادات مرویہ کو شرک بتاتے ہیں۔

اعدادِ حروف

مرزا صاحب کو ناز ہے کہ وہ اعدادِ حروف سے اپنے مطالب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس کا موجد فرقہ باطنیہ ہے جو اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

ناموں میں تصرف

ذکر وہ ابن یحییٰ اپنا نام محمد ابن عبد اللہ ظاہر کر کے مہدی موعود بنا اس لئے کہ احادیث میں امام مہدی کا یہی نام وارد ہے۔ (ص ۳۲۵)

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرا نام بھی اللہ کے نزدیک مہدی بھی ہے اور عیسیٰ بھی ہے اس لئے میں مہدی بھی ہوں اور عیسیٰ بھی ہوں ابو منصور کا قول تھا کہ میتہ اور لحم خنزیر وغیرہ چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت حرام تھی اسی طرح صلوٰۃ، صوم، زکوٰۃ، اور حج چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت واجب تھی اس لئے نہ کوئی چیز حرام نہ کوئی عبادت فرض۔ (ص ۳۲۱)

سید احمد خان صاحب بھی جبرائیل اور ابلیس و شیاطین آدمی کے قوی کا نام رکھ کر فرشتوں اور شیاطین کے وجود سے منکر ہو گئے۔ (ص ۲۳۳)

مرزا صاحب نے اسلام کو یتیم کا لقب دے کر زکوٰۃ لینے کا استحقاق ثابت کیا کیونکہ وہ اسلام کو پرورش کر رہے ہیں اور نیز قادیان کا نام دمشق رکھ کر عیسیٰ کا اس میں اترنا ثابت کر دیا اور گورنمنٹ اور پادریوں کا نام دجال رکھ کر بڑے دجال کی نشاندہی سے سبکدوش ہو گئے۔

تحریکِ قوانینِ انسانی

باطنیہ قائل ہیں کہ ہر زمانے میں نبی اور وصی کی تحریک سے نفوس اور اشخاص شرائع کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں۔ (ص ۳۵۶)

مرزا صاحب اسی بناء پر اپنے زمانہ ولادت سے یہ تحریکیں ثابت کرتے ہیں۔

بروز

مرزا صاحب جو مسئلہ بروز کے قائل ہیں سوا انہوں نے اس مسئلہ میں فیثا غورس کی پیروی کی ہے۔ (ص ۳۰۴)
یہ چند تقلیدیں بطور مشتمل نمونہ از خروارے لکھی گئیں اگر مرزا صاحب کی تصانیف بغور دیکھی جائیں اور مدعیان نبوت و امامت والوہیت وغیرہ کے احوال اقوال پیش نظر ہوں تو اس کی نظیریں بکثرت مل سکتی ہیں۔ عقلمند طالب حق کیلئے جس قدر لکھی گئیں وہ بھی کم نہیں حق تعالیٰ بصیرت عطا فرمائے۔

تعارض

لکھتے ہیں کہ قرآن کا مبدل ہونا محال ہے کیونکہ ہزارہا تفسیریں اس کی موجود ہیں ص ۱۱، اور ظاہر ہے کہ تفسیریں معنوی تحریف سے روکتی ہیں ورنہ یوں فرماتے ہیں کہ لاکھوں قرآن مجید ہیں پھر انہیں تفاسیر کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ فطرتی سعادت اور نیک روشی کے مزاحم ہیں انہوں نے مولویوں کو خراب کیا۔ (ف ۲۲)

لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا شرک اختیار کرنا خدا کی پیچیدگی کی رو سے محال ہے اور ان کا تزلزل ممکن نہیں۔ (ص ۴۳، ی ۱۱۰)

پھر لکھتے ہیں کہ میرا منکر کافر اور مردہ اور اسلام سے خارج ہے یعنی اب کل مسلمان کافر ہو گئے۔ (ف ۵۴، س ۵)

لکھتے ہیں مسیح علیہ السلام دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کر دیں گے۔ (ص ۱۵)

پھر لکھتے ہیں کہ مسیح فوت ہو گیا اور یہ دونوں الہام ہیں یعنی خدا نے ان سے کہا۔ (ص ۲۶)

لکھتے ہیں میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں سمجھتا۔ (ص ۲۳۸)

پھر لکھتے ہیں وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

لکھتے ہیں کہ میں تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں۔ (ص ۲۸۷)

پھر لکھتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں نیا دین لایا ہوں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بلکہ بعض انبیاء سے افضل ہوں۔ (ع ۱۴)

فرماتے ہیں کہ مجھے اخلاقی قوت اعلیٰ درجے کی دی گئی۔ (ص ۴۰)

مگر علماء کو گالیاں اتنی دیتے ہیں کہ ان کی ایک فہرست مرتب ہو گئی۔ (ع ۱۴۴)

لکھتے ہیں کہ بغیر قرآن کے عقل سے واقعات نہیں معلوم ہو سکتے۔ (ص ۱۰۴/۷۷)

اور مخالف قرآن و اناجیل عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے اور بھاگ جانے کا واقعہ دل سے گھڑ لیا۔ (ل)

لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہر گز نہیں دکھاتا۔ اور اس کے بھی قائل ہیں کہ معجزہ شق القمر دکھایا گیا۔ (ص ۱۲۳)

لکھتے ہیں کہ ہر پیگلوئی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھولی گئی تھی پھر لکھتے ہیں کہ حضرت پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت نہیں کھولی گئی۔ (ص ۲۶۷)

لکھتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث بخاری میں نہ ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں اور ایک مجہول فارسی قصیدہ قابل وثوق ہے۔ (ص ۲۷۲)

لکھتے ہیں کہ انجیلوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں پھر لکھتے ہیں کہ یہ انجیلیں مسیح کی انجیلیں نہیں اور ایک ذرہ ہم ان کو شہادت کے طور پر نہیں لے سکتے۔ (ص ۲۷۷)

لکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر صحابہ کا اجماع نہیں اگر ہو تو تین چار سو صحابہ کا نام لیا جائے۔ مگر چودھویں صدی کے شروع مسیح آنے پر اجماع ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خان صاحب کی رائے ہے کہ شاید چودھویں صدی کے شروع میں مسیح اتر آئیں۔ (ص ۲۸۱، ۲۸۲) یعنی ان دوراویوں سے اجماع منعقد ہو گیا۔

لکھتے ہیں کہ احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں والظن لا یغنی من الحق شیئاً یعنی ان سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ (ف ۹)

پھر لکھتے ہیں کہ ایک حصہ کثیرہ دین کا احادیث ثابت ہے۔ (ف ۱۱)

لکھتے ہیں کہ جو حدیث بخاری میں نہ ہو تو قابل اعتبار نہیں۔ (ف ۱۳)

اور خود مسند امام احمد ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان کی حتی کہ فردوس دیلمی وغیرہ کی حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں۔ (ف ۲۶، ۲۸)

بخاری شریف وغیرہ کے راویوں میں یہ احتمال نکالتے ہیں کہ ممکن ہے کہ انہوں نے قصداً یا سہواً جھوٹ کہہ دیا ہو اور اپنی حدیث کا ایک ہی راوی ہے اور اس کی تعدیل کنہیا لال، مراری لال، اور بوٹا وغیرہ سے کراتے ہیں۔ (ف ۱۷)

بڑے دجال کے باب میں احادیث صحیحہ وارد ہیں کہ وہ پانی برسائے گا اور خوارق عادات اس سے ظہور میں آئیں گے اس پر لکھتے ہیں کہ یہ اعتقاد شرک ہے کیونکہ اس سے انما امرہ ان یقول لہ کن فیکون اس پر صادق آجائے گا اور اپنی نسبت کہتے ہیں کہ مجھے بھی کن فیکون دیا گیا ہے۔ (ف ۵۸)

اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قال ماضی کا صیغہ ہے اور اس کے اوّل میں اذ موجود ہے جو خاص ماضی کے واسطے آیا ہے اور جب انہوں نے لکھا کہ مجھے وحی ہوئی عفت الدیار محلہا ومقامہا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ عمارتیں نابود ہو جائیں گی تو اس پر اعتراض ہوا کہ عفت ماضی کا صیغہ ہے تو جواب میں لکھتے ہیں کہ ماضی بمعنی مستقبل آتی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام وغیرہم پر ان کے حملے

- سوائے اپنی تالیفات کے امام غزالی وغیرہ کی تالیفات قابل التفات نہیں۔ (۱۹ع)
- مسلمان مشرکانہ خیال کے عادی ہیں۔ (ص ۲۶۷)
- حقیقت انسان پر فطاری ہوگئی۔ (ف ۷۲)
- تمام مسلمان اسلام سے خارج ہیں۔ (ص ۱۲۹)
- ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک معمولی انسان تھا جوش میں آکر غلطی کھائی۔ (ع ۱۳۸)
- ابن عباس وغیرہ مفسرین نے حق تعالیٰ کی استاذی کا منصب اپنے لئے قرار دیا۔ (ص ۳۳۶)
- نواس پر اور ان کی روایت پر جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں مسلم شریف میں مروی ہے اقسام کے حملے۔ (ف ۱۳۷)
- جائز ہے کہ حدیثوں کے راویوں نے عمدہ آسہو آخطا کی ہو۔ (ص ۲۷۰)
- بخاری اور مسلم میں بھی حدیثیں موضوع ہیں۔ (ف ۱۳۹)
- احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن نہیں جس سے کوئی بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ (ص ۲۷)
- تفسیریں بیہودہ خیالات ہیں۔ (ف ۲۲)
- انبیاء کے معجزے مکروں کے مشابہ محبوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)
- انبیاء سے سہو و خطا ہوتی ہے۔ (ص ۲۶۷)
- انبیاء پیشین گوئی میں غلطی کھاتے ہیں۔ (ص ۱۱۳)
- عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے مردے کو حرکت دیتے تھے جس کا ذکر قرآن میں ہے یعنی ساحر تھے۔ (ص ۵۴)
- ابراہیم علیہ السلام نے مسمریزم سے چار پرندوں کو بلا لیا تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ (ص ۶۱)
- عیسیٰ علیہ السلام کو مسمریزم میں کچھ مشق تھی عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم سے قریب الموت مردوں کو حرکت دیتے تھے۔ (ص ۵۰)
- مسمریزم قابل نفرت ہے ورنہ اس میں بھی مسیح سے کم نہ رہتا۔ (ص ۲۹۹، ص ۵۷)
- عیسیٰ علیہ السلام بائیس برس اپنے باپ یوسف نجار کیساتھ نجاری کا کام کرتے رہے اسلئے کھلونے کی چڑیاں بناتے تھے۔ (ص ۳۰۰)

عیسیٰ علیہ السلام کے دادا سلیمان علیہ السلام تھے۔ (ص ۷۴، ص ۳۰۰)

اگر مسیح اس زمانے میں ہوتا تو جو میں کر سکتا ہوں ہر گز نہ کر سکتا اور اللہ کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ (ص ۳۰۰)

چار سو انبیاء کا کشف جھوٹا ثابت ہوا۔ (ص ۱۵۵)

وہ چار سو شخص بت پرست تھے جن کا کشف غلط تھا ان کو انبیاء میں داخل کیا۔ (ع ۲۴۱)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حقیقت عیسیٰ اور دجال اور یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض کی منکشف نہ ہوئی۔ (ص ۱۱۵)

حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کلام لغو اور بے معنی۔ (ص ۲۸۲)

حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی غلط بیانی۔ (ص ۱۳۶)

حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے جو قسم کھا کر فرمایا اس کا بھی اعتبار نہ کرنا۔ (ف ۱۱۸)

حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کشف میں غلطی۔ (ف ۲۷۷)

حضرت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا جسم کثیف تھا۔ (ف ۱۹۳)

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے بنا کر زندہ کرتے تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔ (ص ۳۶)

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔ (ف ۶۰)

زمین پر قیامت ہونا جو قرآن میں مذکور ہے وہ یہودانہ خیال ہے۔ (ف ۲۵۳)

انا جیل محرفہ سے قرآن کی تکذیب۔ (ف ۹۴)

طب کی کتاب سے قرآن کا رد۔ (ص ۲۷۶)

خدائے تعالیٰ کی تکذیب۔ (ص ۱۰۲، ۱۱۸، ۷۳)

خدائے تعالیٰ پر غلط الفاظ کہنے کا الزام۔ (ص ۱۹۳)

قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دیا۔ (ک ۶)

نشانوں میں جھگڑنا

حق تعالیٰ فرماتا ہے وما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا یعنی سوائے کافروں کے خدا کی نشانوں میں کوئی جھگڑا نہیں کرتا۔ اب دیکھئے کہ مرزا صاحب نے خدا کی نشانوں میں کیسے کیسے جھگڑے ڈال دیئے اب ان کو کیا کہنا چاہئے۔ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو جو نشانیاں دی گئیں تھیں ادھام باطلہ تھے۔ (ص ۴۲)

کافروں وغیرہ سے بڑھ کر ان میں معجزے کی کوئی طاقت نہ تھی۔ (ص ۴۳)

اولوالعزم انبیاء کے معجزے ایک قسم کے سحر یعنی مسمریزم تھے۔ (ص ۴۸، ۵۳، ۵۴، ۶۷، ۶۸)

انبیاء پیگمگوئی کی تعبیر میں غلطی کھاتے تھے۔ (ف ۱۱۵)

خدائے تعالیٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا۔ (ص ۸۰)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی کھلی کھلی نشانیاں قرآن میں مذکور اور حق تعالیٰ آیات بینات فرماتا ہے وہ سب (نعوذ باللہ) خلاف واقع ہیں فرماتے ہیں کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک جو قرآن میں ہے وہ میری نسبت ہے۔ (ل ۱۹۲)

انبیاء کے معجزات مکروں کے مشابہہ محبوب الحقیقت ہیں۔ (ص ۷۰)

پرانے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح قصوں اور کہانی کے سہارے ہو یعنی معجزوں پر اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔ (ص ۲۶۷)

افتراء علی اللہ

حق تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا یعنی جو اللہ کی افتراء کرے اس سے بڑھ کر کون ظالم جس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر سے بھی زیادہ تر وہ شقی ہے۔ (ص ۱۶۲)

مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ پر ہمیشہ افتراء کیا کرتے ہیں چنانچہ چند یہاں لکھے جاتے ہیں لکھا ہے کہ قرآن میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں کلام اللہ آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔

آہم کے باب میں خدانے کہا ہے کہ وہ پندرہ مہینے میں مرے گا حالانکہ نہ مرا۔ (ص ۱۵۸، ص ۱۸۷)

لیکھرام کے باب میں خدانے خبر دی کہ وہ خارق العادت موت مرے گا حالانکہ ایسا نہ ہوا اور عبارت الہام غلط ہونے سے تو یقیناً افتراء ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۹۲)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کو خدانے کہا بلکہ انا زَوَّجْنٰکَہَا کہ اگر نکاح بھی کر دیا جو نشانی مقرر کی تھی وہ غلط نکلی اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا۔ خدانے قرآن میں فرمایا کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں ہوں۔ خدانے بارہا مجھے فرمایا کہ جو دعائو کرے میں قبول کروں گا حالانکہ اشد ضرورت کے وقت ہمیشہ ان کی دعائیں رد ہوتی ہیں۔ کن فیکون خدانے مجھ کو دیا۔ (ف ۵۳)

پھر اس کن سے کون سے خرق عادت دکھلائے۔ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں خدانے مجھ کو دین حق دیکر بھیجا ہے۔ (ف ۵۳) اور خدا منہ سے پردہ ہٹا کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے خدانے کہا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا۔

افتراء علی اللہ

حق تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا یعنی جو اللہ کی افتراء کرے اس سے بڑھ کر کون ظالم جس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر سے بھی زیادہ تر وہ شقی ہے۔ (ص ۱۶۲)

مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ پر ہمیشہ افتراء کیا کرتے ہیں چنانچہ چند یہاں لکھے جاتے ہیں لکھا ہے کہ قرآن میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں کلام اللہ آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔

آہم کے باب میں خدانے کہا ہے کہ وہ پندرہ مہینے میں مرے گا حالانکہ نہ مرا۔ (ص ۱۵۸، ص ۱۸۷)

لیکھرام کے باب میں خدانے خبر دی کہ وہ خارق العادت موت مرے گا حالانکہ ایسا نہ ہوا اور عبارت الہام غلط ہونے سے تو یقیناً افتراء ثابت ہو گیا۔ (ص ۱۹۲)

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کو خدانے کہا بلکہ انا زَوَّجْنٰکَہَا کہ اگر نکاح بھی کر دیا جو نشانی مقرر کی تھی وہ غلط نکلی اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا۔ خدانے قرآن میں فرمایا کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں ہوں۔ خدانے بارہا مجھے فرمایا کہ جو دعائو کرے میں قبول کروں گا حالانکہ اشد ضرورت کے وقت ہمیشہ ان کی دعائیں رد ہوتی ہیں۔ کن فیکون خدانے مجھ کو دیا۔ (ف ۵۳)

پھر اس کن سے کون سے خرق عادت دکھلائے۔ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں خدانے مجھ کو دین حق دیکر بھیجا ہے۔ (ف ۵۳) اور خدا منہ سے پردہ ہٹا کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے خدانے کہا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا۔

مخالفت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اہل اسلام

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویستبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولى ونصلہ جہنم یعنی جو مخالفت کرے رسول کی جب کھل گئی اس پر راہ ہدایت اور مسلمانوں کے رستے کے سوا دوسرا رستہ چلے تو جو رستہ اس نے اختیار کر لیا ہے ہم اس کو وہ ہی رستہ چلائے جائیں گے اور آخر کار اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ (ص ۵۲)

مرزا صاحب نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی مخالفت کا ایک عام طریقہ اور قاعدہ ہی ایجاد کر دیا ہے کہ حدیث اگر صحیح ہو تو مفید ظن ہے والظن لا یغنی عن الحق شیئاً جس کی شرح فرماتے ہیں کہ ظن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہوتی جس سے لازم آ گیا کہ کوئی حدیث قابل اعتماد و عمل نہیں۔ بلا تردد اس کی مخالفت کی جائے اور مسلمانوں کی مخالفت کا طریقہ ایجاد کیا کہ اور تو اور خود تمام مسلمانوں کا اجماع بھی کسی مسئلہ پر ہو جائے تو وہ بھی خطا سے معصوم نہیں اور ظاہر ہے کہ جس بات میں خطا کا احتمال ہو اس پر عمل پیرا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ایسی بات قابل اعتماد و اعتقاد ہو سکتی ہے۔ پھر جو احادیث و اقوال صحابہ و تابعین و علماء ان کی غرض کو پوری نہیں ہونے دیتے ان کو اپنے مصنوعی الہاموں سے باطل ٹھہرا کر ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا جو غیر سمیل المومنین ہے اور اس کی کچھ پروانہ کی کہ ان احادیث و اقوال کو تمام امت مرحومہ نے قبول کر لیا ہے۔ اس کا ثبوت اسی فہرست کے مضامین میں فضائل ادعائے مرزا صاحب وغیرہ مقامات سے بخوبی مل سکتا ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی مخالفت کو انہوں نے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا اس پر بھی اگر وہ مقتدا ہی مانے جائیں تو قسمت کی بات ہے۔

تَمَّتْ بِالْحَیْرِ

مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزوں سے دوستی

از قلم: حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

انگریز دوستی کی کہانی ----- انگریز دوستوں کی زبانی

مرزا غلام احمد قادیانی

دورِ حاضرہ کا میلہ، اُمت کے تیس ۳۰ دہالوں میں سے ایک دجال، مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ موصوف نے مجدد اور مصلح کے دعاوی سے سلسلہ شروع کیا۔ دعویٰ نبوت کرنا تو عام مشہور ہے لیکن اس خوفِ خدا اور خطرہٴ روزِ جزا کو فراموش کر دینے والے اس شخص نے اپنے متعلق خدا ہونے تک کے متعدد دعاوی کئے ہوئے ہیں۔

موت سے پیشتر اپنے کئی محافطوں کو چیلنج کیا تھا کہ فریقین سے جو جھوٹا اور کذاب ہے اسے خدائے بزرگ و برتر دوسرے کی زندگی میں ہیضہ و طاعون وغیرہ متعدی مرض کے ساتھ ذلیل کر کے مارے۔ مخالفین تو سارے ہی زندہ رہے لیکن اُن کی زندگی میں مرزا صاحب ہی بعارضہٴ ہیضہ ۱۹۰۸ء بروز منگل ساڑھے دس بجے دن کے راہی ملکِ عدم ہو گئے اور اپنے جھوٹا ہونے کا سب کے سامنے بین ثبوت پیش کر گئے۔ برٹش گورنمنٹ کے آلہ کاروں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مدِّ مقابل سر زمینِ پاک و ہند میں تو کوئی نہیں ہوا۔ مرزا غلام احمد کو یہ صفت ورثے میں ملی تھی۔ چنانچہ اپنے والد کے بارے میں خودیوں تصریح کی ہے:-

”میرے والد مرحوم کی سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرح الگ نہیں ہو سکتیں جو وہ خلوصِ دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے۔ انہوں نے اپنی حیثیت اور مقدرت کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری میں اُس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھلائی کہ جب تک انسان سچے دل اور تیر دل سے کسی کا خیر خواہ نہ ہو ہر گز دکھلا نہیں سکتا۔“ (شہادت القرآن، ص ۸۴)

اپنے والد کے بارے میں دوسری کتاب کے اندریوں لکھا ہے:-

”والد صاحب مرحوم اس ملک کے ممتاز زمینداروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ گورنری دربار میں اُن کو کرسی ملتی تھی اور گورنمنٹ برطانیہ کے سچے شکر گزار اور خیر خواہ تھے۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: ازالہ اوہام، ص ۵۰)

ان کے کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فخریہ انداز میں ایک جگہ یوں بھی رقمطراز ہیں:-

”سن ستاون (یعنی ۱۸۵۷ء) کے مفسدہ میں جبکہ بے تمیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا تب میرے والد بزرگوار نے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار پہنچا کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دفعہ سو سوار سے خدمت گزاری کی اور انہی مخلصانہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ چنانچہ جناب گورنر جنرل کے دربار میں عزت کے ساتھ ان کو کرسی ملتی تھی اور ہر ایک درجہ کے حکام انگریزی بڑی عزت اور دلجوئی سے پیش آتے تھے۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: شہادت القرآن، ص ۸۴)

اپنے بڑے بھائی، مرزا غلام قادر کی انگریز دوستی کے بارے میں موصوف نے یوں تصریح کی ہے:-

”اس عاجز کا بڑا بھائی، مرزا غلام قادر، جس قدر مدت تک زندہ رہا، اس نے بھی اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا اور گورنمنٹ کی مخلصانہ خدمت میں بہ دل و جان مصروف رہا۔“ (ایضاً، ص ۸۴)

خود مرزا غلام احمد قادیانی (البتوئی ۱۸۰۸ء) جہاد کے سخت مخالف اور برٹش گورنمنٹ کے نمبر ایک آلہ کار تھے اس امر کا اعتراف موصوف نے اپنے لفظوں میں یوں کیا ہے:-

”میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال، جہاد وغیرہ کے دُور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تبلیغ رسالت، جلد ۷، صفحہ ۱۰)

دوسری جگہ انگریزوں کی حمایت میں جہاد میں مخالفت کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:-

”میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (برٹش گورنمنٹ) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی (امام مہدی علیہ السلام) اور مسیح خونی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی بے اصل روایتیں (جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں) اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل (جو حکم خدا اور عمل و ارشادِ مصطفیٰ ہے) جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۵)

موصوف نے انگریزی حکومت کے استحکام کی خاطر اس کی حمایت میں جہاد کے خلاف بے شمار کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کروائے اور اپنے اس اسلام دشمنی کے کارنامے پر آپ یوں فخر کیا کرتے تھے:-

”میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، ص ۲۵)

شاید پنجاب کے مشہور شاعر ظفر علی خاں نے یہ شعر اسی لئے کہا تھا۔

طوقِ استعمارِ مغربِ خود کیا زیب گلو

اور گواہ اس پر ہیں مرزا کی پچاس الماریاں

انگریزی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری کی ترغیب دینے اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو برٹش گورنمنٹ کے مفاد کی خاطر ٹھنڈا کرنے کی غرض سے مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریری طور پر جو کچھ کیا اس کی تفصیل یوں بیان کی:-

”مجھ سے سرکارِ انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلادِ اسلام میں اس مضمون کے شائع کئے اور گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایہ تختِ قسطنطنیہ اور بلادِ شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نا فہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکتا۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: ستارہ قیصر، صفحہ ۷)

جس طرح اپنے دور میں جعفر بنگال اور صادق دکن ممتاز تھے اور اپنے سیاہ کارناموں کو سرمایہٴ افتخار سمجھا کرتے تھے اس طرح اپنے پیش رو حضرات سے مرزا صاحب ملت فروشی یا دین فروشی میں کم تھوڑے ہی رہ گئے تھے جو یہ فخر نہ کرتے بلکہ معلوم تو یوں ہوتا ہے کہ موصوف اپنے میدان کے سارے کھلاڑیوں کو مات دے کر سب سے ممتاز ہو گئے تھے۔ اسی اسلام دشمنی اور ملت فروشی کے باعث انہیں خود احساس تھا کہ کسی بھی اسلامی ملک میں کوئی مسلمان حکمران ان کے وجود کو برداشت نہ کر سکے گا اور برٹش گورنمنٹ کے ماتحت اور اس کی سرپرستی جو یہ عظیم فتنہ پرورش پارہا ہے اسلامی حکومت اسے جڑ سے

اُکھاڑے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس حقیقت کا سرسید احمد خان علی گڑھی اور مولوی محمد حسین بنالوی کی طرح خود مرزا صاحب نے علی الاعلان اور بغیر کسی ہیر پھیر کے یوں اعتراف کیا ہے:-

”خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت (برٹش گورنمنٹ) کو بنا دیا ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطانِ روم کے پایہ تختِ قسطنطنیہ میں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تریاق القلوب، صفحہ ۲۶)

دوسری جگہ موصوف نے اور وضاحت سے اسی امر کا واضحکاف اعتراف یوں کیا ہے:-

”اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جنابِ قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں، ہر گز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے، اگرچہ وہ اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تحفہ قیصریہ، صفحہ ۷۷)

مرزا صاحب اس امر کے بھی معترف ہیں کہ انہیں ملکہ وکٹوریہ کے حکم سے نبی بنایا گیا تھا۔ نبی بنانے والے گورنر جنرل یا وائسرائے کا نام چونکہ انہوں نے تحریر نہیں کیا لہذا اس کے ذکر کو چھوڑ کر ملکہ برطانیہ کے متعلق بیان ملاحظہ ہو:-

”اے بابرکت قیصر ہند! تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ خدا کی رحمت کا سایہ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: ستارہ قیصرہ، صفحہ ۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کو ملکہ وکٹوریہ کے جس ماتحت حاکم نے نبی بنایا تھا اس سے اس کا مقصود کیا تھا اور مرزا صاحب کو کس ڈیوٹی پر مامور کیا گیا تھا؟ موصوف نے اس سوال کا جواب خود یوں دیا ہے:-

”اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا، آسمان سے مجھے بھیجا، تاکہ میں اس مردِ خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول رہوں۔ (ایضاً، صفحہ ۱۰)

موصوف کو اعتراف تھا کہ وہ انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا ہیں اسی لئے اپنے نبی بنانے والوں کی خدمت میں اپنی خدمات یاد دلانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

”التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیا میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کا خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس خود کاشتہ پودے کے نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت و مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔“ (غلام احمد قادیانی، مرزا: تبلیغ رسالت، جلد ۷، صفحہ ۱۹)

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صناد کے اقبال کا

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریات آپ نے پڑھے۔ ہر باشعور آدمی یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ گستاخانِ نبوت کو عبرتناک انجام میں مبتلا فرمایا۔ آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ اس گستاخِ نبی کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح عبرتناک انجام میں مبتلا فرمایا۔ ہم اس سلسلے میں قادیانیوں کی ویب سائٹ کے چند صفحات پیش کر رہے ہیں جو اس کی عبرتناک موت کا بین ثبوت ہے۔ کاش اس خبیث، بدکردار اور جہنمی شخص کی موت سے قادیانی سبق حاصل کر لیتے اور مباہلے کے چیلنج کی ڈینگیں مارنا چھوڑ دیتے۔

محترم قارئین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ہمیشہ مناظرہ و مباہلہ کی دعوت دیتے رہے اور دعوت دے کر میدان سے بھاگتے رہے ان بزدلوں کو بھی مسلمانوں کا سامنا کرنے کی ہمت اپنے اندر نہ پائی اب اس مباہلے کے چیلنج کے جواب میں بھی ان سے ایسے ہی رویہ کی اُمید ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور حیلے بہانے سے اس کو ملتوی یا رد کر کے اپنی جھوٹی فتح کے جشن منائیں گے لیکن وہ یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے حیلے بہانے دنیا میں بھی انہیں خجالت سے نہ بچا سکیں گے اور آخرت میں تو کوئی حیلہ بہانہ کام آہی نہیں سکتا لہذا ان مرزائیوں کو چاہئے کہ اپنے جھوٹے نبی کی عبرتناک نجاست آلودہ موت سے سبق حاصل کریں ورنہ مباہلے کی صورت میں ان کو بھی اپنے جھوٹے نبی کی گندی موت کی طرح اپنے ہی گوشتِ لپٹی ہوئی بدبودار موت کا سامنا ہو گا اور اگر ان کے نزدیک گوشتِ لپٹی ہوئی بدبودار موت بھی عبرتناک نہیں تو پھر وہ کون سی موت ہے جو ان کیلئے عبرتناک ثابت ہو۔

تمام قادیانیوں کو دعوتِ فکر ہے کہ گوشتِ لپٹی ہوئے جھوٹے نبی کو چھوڑ کر
مہکے مہکے، معطر معطر، مکی مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خوشبودار دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور خوشبودار ہو جائیں۔

اللہ عزوجل ہم کو حق قبول کرنے والا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنے والا بنادے۔

آمین بحبہ السنی حاتم السریسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرت ناک موت کا ثبوت ان کی اپنی ویب سائٹ پر

Death of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani ?

The Holy Quran says:

“Alas for my servants! there comes not a Messenger to them but they mock at him.” (36:31)

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔ (سورہ یسین)

It is surprising to note that this absurd allegation has no basis what-so-ever from the history. The Promised Messiah (peace be on him) had written 6 years before his death, in Tadhkiratush Shahadatain that he had complaints of diarrhea. No where in the Holy Quran or Hadith it is written that if someone dies due to weakness of diarrhea in his old age, he died a cursed death. May Allah open your eyes and you be able to recognize the Imam of the Age. Ameen. Here we copy a page from the book Seertul Mahdi written by Hadhrat Musleh Mauood which describes the last few days and death of His Holiness Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (peace be on him). It is clear from the record of all eye-witnesses that Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (peace be on him) died on his bed with his last words: Allah.

یہ حیرانی کی بات ہے کہ تاریخ سے اسے بیہودہ الزام کا کوئی بھی جواز موجود نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے وصال سے چھ سال پہلے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں لکھا تھا کہ آپ کو پرانی دستوں کی بیماری ہے۔ اب کیا کسی قرآنی آیت یا حدیث میں یہ لکھا ہے کہ کوئی عمر رسیدہ شخص دستوں کی کمزوری سے وفات پا جائے تو وہ لعنتی موت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے اور وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ذیل میں ہم حضرت مصلح موعود کی کتاب سیرۃ المہدی کے ایک صفحہ کا عکس پیش کر رہے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے آخری دنوں کے واقعات اور وفات کا واقعہ درج ہے۔

تمام افراد جو وہاں پر موجود تھے ان سب کی ایک ہی گواہی ہے کہ آپ نے بستر پر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور آپ کی زبان پر آخری لفظ ”اللہ“ تھا۔

The death of his Holiness, on whom be peace

He always had complaints of diarrhea. This disease worsened on his arrival in Lahore, and since there were hordes of people who were ever present to meet with him, he did not have a chance to rest and recuperate. He was in this state when he received this revelation "Arabic: arraheelo summa arraheelo" that is 'the time for departure has arrived, again the time for departure has arrived'. This revelation worried many who were present there, but right then they received news from Qadian of the demise of an affectionate friend, and people thought that this revelation was with regards to this person and thus felt relieved, but when he (The Promised Messiah a.s) was asked, he said that this revelation concerned someone very important to the community, and was not regarding the person who had died. The revelation caused anxiety to mother, who one day suggested that we go back to Qadian, but he replied 'going back to Qadian is not within our means anymore. Only if God takes us could we go.' But despite this revelation and his ailment, he continued to work, and even in this state of bad health he proposed to deliver a lecture to promote peace and harmony between the Hindus and the Muslims, and had even started writing the lecture, and gave it the name "Paigham e Sulah" (The Message of Peace). This worsened his condition and made him weaker and his diarrhea became even worse. One the night preceding the day this lecture was completed he received another revelation.

Persian

that is, 'do not trust the mortal age'. He told everyone in the house about this revelation right then and said that it was regarding his own self. The lecture finished that day and it was handed out to be printed. At night he passed loose excrements and was gripped with extreme weakness. Mother was woken up. By the time she got up, his condition was extremely weak. Mother worrisomely asked what had happened to him? He replied "same thing that I used to tell you" (that is the ailment of death). He passed another loose excrements and the weakness worsened. He asked for Maulvi Nooruddin sahib (Maulvi Nooruddin, as has been said above, was a reputable physician). Then he asked for Mahmood (the writer of these lines) and Mir sahib (his father in law) to be woken up. My bed was only a little distance from his, and when I woke up I saw him to be in a state of immense ailment. The doctors came and started medication but that didn't improve his state. At last some medication was given via injection after which he went into sleep. When it was morning, he woke up to say his prayers. His throat was so weak that when he tried to speak no words came out. At this he asked for pen but couldn't write either and the pen fell from his hand. After this he lied down and in a little while he was overcome by unconsciousness and around 10:30 in the morning his soul appeared before that True Emperor for the sake of serving Whose religion he had spent his entire life. Innalillah e wa inna ilayhe rajioon (indeed we are from Allah and to Him is our return). All through his ailment, there was one word constantly on his lips, and that word was "Allah".

The news of his demise spread throughout Lahore at lightening speed. Members of the community living at different places were telegraphed with this news, and on the same evening or the next morning the newspaper delivered the news of the death of this great person all over India. Whereas the grace with which he had dealt with his adversaries will always be remembered, that happiness cannot be forgotten which was celebrated by his opponents at his death. A mob of Lahorites gathered within half an hour around the house in which his blessed body was present, and showed its narrow-mindedness by singing songs of jubilation.

Some had donned weird costumes to show off their wickedness.

حضور علیہ السلام کا وصال

آپ کو ہمیشہ دستوں کی شکایت رہتی تھی لاہور تشریف لانے پر یہ شکایت زیادہ ہو گئی اور چونکہ ملنے والوں کا ایک تانتا لگا رہتا تھا اس لئے طبیعت کو آرام بھی نہ ملا آپ اسی حالت میں تھے کہ الہام ہوا ”الرَّحِيلُ ثُمَّ الرَّحِيلُ“ یعنی کوچ کرنے کا وقت آگیا پھر کوچ کرنے کا وقت آگیا اس الہام پر لوگوں کو تشویش ہوئی لیکن فوراً قادیان سے ایک مخلص دوست کی وفات کی خبر پہنچی اور لوگوں نے یہ الہام اس کے متعلق سمجھا اور تسلی ہو گئی لیکن آپ سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ سلسلہ کے ایک بہت بڑے شخص کی نسبت ہے وہ شخص اس سے مراد نہیں اس الہام سے والدہ صاحبہ نے گھبرا کر ایک دن فرمایا کہ چلو واپس قادیان چلیں آپ نے جواب دیا کہ اب واپس جانا ہمارے اختیار میں نہیں اب اگر خدا ہی لے جائے گا جا سکیں گے۔ مگر باوجود الہامات اور بیماری کے آپ اپنے کام میں لگے رہے اور بیماری میں ہی ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح و آشتی پیدا کرنے کیلئے آپ نے ایک لیکچر دینے کی تجویز فرمائی اور لیکچر لکھنا شروع کر دیا اور اس کا نام ”پیغام صلح“ رکھا۔ اس سے آپ کی طبیعت اور بھی کمزور ہو گئی اور دستوں کی بیماری بڑھ گئی جس دن یہ لیکچر ختم ہونا تھا اس رات الہام ہوا ”مکن تکبیر عسرنایا سیدار“ یعنی نہ رہنے والی عمر پر بھروسہ نہ کرنا آپ نے اسی وقت یہ الہام گھر میں سنا دیا اور فرمایا کہ ہمارے متعلق کہتا ہے دن کو لیکچر ختم ہوا اور چھپنے کیلئے دیدیا گیا۔ رات کے وقت آپ کو دست آیا اور سخت ضعف ہو گیا والدہ صاحبہ کو جگایا وہ اُنھیں تو آپ کی حالت بہت کمزور تھی انہوں نے گھبرا کر پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا وہی جو میں کہا کرتا تھا (یعنی بیماری موت) اس کے بعد پھر ایک اور دست آیا اس سے بہت ہی ضعف ہو گیا فرمایا مولوی نور الدین صاحب کو بلواؤ (مولوی صاحب جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے بہت بڑے طبیب تھے) پھر فرمایا کہ محمود (مصنف رسالہ ہذا) اور میر صاحب (آپ کے خسر) کو جگاؤ میری چارپائی آپ کی چارپائی سے تھوڑی ہی دور تھی مجھے جگایا اُٹھ کر دیکھا تو آپ کو بہت کرب تھا ڈاکٹر بھی آگئے تھے انہوں نے علاج شروع کیا لیکن آرام نہ ہوا آخر انجکشن کے ذریعے ادویات دی گئیں اس کے بعد آپ سو گئے جب صبح کا وقت ہوا اُٹھے اور نماز پڑھی گلابا لکل بیٹھ گیا تھا کچھ فرمانا چاہا لیکن بول نہ سکے اس پر قلم دوات طلب فرمائی لیکن لکھ بھی نہ سکے قلم ہاتھ سے چھٹ گئی اس کے بعد لیٹ گئے اور تھوڑی دیر غنودگی سی طاری ہو گئی اور قریباً ساڑھے دس بجے دن کے آپ کی روح مبارک اس شہنشاہ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی جس کے دین کی خدمت میں آپ نے اپنی ساری عمر صرف کر دی تھی ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ بیماری کے وقت صرف ایک ہی لفظ آپ کی زبان مبارک پر تھا اور وہ لفظ ”اللہ“ تھا۔

آپ کی وفات کی خبر بجلی کی طرح تمام لاہور میں پھیل گئی مختلف مقامات کی جماعتوں کو تاریخیں دے دی گئیں اور اسی روز شام یا دوسرے دن صبح کے اخبارات کے ذریعے کل ہندوستان کو اس عظیم الشان انسان کی وفات کی خبر مل گئی جہاں وہ شرافت جس کے ساتھ آپ اپنے مخالفوں کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے ہمیشہ یاد رہے گی وہاں وہ خوشی بھی کبھی نہیں بھلائی جاسکتی جس کا اظہار آپ کی وفات پر آپ کے مخالفوں نے کیا۔ لاہور کی پبلک کا ایک گروہ نصف گھنٹہ کے اندر ہی اس مکان کے سامنے اکٹھا ہو گیا جس میں آپ کا جسم مبارک پڑا تھا اور وہ خوشی کے گیت گا کر اپنی کور باطنی کا ثبوت دینے لگا۔ بعضوں نے تو عجیب عجیب سوانگ بنا کر اپنی خباثت کا ثبوت دیا۔

Now a question from those who believe in such absurdity: What were you doing in the toilet? If you were not present there, then who told you about it? If your mullah was present there, was he working there to clean the toilet? Please provide record of his employment there. If you can not do that, then fear Allah.

اب ایک سوال ان لوگوں سے جو اُس علانیت کی اندھی تقلید میں جس سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو خبردار کیا تھا، اس قسم کے لچر اعتراضات کو ہی اسلام مانتے ہیں۔ جناب آپ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت وہاں کیا کر رہے تھے؟ اگر آپ وہاں موجود نہیں تھے تو کیا آپ کے مولوی صاحب وہاں صفائی ستھرائی کا کام سرانجام دے رہے تھے؟ اگر ایسا نہیں تو کچھ خدا کا خوف کھائیے اور جھوٹے مولویوں سے بچ کر رہے ورنہ آپ اپنا دین برباد کر دیں گے۔

A similarity with Jesus son of Mary a.s.

Since Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad peace be upon him was appointed Promised Messiah by Allah (swt) in Muslim Ummah similar to Jesus son of Mary a.s. was appointed to Ummah of Hadhrat Moses a.s.. This very objection by the opponents of The Promised Messiah on the death of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad peace be upon him is similar to the objection on Jesus son of Mary. The Jews also claim they killed Jesus son of Mary a.s. on the cross and he died a cursed death. (Nauzobillah)

This is another sign for the believers !

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے مماثلت

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ میں مسیحا کے طور پر مبعوث فرمایا جیسا حضرت عیسیٰ بن مریم کو موسوی امت میں مسیحا کے طور پر مبعوث فرمایا تھا۔ اور بہت سی مماثلتوں کے علاوہ (جن کی وجہ سے ہی مسیح موعود کو عیسیٰ بن مریم کہا گیا) یہ وفات پر اعتراض بھی مماثلت ہے۔ یہودی بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو صلیب دے کر لعنتی موت کے گھاٹ اتارا (نعوذ باللہ)۔ اسی طرح نکلاؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق بھی جھوٹا قصہ گھڑ کر مذاق اڑایا۔

یہ مماثلت بھی مومنین کیلئے ایک اور نشان ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی گندی موت کی کہانی اس کی بیوی کی زبانی

مرزا صاحب کے فرزند بشیر احمد ایم اے کی لکھی ہوئی کتاب جس کا نام سیرت مہدی جلد نمبر ۱، اس کے صفحہ نمبر ۱۱ اور ۱۲ پہ انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ یعنی نصرت بیگم جہاں سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ والدہ صاحبہ یعنی نصرت بیگم نے فرمایا کہ مرزا صاحب کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا مگر اس کے تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے سو گئے میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو حاجت محسوس ہوئی اور پھر آپ غالباً ایک یا دو دفعہ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ زور محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا زیادہ زور تھا کہ آپ میری چار پائی پر لیٹ گئے اور وہیں آپ کا پاخانہ نکل گیا اور میں آپ کے پاؤں دبانے کیلئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد مرزا صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں اب ٹھیک ہوں میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اس قدر زور تھا کہ آپ پاخانہ تک نہ جاسکے اس لئے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہو گئے اور پھر اٹھ کر میری چار پائی پر لیٹ گئے مگر زور بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک تے آئی اور جب آپ تے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو آپ کو سن آف محسوس ہو رہا تھا کہ لیٹے لیٹے پشت کے بل جا گرے جب آپ گرے تو آپ کا سر چار پائی کے پائے سے ٹکرایا اور آپ کی حالت غیر ہو گئی پھر مرزا کی اجازت سے میں نے مولوی صاحب اور دیگر لوگوں کو بلایا اور سب کی موجودگی میں مرزا نے لکھنے کیلئے قلم مانگا لیکن آپ سن آف کی وجہ سے کچھ لکھ ناسکے آپ کا قلم سیدھا چلتا رہا پھر آپ کی وفات ہو گئی جب آپ کی وفات ہوئی تو مرزا کی حاجت کی جگہ سے پاخانہ جاری تھا پیشاب کی جگہ سے پیشاب جاری تھا اور منہ سے کچھ اس طرح نکل رہا تھا کہ گویا پاخانہ ہی ہو اور اس طرح آپ کی ناک اور کانوں سے بھی پیپ بہ رہی تھی پھر ہم نے مرزا صاحب کو اٹھا کر ایک الگ جگہ لے گئے پھر مرزا صاحب کو غسل کرایا گیا لیکن مرزا صاحب کو غسل کرانے کے باوجود مرزا صاحب کی ایسی حالت تھی کہ آپ میں سے گو کی بدبو آرہی تھی اور پھر مرزا صاحب کو ہم نے ایک مال گاڑی میں سوار کر کے یعنی مرزا صاحب کی لاش کو ایک مال گاڑی میں سوار کر کے لاہور سے چونکہ مرزا صاحب جس وقت مرے اس وقت آپ لاہور میں مقیم تھے اور آپ کو مال گاڑی کے ذریعے قادیان بھیجا گیا۔

یہاں پر میں مرزا صاحب کا ایک قول بیان کرتا چلوں۔ مرزا صاحب نے حقیقت الوحید صفحہ نمبر ۲۰۶، روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲ میں صفحہ نمبر ۲۱۵ پر لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گو کھانا برابر ہے اب اس سے اگلا ریفرنس میں اور پیش کرتا ہوں کہ زمیما ابراہیم احمد حصہ نمبر ۵، صفحہ نمبر ۵۷، اور یہ ہی چیز دوسری جگہ فرمائی روحانی خزائن جلد نمبر ۲۱ صفحہ نمبر ۲۵۸ چونکہ مرزا صاحب کا خدا ابلیس تھا اس ہی کے حساب سے میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں میرے خدا ابلیس نے مجھے صحیح یعنی واضح الفاظ میں اطلاع دی ہے کہ تیری عمر اتنی برس ہو گئی ہے پانچ یا چھ سال کم یا زیادہ لیکن ناظرین کرام مرزا صاحب کی اگر ہم دیکھیں کہ جھوٹ بولا یا سچ تو اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۴۰ء اور آپ کی وفات ۲۶ / مئی ۱۹۰۸ء میں یعنی کہ اگر ہم ان کی عمر دیکھیں تو ۶۸ سال بنتی ہے اب مرزا صاحب نے سچ بولا یا جھوٹ یہ آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں میں کسی قسم کا فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہوں پھر مرزا صاحب نے ایک جگہ اور فرمایا کہ کتاب کا نام ہے مجموعہ تذکرہ اشتہارات صفحہ نمبر ۵۹۱ میں دشمن ڈاکٹر عبد الحکیم بٹھریالوی جو کہتا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تاکہ معلوم ہو میں شیطان ہوں اور ہر عمل میرے اختیار میں ہے اب یہاں سے ہم دیکھیں کہ جیسا کہ مرزا صاحب کو ان کے خدا ابلیس نے بتایا تھا کہ تبصرہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ خدائے مرزا نے اپنے وعدے کے مطابق ڈاکٹر عبد الحکیم بٹھریالوی کو جھوٹا کیا جی نہیں، مرزا قادیانی کی عمر لمبی کی جی نہیں، بلکہ مرزا قادیانی ۲۶ / مئی ۱۹۰۸ء میں بالمرض حیضہ لاہور میں چل بسا اور ڈاکٹر عبد الحکیم ۱۹۲۲ء کو فوت ہوئے اب سچ اور جھوٹ آپ کے سامنے ہے اور مرزا جس حالت میں مرے وہ بھی آپ کے سامنے ہے اُمید کرتا ہوں کہ میرا پیغام آپ سب کو سمجھ میں آ گیا ہو گا۔